اصحابِ رسول ﷺ کا رسول ﷺ سے برکت حاصل کرنا اور آپ کے فضلِ عظیم کا بیان

الموسوم بہ

تبرکاتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تالیف

علامہ محقق مؤرخ شیخ محمد طاہر بن عبدالقادر بن محمود الکردی المکی الخطاط

مترجم

استاذ العلماء مفتی محمود حسین شائق ہاشمی

مرکز اشاعت الاسلام فیضانِ نقشبند لاہور

اصحابِ رسول کا آثارِ رسول ﷺ سے برکت حاصل کرنا اور آپ کے فضل عظیم کا بیان الموسوم بہ

تبرکاتِ رسول ﷺ

تالیف

علامہ محقق مورخ شیخ محمد طاہر بن عبدالقادر بن الکردی المکی الخطاط

مترجم

استاذ العلما مفتی محمود حسین شائق ہاشمی

ناشر:۔ مرکز اشاعت اسلام فیضان نقشبند لاہور

marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب	تبرکات رسول صلی اللہ علیہ وسلم
مصنف	علامہ محمد طاہر مکی
مترجم	علامہ مولانا مفتی محمود حسین شائق ہاشمی
تعداد اشاعت	1100
کمپوزنگ	غلام عباس جماعتی، حافظ محمد لقمان زاہدی، حافظ محمد عرفان مجددی
قیمت	80 روپے
ملنے کا پتہ	مکتبہ مخدومیہ دربار شریف سوئیں حافظاں گوجرخان مکتبہ حق باہو، منگلا روڈ دینہ چوہدری پبلیکشر جی ٹی روڈ دینہ مرکزی جامع مسجد منگلا روڈ، اڈانکودر

marfat.com

پیش لفظ

الحمد الله و الصلوۃ علیٰ نبیه و علیٰ آله و اصحابه المتاد بین بآدابه   امابعد

عشق رسول ﷺ ایمان کی جان اور سرمایہ اہل ایمان ہے جن خوش نصیب اور سعادتمند انسانوں کو یہ دولت عطا کردی گئی وہ حسن و جمال مصطفےٰ ﷺ میں ایسے محو اور گم ہوئے کہ دنیاو مافیھا کی قدرومنزلت انکی نگاہ میں ہیچ ہوگئی۔

عاشقانِ رسول ﷺ کی ایک طویل فہرست ہے۔اور جہاں عشق کی جلوگری ہوتی ہے وہاں اس کا رنگ چھپائے بھی چھپ نہیں سکتا۔ عشق سیدنا ابوبکر صدیقؓ کا ہو یا حضرت سیدنا بلال حبشی کا، عشق حسانؓ بن ثابت کا ہو یا سیدنا اویس قرنیؒ کا عشق امام شافعی کا ہو یا علامہ جامی کا، رومی کا ہو یا رازی کا، عشق مجدد الف ثانی کا ہو یا امام احمد رضا کا، عشق حضور قمر الدین سیالوی کا ہو یا پیر کرم شاہ الازہری کا، عشق قاضی فتح اللہ صدیقی کا ہو یا حاجی مخدوم ابراھیم حاشمی کا، عشق کائنات کا ہو یا خالق کائنات کا، محبوب اور حبیب سب کا ایک ہی ہے۔

عاشقان رسول، رسول ﷺ سے اس قدر پیار کرتے ہیں کہ ہر لمحہ آپ کے ذکر میں رطب اللسان رہتے ہیں آپ کی ہر ادا کو اپنا کر قلبی سکون محسوس کرتے ہیں۔

ہر کہ عشق مصطفےٰ سامان اوست

بحر و بر در گوشۂ دامان اوست

اصحاب رسول کا عشق رسول مثالی تھا وہ رسول خدا ﷺ کے آبرو کے اشارے پر

marfat.com

جان قربان کرنے کو تیار رہتے ، ماں باپ اولاد اور اپنے جان سے زیادہ آپ سے محبت کرتے۔ آپ کی اتباع میں کبھی غفلت نہ کرتے آپ کے آثار اور تبرکات کی حفاظت زبردست احتیاط کے ساتھ کرتے۔

آپ کے دشمنوں سے آپ کی وجہ سے نفرت کرتے اور آپ کی ہر نسبت سے محبت کرتے۔ اصحاب رسول نے محبت رسول کے نئے باب رقم کئے۔ دین کی ترقی صحابہ کی وجہ سے ہوئی قرآن کی حفاظت صحابہ کی محنت سے، اسلام کا پرچم چار وانگ عالم لہرانے کا وسیلہ صحابہ کرام بنے ایثار و قربانی، ارکان اسلام، عقیدہ توحید و رسالت اور عقیدہ آخرت، جہاد کا اسلامی تصور، حدیث رسول اللہ ﷺ کی تدوین، اصحاب رسول ﷺ کی محنت شبانہ وروز کی باعث منصۂ شہود پہ آئے۔

اصحاب رسول نے رسول اللہ ﷺ کے آثار اور تبرکات کی حفاظت کے لئے جو غیر معمولی کردار ادا کیا یہ اسی کا فیضان ہے کہ آج برصغیر پاک و ہند میں جگہ جگہ سرکار مدینہ سرورِ قلب وسینہ ﷺ کے موئے مبارک، نعلین پاک، جبہ مبارکہ، دستار پاک اور دیگر آثار ملتے ہیں اور اہل عشق ان کی زیارت سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔

اللہ جزائے خیر عطا فرمائے حضرت علامہ محمد طاہر بن عبد القادر بن محمود السکر دی کو، جنہوں نے اس موضوع پر قلم اٹھایا اور حق یہ ہے کہ حق ادا کر دیا۔ آپ نے رسول کریم ﷺ کے آثار میں سے موئے مبارک اور نعلین پاک کے بارے خاص طور پر تفصیلی تذکرہ فرمایا مثلاً آپ نے وضاحت فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ نے کم از کم کتنے نعلین پاک اپنی زندگی میں استعمال فرمائے۔ ان کی ساخت کیسی تھی ان کا طول و عرض کتنا تھا، اس کے تسمے اور قبال

marfat.com

کیسے تھے حتیٰ کہ آپ نے سرکار دو عالم ﷺ کے نعلین پاک کی چند تصاویر بھی تیار کر کے عاشقان رسول کے لئے افہام وتفہیم میں آسانی پیدا کر کے ان کے مضرابِ محبت میں ایک پیاری سی ضرب لگا کر سوز و ساز عشق اور تار محبت کو چھیڑ کر قلوب کے ماحول کو پر نور معطر اور معنبر بنا دیا۔

اسی طرح موئے مبارک کے بارے وضاحت فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ نے خود اپنے بال مبارک حجامت کے بعد حضرت طلحہؓ کے ذریعے تقسیم فرمائے۔ جس کا مقصود یہی ہوسکتا ہے کہ آپ کی یادیں تازہ رہیں آپ کے نشان قائم رہیں۔ اور علامہ نے وضاحت فرمائی کہ سرکار دو عالم ﷺ کے موئے مبارک کی پہچان کا آسان طریقہ یہ ہے کہ دھوپ اور روشنی میں اس کا سایہ نہ ہوگا۔

علامہ محمد طاہر نے دلائل سے ثابت کیا کہ اصحاب رسول ﷺ آثار رسول ﷺ سے برکت حاصل کرنے کے قائل تھے۔ وہ آپ ﷺ کے سر، پاؤں اور ہاتھوں کا بوسہ لیا کرتے تھے۔

علامہ نے ان شہروں کا ذکر کیا جہاں آثار رسول ﷺ کی حفاظت کا اہتمام ہے۔

مصنف علامہ محمد طاہر کا تعارف

آپ بہت بڑے محقق اور تاریخ دان ہیں۔ آپ مکہ مکرمہ کے رہنے والے ہیں۔ آپ بہترین خطاط (کاتب) مشہور ہیں۔ آپ کو پہلی مرتبہ یہ سعادت حاصل ہوئی کہ آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا قرآن کریم مکہ معظمہ میں طبع ہوا جو کہ ''مصحف مکہ مکرمہ'' کے نام سے

marfat.com

مشہور ہے۔آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ نے بلاد عرب کا سب سے پہلے نقشہ تیار کیا۔ علامہ محمد طاہر کی تصانیف کی بہت بڑی تعداد ھے۔ (۱۷) سترہ کتب زیور طباعت سے آراستہ ہوکر مارکیٹ میں آچکی ہیں۔ چند ایک کے اسماء یہ ہیں۔

۱۔ تاریخ القرآن وغرائبه

۲۔ ابیات فی القهوه و الشای والدخان

۳۔ التفسیر المکی

٤۔ مختصر المصباح

٥۔ تحفة الحرمین

٦۔ الادعیة المختاره

۷۔ رساله فی انتقال رسول الله ﷺ

آپ نے اپنے رسالہ کا نام تبرک الصابہ بآثار رسول ﷺ تجویز فرمایا۔ یہ کتاب عربی زبان میں تھی۔اور برصغیر پاک وھند میں عوام کیلئے اس سے فائدہ اٹھانا ممکن نہ تھا۔خدا بھلا کرے عاشق رسول حضرت علامہ مولانا خادم حسین مان المعروف ابن کرم کا جنہوں نے استاذ العماء مفتی محمود حسین شائق ہاشمی سے اس کا عام فہم اردو ترجمہ کروانے میں اہم کردار ادا کیا۔

ترجمہ کی حسب ذیل خصوصیات ہیں

ترجمہ کی خصوصیات

ا۔ترجمہ عام فہم اور سادہ زبان میں کیا گیا ہے۔ ۲۔ مترجم نے کتاب کا حسن

marfat.com

دوبالا کرنے کے لئے عربی اشعار کا، اردو اشعار میں ہی ترجمہ کیا ہے۔ ۳۔ ترجمہ میں عشق ومحبت کی خوشبو مہکتی ہوئی محسوس کی جاسکتی ہے۔

یہ نہایت خوبصورت اردو ترجمہ تبرکات رسول کے نام سے شائع کیا جارہا ہے۔ اس کی اشاعت کے لئے جناب الحاج محمد سرور صاحب آف دینہ ضلع جہلم نے خصوصی تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعا ہے کہ اصل کتاب کی طرح ترجمہ کو شرف قبولیت عطا کرے اور غلامان رسول کے عشق ومحبت میں اضافہ کا باعث بنائے۔ اور مصنف، مترجم، محرک اور جملہ معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور سب کو شفاعت رسول ﷺ سے نوازے۔

آمین ثم آمین

بجاہ سید المرسلین ﷺ

احقر **محمد ایوب** فاضل بھیرہ شریف

ایم اے اسلامیات، ایم اے عربی بی ایڈ

marfat.com

از قلم: علامہ مولانا خادم حسین مان المعروف ابن کرم

ترجمة المترجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جامع معقول ومنقول حضرت علامہ مفتی محمود حسین شائق ان چیدہ علماء حق میں سے ہیں جنہیں زندگی کے ایک ایک لمحہ کا احساس دامن گیر رہتا ہے۔ کہ ضائع نہ ہو جائے بلکہ دین مصطفی ﷺ کی ترویج واشاعت کیلئے کام آئے۔

بالائے سرش زہوشمندی　　　　می تافت ستارۂ بلندی

ولادت ۔ آپ ۵ مئی ۱۹۵۲ء پکا کھوہ داخلی سوئیں حافظاں تحصیل گوجرخان ہاشمی خاندان میں پیدا ہوئے بوقت ولادت آپ کی چچی صاحبہ جو آپ کی خوش دامن بھی ہیں قرآن پاک کا پندرھواں سپارہ تلاوت کر رہی تھیں اور آیہ کریمہ (عسی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا۔) پر پہنچی تو بچے کی پیدائش کی اطلاع ملی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اس بچے کا نام محمود رکھ دیا ہے۔ آپ کے جدّ اعلیٰ علاقہ پوٹھوار کی عظیم شخصیت قطب الاقطاب ابوالحفاظ حافظ مخدوم ابراھیم قریشی ہاشمی المعروف باوا جی سرکارؒ ولی کامل ہیں جن کا مزار شریف سوئیں حافظاں میں مرجع خاص وعام ہے

marfat.com

بہن بھائی : آپ کے دو بھائی ہیں بڑے بھائی کا نام (حاجی رحیم داد ہاشمی) اور چھوٹے بھائی کا نام (ماسٹر محمد ایوب) ہے

تعلیم کا آغاز ۔ چھ سال کی عمر میں آپ کو گورنمنٹ پرائمری سکول بیول داخل کروایا گیا جہاں آپ نے دوسری جماعت تک تعلیم حاصل کی اور اس جماعت کے سالانہ امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کر کے انعام حاصل کیا اس جماعت کے ٹیچر اس زمانہ میں ماسٹر آزاد صاحب تھے۔ جو کہ آستانہ عالیہ گھمکول شریف کے خلیفہ مجاز ہیں ۔۔۔

درس شریف گلہار میں داخلہ ۔ آپ کی والدہ صاحبہ کا تعلق کڑتی کوٹلی آزاد کشمیر سے تھا وہ حاجی بقا محمد (خلیفہ مجاز قاضی سلطان عالم رحمۃ اللہ علیہ) کی بھتیجی اور قاضی طیب حسین صاحب کی پھوپھی تھیں اس تعلق کی بنا پر قاضی طیب حسین صاحب نے اپنی پھوپھی کو کڑتی ۔ کوٹلی آزاد کشمیر سے ایک مکتوب ارسال کیا جس میں آپ سے کہا کہ آپ اپنے تین بیٹوں میں سے ایک کو دینی درس میں داخل کروائیں اور یہ بھی وضاحت کی کہ اگہار شریف میں پیر صاحب نے درس قائم کیا ہے ۔ اور نتائج سے آگاہ کیا کہ درس میں پڑھنے کے فوائد کیا حاصل ہونگے ۔

والدہ صاحبہ نے بڑے بیٹے رحیم داد ہاشمی کو کوٹلی آزاد کشمیر دینی تعلیم کے لئے بھیجنے کا پروگرام بنا لیا مگر آپ نے ضد کی کہ میں جاؤں گا بالآخر سحری کے وقت جب تجارتی پیدل

marfat.com

قافلہ سفر کا آغاز کرنے کو تھا آپ کو بھیجنے کا فیصلہ ہو گیا سچ ہے کہ

ایں سعادت بزور بازو نیست　　تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

تجارتی قافلے میں محمد شفیع قریشی (مرحوم) محمد عارف قریشی (مرحوم) اور عبدالخالق نمبردار تھے سہنسہ تک یہ تینوں آپکے ساتھ تھے سہنسہ میں سامان فروخت ہو گیا لہذا آپ کو محمد شفیع (مرحوم) کوٹلی لے گئے اور باقی دونوں ساتھی واپس آ گئے .... ۱۹۶۰ء کو آپ درس شریف اگھار (موجودہ نام جامع الفردوس گلہار شریف) میں داخل ہوئے یسرنا القرآن سے آغاز ہوا آپ درس سے صبح پڑھ کر واپس ماموں زاد بھائی طیب حسین کے گھر آ جاتے۔ ناظرہ قرآن پاک اٹھاراہواں پارہ پڑھ رہے تھے کہ حافظ محمد اعظم صاحب کی تحریک پر قرآن پاک حفظ کرنا شروع کر دیا جمعہ کی نماز سے شام تک سورۃ **والضحی** سے لیکر آخر تک ایک دن میں حفظ کر لیا دوسرے دن تیسواں سپارہ مکمل کر علاقے میں تہلکہ مچا دیا۔ تیسرے روز حضرت حاجی بقا محمدؒ نے دو روپے انعام دے کر کہا اگر ۲۹ واں پارہ ایک دن میں حفظ کر لو تو مزید دو روپے دوں گا چنانچہ آپ نے انعام جیت لیا۔ آپ نے محض اللہ کی عطا سے بچپن میں محنت کے بغیر کھیلتے کودتے ۱۰ ماہ کے قلیل عرصہ میں مکمل قرآن حکیم حفظ کر لیا۔ آپ کے حفظ اور ناظرہ کے استاذ گرامی صوفی باصفا، پیکر صدق و وفا استاذ ولی داد صاحبؒ ہیں۔ اس زمانہ میں جناب استاذ عبدالعزیز صاحب آف منڈی کوٹلی بھی درس آگھار میں مدرس تھے۔

بیعت:۔ دوران تعلیم بوقت سحری ایک دن دیگر چند ساتھیوں سمیت حضرت قبلہ پیر

marfat.com

صاحب چچوی دامت برکاتھم العالیہ نے بیعت فرما کر سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سلطانیہ میں داخل ہونے کی سعادت سے بہرہ مند کر دیا۔ والحمد للہ علی ذلک

درس نظامی: ۱۹۶۳ء بحکم قبلہ پیر صاحب چچوی ۲۹ ساتھیوں کے ہمراہ آپ جامعہ امینیہ رضویہ محمد پورہ لائل پور (فیصل آباد) داخل ہوئے۔ قاری منظور احمد نعیمی (مرحوم) سے تجوید و قرات پڑھی قاری غلام رسول صاحب مدظلہ نے امتحان لیا نمایاں پوزیشن میں پاس ہوئے جامعہ امینیہ میں درس نظامی پڑھنے کا سلسلہ ۱۹۶۸ تک جاری رہا۔ آخری سال سبزی منڈی حافظ غلام نبی صاحب مدظلہ (شیخ الحدیث) کے پاس پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ ۱۹۶۹ میں آپ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف چلے گئے وہاں صاحبزادہ عبدالحق صاحب اور علامہ عطا محمد بندیالوی سے دیگر طلبہ کے علاوہ پروفیسر عبدالرشید قمر (مرحوم) کے ساتھ قطبی، میر قطبی، رسالہ قطبیہ، ملاحسن، قاضی مبارک، میبذی، صدرا، ہدایہ، عبدالغفور اور دیگر مطولات پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ ۱۹۷۱ء میں آپ نے جامعہ قادریہ فیصل آباد میں مفتی سید افضل حسین شاہ صاحب کے پاس دورہ حدیث پڑھ کر سند فراغت اور دستار فضیلت حاصل کی. اور اس کے فوراً بعد جامعہ قادریہ میں ہی تدریس کتب کا سلسلہ شروع کر دیا جو کہ ۱۹۷۵ تک جاری رہا۔ ۲۳ جون ۱۹۷۵ آپ بحکم قبلہ پیر صاحب فیصل آباد سے منگلا مرکزی جامع مسجد منگلا کالونی بطور امام خطیب آ گئے۔ سرکاری مسجد کی خطابت کے دوران آپ نے درس نظامی کی تدریس کا سلسلہ جاری رکھا

marfat.com

سکول کی تعلیم: آپ نے فیصل آباد میں پرائیویٹ طور پر میٹرک کا امتحان نمایاں پوزیشن میں پاس کیا منگلا آکر ایف۔اے بی۔اے کا امتحان دیا۔قاضی کورس پاس کیا۔

ذالك فضل الله يو تيه من يشآء

منگلا میں دینی خدمات: آپ نے منگلا میں قیام کے دوران حسب ذیل دینی کام سرانجام دیے

ناظرہ قرآن کی تعلیم: آپ نے ۳۰۰۰ سے زآئد جوانوں، بوڑھوں، بچوں اور بچیوں کو مخصوص طریقہ کار سے ناظرہ قرآن پاک پڑھایا

حفظ قرآن کی تعلیم: آپ نے ۲۰ بچوں اور بچیوں کو قرآن مجید حفظ کروانے کی سعادت حاصل کی

درس نظامی: آپ نے ۲۵ طلباء کو مکمل درس نظامی پڑھایا

فاضل عربی: آپ نے ۱۱ طلباء اور ۳۰ طالبات کو فاضل عربی کا کورس پڑھایا اور سب امتحان میں کامیاب ہوئے

تفسیر قرآن (درس): آپ نے ایک مرتبہ مکمل قرآن پاک کا ۱۴ سال کے عرصہ میں تفسیر قرآن کے ساتھ درس مکمل کیا

درس مشکوٰۃ شریف: آپ نے پوری مشکوٰۃ شریف کا درس ۸ سال میں مکمل کیا

marfat.com

تبلیغی خدمات ۔ آپ نے منگلا کی تقریباً ہر مسجد میں بمعہ قافلہ جا کر اللہ اور اس کے رسول کا پیغام فی سبیل اللہ پہنچایا

فتنہ کی سرکوبی: آپ نے منگلا میں کسی مذہبی منافرت پر مبنی فتنہ کو پنپنے نہ دیا۔ عدالت اور دیگر پرامن ذرائع سے ہر فتنہ کی سرکوبی کی

بیرون ملک تبلیغی خدمات: آپ نے دو مرتبہ برطانیہ اور دو مرتبہ امریکہ کا کامیاب تبلیغی دورہ کیا جن کے دوران چھ غیر مسلم مرد و زن کو حلقہ بگوش اسلام کیا۔

آپ کے فتاویٰ: لاہور سے قاضی کورس کی سند حاصل کرنے کے بعد آپ نے باقاعدہ فتویٰ نویسی کا کام شروع کیا اس وقت تک بارہ ہزار سے زائد آپ شرعی فتاویٰ جاری کر چکے ہیں جو کہ عبادات، معاشرت، معاشیات، مناکحات، اور سیاسیات کے علاوہ وراثت سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم وراثت اور علم فقہ میں اللہ نے آپ کو خصوصی ملکہ عطا فرمایا ہے۔ آپ کا ہر فتویٰ، قرآن و سنت، اجماع امت اور قیاس صحیح پر مبنی ہوتا ہے۔ عرف عام، عموم بلویٰ اور زمانہ کی نبض پر اس کی خاص گرفت ہوتی ہے۔ آپ نے فتویٰ نویسی میں کبھی شخصیت پرستی کا اظہار نہ کیا بلکہ

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی۔

اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

کا ہمیشہ اظہار فرمایا بعض نا عاقبت اندیش دین فروش ملاؤں نے آپ کی حق گوئی کے

marfat.com

خلاف واویلا بھی کیا اور بے بنیاد پروپیگنڈہ بھی کیا مگر خسر الدنیا والآخرۃ کے مصداق ٹھرے آپ نے ہمیشہ اقبال کی زبان میں ایک ہی بات کہی

اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی ناخوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

آپ کے اساتذہ: مذکورہ اساتذہ کے علاوہ آپ کے اساتذہ میں فقیہ عصر علامہ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد امین دامت برکاتھم العالیہ فیصل آباد کا اسم گرامی بھی ہے۔ جنہوں نے دوران تعلیم آپ پر خصوصی نظر شفقت رکھی۔ آپ کے اساتذہ میں حضرت مولانا نذیر احمد صاحب نقشبندی مجددی" کالا دے جہلم، مولانا حافظ عبداللطیف صاحب مدظلہ جامعہ نعیمیہ لاہور مولانا مفتی عبدالعلیم صاحب مدظلہ کالا دے جہلم شامل ہیں

آپ کے تلامذہ:۔ آپ کو تدریس کرتے ہوے ۳۲ سال گزر چکے ہیں بے شمار طلبا و طالبات آپ سے اکتساب علم کر چکے ہیں آپ کے چند مشہور تلامذہ کے اسماء حسب ذیل ہیں

۱۔ مولانا غلام مصطفیٰ سلطانی صاحب خطیب جامع مسجد ایوب آباد نکودر جہلم
۲۔ مولانا حافظ محمد عرفان ہاشمی خطیب سوئیں حافظاں تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی
۳۔ مولانا محمد ضیاء الحق ستی خطیب نکودر ضلع جہلم
۴۔ مولانا احتشام الحق قریشی خطیب جامع مسجد سورکھی ڈڈیال آزاد کشمیر

marfat.com

۵۔مولانا جمشید اختر ٹربائن آپریٹر رسول ضلع گجرات

۶۔مولانا سید منظر حسین شاہ صاحب سینئر انجینئر واپڈا ہاؤس لاہور

۷۔مولانا قاری عبدالرشید صاحب خطیب باراں دری لاہور

۸۔مولانا غلام مصطفےٰ تبسم خطیب خانیوال

۹۔حافظ محمد مہربان ہاشمی بیول ضلع راولپنڈی

۱۰۔مولانا حاکم علی برکاتی سب انجینئر پاور سٹیشن منگلا

۱۱۔مولانا محمد صغیر حق باہو کتب خانہ دینہ

۱۲۔مولانا حافظ محمد رفیق سکاسن ضلع بھمبر

۱۳۔مولانا حافظ عبدالرشید کھوئی رٹہ آزاد کشمیر

۱۴۔مولانا سہیل اسلم کیلی فورنیا امریکہ

۱۵۔مولانا حافظ مسعود طاہر لندن یو۔کے

۱۶۔حافظ تجارب ھیکمنڈ وائک یو۔کے

۱۷۔مولانا حافظ محمد یونس ساوتھ ہال یو۔کے

۱۸۔مولانا محمد انور قمر برمنگھم یو۔کے

۱۹۔قاری حافظ محمد محبوب لوٹن یو۔کے

۲۰۔حافظ مولانا فیض عالم لوٹن یو۔کے

۲۱۔مولانا حافظ محمد راسب اولڈھم یو۔کے

۲۲۔مولانا قاری محمد ولائت گیلانوی خطیب بلال مسجد دینہ

marfat.com

۲۳۔ مولانا منور حسین پنڈ جاٹا دینہ

۲۴۔ قاری منور حسین نوشاہی چک سواری آزاد کشمیر

۲۵۔ سید مبارک حسین شاہ راولاکوٹ آزاد کشمیر

تصانیف۔

۱۔ مقام مصطفیٰ (چھ تقریروں کا مجموعہ)

۲۔ طریقت کے نیر اعظم (مجدد الف ثانیؒ کی سوانح حیات)

۳۔ شاہراہ اسلام (اسلامی زندگی کے اصول)

۴۔ انوار علم (علم کے فضائل)

۵۔ فضائل رمضان

۶۔ فضائل جہاد

۷۔ شرعی فتویٰ (حق لا الہ الا اللہ یا محمد سرور صل علیٰ پڑھنے کا جواز)

۸۔ انوار کنز الایمان (ترجمہ امام رضا کی خوبیاں)

۹۔ محفل میلاد النبی ﷺ ترجمہ

ان کے علاوہ پانچ جلدوں میں تفسیر سلطانی کا مسودہ آپ لکھ چکے ہیں جسکی پہلی جلد انشاء اللہ جلد منظر عام پر آرہی ہے یہ عام فہم تفسیر انشاء اللہ آپ کو تمام تفاسیر سے بے نیاز کردے گی

زیارت رسول ﷺ آپ کو دو مرتبہ خواب میں رسول کریم ﷺ کی زیارت

marfat.com

نصیب ہوئی ایک دفعہ جامعہ امینیہ محمد پورہ فیصل آباد میں دوسری دفعہ منگلا میں

آپ کی اولاد: آپ کی دو بیٹیاں اور تین بیٹے ہیں اور الحمد للہ ثم الحمد للہ تینوں بیٹے حافظ قرآن ہیں اور بڑا بیٹا مکمل سند یافتہ عالم دین ہے۔

آبائی علاقہ میں دین کی خدمات: حضرت مترجم نے ۲۰۰۰ء میں اپنے آبائی علاقہ پوٹھوہار سوئیں حافظاں میں اپنے جد اعلیٰ کے مزار شریف کے متصل آپ سے منسوب مخدومیہ اسلامک اکیڈمی قائم کر کے علاقہ میں علم دین کی اشاعت کا آغاز کر دیا۔ آپ نے دربار شریف کی مسجد کو جامع بنایا۔ مدرسہ کی دو منزلہ عمارت تعمیر کی۔ کنواں کھدوایا بیول کلر روڈ پر بہشتی دروازہ بنا کر علم دین کی طرف لوگوں کو متوجہ کر دیا۔ آپکے مدرسہ سے ۳ طلبا نے حفظ قرآن کی سعادت حاصل کی ۳ طلبا نے اور ۳ طالبات نے فاضل عربی کا امتحان پاس کیا اور سینکڑوں طلبا اور طالبات نے ناظرہ قرآن پاک پڑھنے کی سعادت حاصل کر لی ہے

خادم دین

خادم حسین مان (ابن کرم)

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین و الصلوۃ والسلام علیٰ خاتم الانبیا

والمرسلین و علیٰ الہٖ و اصحابہ اجمعین ...... و بعد یہ نہائت عمدہ رسالہ ہے جو اپنے موضوع میں کامل ہے۔ اہل ایمان کے قلوب کے لئے شفا بخش۔ اسمیں آثار سول ﷺ سے اصحاب رسول کے تبرک پکڑنے کے بارے میں کافی تعداد میں حادیث صحیحہ جمع کردی ہیں۔ ساتھ ہی اس موضوع پر آمدہ قرآنی آیات بھی جمع کردی ہیں۔ آپ ﷺ کے فضل عظیم کو ظاہر کرنے کی غرض سے آپ کے ذکر کو بلند کرنے اور آپ کے بلند مرتبہ کو بیان کرنے کے لئے۔ ہاں! یہ کام کیسے نہ کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو عالمین سے افضل بنایا آپ پر سلسلہ نبوت ورسالت کو مکمل کردیا آپ کو مقام محمود سے روز قیامت نوازنے کا وعدہ فرمایا آپ کی وجہ سے آپ کی امت کو پہلی تمام امتوں کا سردار بنایا .یہ کام اس امید پر کررہا ہوں کہ مولیٰ کریم اُس خوش نصیب کو اس سے نفع دے جو اسے قلب سلیم کے ساتھ پڑھے اور مجھے اس پر ثواب عطا کرے حتیٰ کہ مجھے اپنے پیارے حبیب ﷺ کے جوار میں جنت کے اندر جگہ عطا کرے .اور یہ بہت بڑی سعادت اور کامیابی ہے۔ بے شک اللہ بہت بڑا سخی ہے جو مانگو عطا فرماتا ہے........

اے میرے بھائی حقیقت اچھی طرح سمجھ لے (اللہ تعالیٰ تیری رہنمائی فرمائے) انبیائے کرام صلوٰۃ اللہ سلامہ علیھم اجمعین کے آثار سے برکت حاصل کرنا اہل ایماں کے

marfat.com

ہاں قدیم زمانہ سے چلا آرہا ہے کیونکہ انبیاء کرام کوتمام لوگوں پر فضل و کرامت بارگاہ خداوندی میں حاصل ہے.. مروی ہے کہ عباسی خلیفہ متقی باللہ ابراھیم بن المقتدر کے عہد حکومت میں رومی بادشاہ نے ایک مکتوب بھیجا جسمیں اس رومال کے بارے درخواست تھی جو کسینہ رھبان میں محفوظ تھا اور عیسائی یہ گمان رکھتے تھے کہ اس رومال کے ساتھ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اپنا چہرہ صاف کیا تھا اور اس رومال میں آپ کے چہرے کی تصویر پیدا ہوگئی تھی ۔۔ زوبی بادشاہ نے عباسی خلیفہ کو اپنے مکتوب میں لکھا کہ اگر آپ یہ رومال مجھے عطا کردیں تو اس کے بدلے میں دس ہزار مسلمان قیدی رہا کردوں گا۔۔ خلیفہ نے فقہا کو طلب کیا اور ان سے فتویٰ طلب کیا انہوں نے فتویٰ دیا کہ رومال دے دو۔۔ چنانچہ خلیفہ نے وہ متبرک رومال دے دیا اور مسلمانوں کی اتنی بڑی تعداد کو قید سے رہا کروالیا۔ (تاریخ الخمیس)

اسمیں شک نہیں کہ رسول ﷺ اللہ کی مخلوق میں سے چنئے ہوئے ہیں۔ انبیاء سے افضل ہیں۔ آپ کا وجود زیادہ ثابت، آپ کا ذکر زیادہ مشہور، آپکی برکت زیادہ ظاہر، پس آپ کے آثار سے برکت حاصل کرنا بطریق اولیٰ ہونا چاہئیے اور آپ اس کے زیادہ لائق ہیں۔ اصحابِ رسول ﷺ کے جمِ غفیر نے شہادت دی اور انہوں نے آثار رسول ﷺ سے برکت حاصل کرنے پر اجماع کیا اور آثارِ رسول ﷺ کو جمع کرنے کا پورا پورا اہتمام فرمایا اور واضح رہے کہ اصحابِ رسول ﷺ ہمارے ھادی اور پیشوا ہیں۔ انہوں نے رسول خدا ﷺ کے موئے مبارک اور وضو سے بچے ہوئے پانی کو تبرک سمجھا آپ کے پسینے، آپ کے کپڑوں، آپ کے برتنوں، سے برکت حاصل کی آپ کے جسم اطہر کو مس کر کے انہوں

marfat.com

نے برکت حاصل کی۔اس کے علاوہ دیگر کئی آثار سے انہوں نے برکتیں حاصل کیں جن کے بارے بزرگوں سے آحادیث منقول ہیں اور درجہ صحت تک پہنچی ہیں ۔ جب آثار رسول ﷺ سے برکت حاصل کرنے کا عمل اختیار کیا تو انکی پیروی تابعین اور صالح مؤمنین نے کی بعض آثار رسول ﷺ سے برکت حاصل کرنے کا عمل حضور علیہ السلام کے عہدِ مبارک میں ہوا۔آپ نے انکار نہ فرمایا لہذا یہ آپ کی تقریر ہے جس نے قطعی دلالت کی کہ تبرک حاصل کرنا آپ کے آثار سے جائز ہے اگر یہ عمل مشروع اور جائز نہ ہوتا تو آپ ضرور منع کرتے اور ایسے عمل سے پرہیز کرنے کا حکم دیتے۔۔۔

جس طرح احادیث صحیحہ اور اجماع صحابہ اس عمل کے جواز پر دلالت کر رہے ہیں یہی احادیث اور اصحاب کا عمل انکی ایمانی قوت اور شدت محبت اور انکی سچی دوستی اور رسول کریم ﷺ کی پیروی کرنے پر دلالت کر رہی ہیں جیسا کہ کسی شاعر نے کہا

دیارِ سلمٰی سے جب میرا گزر ہوتا ہے
دیوار اور صاحبِ دیوار کے بوسے میں کب کوئی عذر ہوتا ہے
میرے دل میں گھیرا نہیں حبّ دیار کا
لیکن گھیرا ہے بالیقیں حبّ سردار کا

اس رسالہ میں قارئین کرام ایسے مخصوص واقعات واحادیث ملاحظہ کریں گے جو دلالت کرتے ہیں کہ آثار نبویہ سے اصحابِ رسول ﷺ اور تابعین تبرک پکڑتے تھے ان احادیث میں سے وہ حدیث ملاحظہ ہو جو غزوہ بدر کے حوالے سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ ایک چھڑی سے جو آپ کے دست مبارک میں تھی صفیں درست فرمارہے تھے اچانک

marfat.com

آپ کا گذر سوادؓ بن عزیہ (جو بنی نجار کے حلیف تھے) کے پاس سے ہوا وہ صف سے باہر نکلے ہوئے تھے آپ نے ان کے پیٹ میں چھڑی ماری اور فرمایا اے سواد سیدھا ہو جا حضرت سوادؓ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے مجھے دردناک کر دیا حالانکہ آپ حق وعدل کے ساتھ بھیجے گئے ہیں آپ مجھے اس کا قصاص (بدلہ) دیں آپ ﷺ نے اپنے شکم مبارک سے کپڑا اٹھادیا فرمایا اے سواد بدلہ لے لو حضرت سوادؓ آپ کے جسم مبارک سے لپٹ گئے آپ کے شکم اطہر کا بوسہ لیا آپ ﷺ نے پوچھا اے سواد تجھے اس عمل پر کس چیز نے ابھارا۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ موت سامنے حاضر ہے میں نے چاہا کہ دنیا سے جاتے ہوئے میرا جسم آپکے جسم پاک سے مس کرے حضور ﷺ نے حضرت سوادؓ کو دعا دی۔

ذرا جائزہ لیں اس مضبوط عقیدہ کا اور عشق رسول کا جو اصحاب رسول کو حضور ﷺ کے ساتھ تھا۔ اصحاب رسول کو رسول اللہ ﷺ کی ذات سے محبت ابتداء ہی سے ہو گئی تھی کیونکہ آپ صفات عالیہ، شمائل حمیدہ، اور فضائل عظیمہ کے جامع تھے جن کا کچھ ذکر اس رسالہ کے آخر میں آئے گا (انشاء اللہ) ان خصائل اور صفات کی وجہ سے قریش کے دلوں میں آپ محبوب بن گئے تھے حتیٰ کہ عالم شباب میں وہ آپ کو (الامین) کا لقب دیتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو ساری کائنات کے لیے مبعوث فرمایا تاکہ آپ دنیا کو اندھیروں سے نور کی طرف لائیں اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ معجزات سے نوازا تو اہل ایمان کی محبت میں اضافہ ہو گیا اور آپ کے ساتھ نسبت مزید مضبوط ہو گئی۔ ایسا کیوں نہ ہوتا جب آپ رسول خدا ہیں۔ آپ خلیل اللہ ہیں۔ آپ صفی اللہ ہیں۔ اصحاب کے قلوب میں آپ کی گہری محبت اور آپ کی بے پناہ تعظیم وتوقیر تھی۔ اسی واسطے جب قریش نے صلح حدیبیہ کے

marfat.com

موقعہ پر اپنا قاصد عروہ بن مسعود الثقفی (اہل طائف کے سردار) کو رسول پاک ﷺ کے پاس بھیجا اور عروہ نے اصحاب رسول ﷺ کے اس عمل کو دیکھا کہ جب آپ وضو فرماتے ہیں تو اصحاب ٹوٹ پڑتے ہیں اور آپ کے وضو کا مستعمل پانی چہروں پر ملتے ہیں اور جب آپ کے پاس گفتگو کرتے ہیں تو اپنی آوزیں پست کرتے ہیں اور آپ کی طرف تیز نظر نہیں کرتے۔

عروہ قریش کے پاس واپس آیا اس نے کہا اے قریش میں کسری کے پاس اس کے ملک میں گیا۔ میں قیصر کے پاس گیا میں نے کوئی بادشاہ اپنی قوم میں محمد کی مثل اپنے اصحاب میں نہ دیکھا۔ میں نے ایسے لوگ دیکھے ہیں جو اپنے نبی کو کسی صورت میں بھی تمہارے سپرد نہ کریں گے۔

لہذا سوچ لو۔ اگر تم سمجھو کہ اس پر حملہ کر سکو گے تو کر لو۔ میں تمہارا خیر خواہ ہوں البتہ وضاحت کر دیتا ہوں کہ تمہیں کامیابی حاصل نہ ہوگی۔

اصحاب نے آپ سے ایسی محبت کی ہے جو خالص اور سچی محبت ہے اور ہر زمانہ میں اہل ایمان نے بھی آپ سے ایسی ہی محبت کی ہے۔ اپنی جانوں، اپنی اولاد، اپنے مال سے زیادہ اور ہر محبوب شے پر آپ کو ترجیح دی ہے اور جو آپ کے آثار انہیں معلوم ہوئے ان سے بھی انہوں نے پیار کیا۔ ان کے پیار کا ذکر اس رسالہ میں ہوگا اس رسالہ میں چھ

marfat.com

فصلیں اور ایک خاتمہ ہے۔تا کہ قاری کو اس معاملہ میں بصیرت پیدا ہو جائے اور اس کے لئے نور علیٰ نور ہو جائے ہم اللہ سے ہدایت اور توفیق مانگتے ہیں ۔تا کہ صراط مستقیم پر ہم قائم رہیں ۔والحمد للہ رب العلمین و صلی اللہ علی سید نا محمد و الہ اجمعین

(کتبہ)

محمد طاھر بن عبدالقادر

السکر ددی المکی الخطاط مکہ مکرمہ

marfat.com

فصل اوّل

اصحاب رسول کا آثار رسول ﷺ سے تبرک حاصل کرنا

بلاشبہ رسول اللہ کے آثار شریفہ پر اصحاب رسول عاشق تھے او ... سے برکت حاصل کرتے تھے حتی کہ آپ کے اعضاء مبارکہ سے جب وضو بنات ... جو پانی کے قط ... گرتے انھیں حاصل کرنے لئے ٹوٹ پڑتے ... پ ﷺ اپ ... حاب کا یہ عمل ملاحظہ فرماتے اور خاموش تائید فرماتے پس یہ ... ں ہے کہ آپ کے ... ثار سے تبرک حاصل کرنا شرعاً جائز ہے۔

بخاری اور مسلم نے ابوموسی الاشعری رضی اللہ عنہ نے روایت بیان کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا جبکہ آپ جعرانہ میں جلوہ افروز تھے (جو کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے) آپ کے پاس حضرت بلالؓ بھی تھے۔ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا۔ اس نے کہا کیا آپ نے جو مجھ سے وعدہ فرمایا اسے پورا نہ کریں گے آپ نے فرمایا تجھے بشارت ہو اس نے کہا آپ نے مجھے بشارت کئی بار کہا۔ آپ ابو موسیٰ اور بلال کی طرف متوجہ ہوئے معلوم ہو رہا تھا کہ آپ غضبناک ہیں فرمایا اس نے بشارت کو رد کر دیا ہے تم آؤ فرماتے ہیں ہم دونوں متوجہ ہوئے آپ نے پانی کا پیالہ منگوایا اسمیں ہاتھ منہ دھوئے اور اس میں لعاب ڈالا پھر فرمایا یہ پانی پیو اپنے چہروں اور اپنے

marfat.com

حلق پر ملو اور تمھیں بشارت ہو دونوں نے پیالہ پکڑا اور ارشاد رسول ﷺ پر عمل کیا ام المومنین ام سلمیٰ نے یہ منظر دیکھا تو پردے کے پیچھے سے آواز دیا اپنی ماں کیلئے کچھ پانی بچا؛ انھوں نے کچھ پانی آپ کیلئے بچایا اور آپ کی خدمت میں پیش کیا (بخاری کتاب مغازی فی غزوۃ طائف، مسلم شریف فضائل صحابہ باب فضائل ابوموسیٰ)

ایسے ہی صحابہ کرامؓ آپ کی رینٹھ، آپ کے وضو کے بچے ہوئے پانی، آپ کے موئے مبارک، آپکے پیالے سے برکت حاصل کرتے جسمیں آپ پانی نوش فرماتے اور آپ کے برتنوں سے

بخاری شریف کتاب الشروط قصہ صلح حدیبیہ میں صحابہ کرام آپ کی رینٹھ کو لیتے اپنے چہروں اور جسموں پر ملتے اور جب آپ وضو کرتے تو صحابہ ٹوٹ پڑتے آپ کے اعضاء پر استعمال ہونے والے پانی کو حاصل کرنے کیلئے امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری باب خاتم النبوت میں جشید بن عبدالرحمان سے روایت کی انھوں نے فرمایا میں نے سائب بن یزید کو سنا انہوں نے کہا میری خالہ مجھے بارگاہ رسول ﷺ میں لی گئی اور عرض کیا حضور یہ میری بہن کا بیٹا ہے جو گر گیا ہے آپ نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور میرے لئے برکت کی دعا کی اور آپ نے وضو بنایا میں نے مستعمل پانی پی لیا۔ اس روایت میں محل استدلال صحابی کا یہ جملہ ہے کہ میں نے آپ کے وضو کا پانی پی لیا۔

بخاری نے باب صفۃ النبی ﷺ میں ابو جحیفہ وھب بن عبداللہ الشوائی سے روایت کیا انہوں نے کہا صحابہ کھڑے ہو جاتے، آپ کے مبارک ہاتھوں کو پکڑتے اور اپنے چہروں پر ملتے، فرماتے ہیں میں نے آپ کا دست مبارک پکڑا اور اپنے چہرے پر رکھا

marfat.com

اچانک محسوس ہوا کہ آپ کا ہاتھ مبارک برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبو دار ہے۔

بخاری نے باب صفۃ النبی ﷺ میں ابو جحیفہ مذکور کے حوالے سے یہ بھی روایت کی کہ انہوں نے کہا۔ میں حضور ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا جبکہ آپ ابطح کے اندر قبہ میں تھے اور دوپہر کا وقت تھا بلال نکلے اذان پڑھی پھر قبہ میں داخل ہوئے رسول اللہ ﷺ کے وضو سے بچا ہوا پانی لے کر آئے لوگ ان پر ٹوٹ پڑے پانی حاصل کرنے کیلئے اصحاب رسول ﷺ آپکا مستعمل پانی برتن میں جمع کیا کرتے تھے برکت حاصل کرنے کیلئے کیونکہ اس پانی نے جسد پاک کو مس کیا ہوتا۔ یہ حدیث بخاری نے کتاب الوضو باب استعمال فضل وضوء الناس میں بھی ذکر کی ہے۔

بخاری نے کتاب اللباس باب القبة الحمراء من الادم میں ابو جحیفہ کی یہ حدیث بھی نقل فرمائی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا جب کہ آپ چمڑے کے سرخ قبہ میں تھے میں نے دیکھا کہ بلال حضو ﷺ کے وضو کا کچھ پانی لائے لوگ ٹوٹ پڑے جسے مل گیا اس نے چہرے پر مل لیا جسے نہ ملا اس نے ساتھی کے ہاتھ سے لے لیا یہ بھی ابو جحیفہ کی مروی پہلی روایت کے مطابق ہے۔ امام بخاری نے کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ الیٰ العنزہ و باب السترۃ بمکہ میں بھی نقل فرمائی ہے۔ صحیح حدیث میں ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ جب سر منڈواتے اپنے موئے مبارک بعض اصحاب کو عطا فرماتے خاص طور حضرت ابو طلحہ کو تا کہ وہ اصحاب میں تبرک کیلئے تقسیم کر دیں۔

marfat.com

بخاری نے انس بن مالکؓ سے روایت کی ہے بے شک رسول اللہ ﷺ نے جب سر منڈوایا تو ابوطلحہ پہلے شخص تھے جنہوں نے سرکار کے بال مبارک حاصل کئے۔

ابوعوانہ نے اپنی صحیح میں تخریج کی اس کے لفظ یہ ہیں، بے شک رسول اللہ ﷺ نے حلاق کو حکم دیا اس نے آپ ﷺ کا سر مبارک مونڈا آپ نے داہنی طرف کا حصہ ابوطلحہ کو دے دیا پھر اس نے بائیں طرف کو مونڈا تو آپ نے لوگوں میں تقسیم کرنے کا ابوطلحہ کو حکم دیا۔

مسلم نے ابوعیینہ سے انہوں نے ھشام بن حسان سے انہوں نے ابن سیرین سے کہا جس کے لفظ یہ ہیں۔ جب آپ نے جمرہ کو رمی کی اور اپنی قربانیوں کو نحر کیا حلاق کو داہنی جانب دی اس نے حلق کر دیا پھر ابوطلحہ کو بلایا اور بال مبارک انہیں عطا کر دئے پھر حلاق کو بائیں جانب عطا کی اس نے حلق کر دیا تو بال مبارک ابوطلحہ کو دے کر فرمایا یہ لوگوں میں تقسیم کر دو۔۔

امام مسلم نے حفص بن غیاث کی روایت بھی ذکر فرمائی ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے داہنی جانب کے بال ان لوگوں میں تقسیم کئے جو آپ کی داہنی جانب تھے۔ ایک روایت میں یہ لفظ ہیں کہ آپ نے لوگوں میں ایک ایک دو دو بال تقسیم فرمائے اور بائیں جانب کے بال ام المومنین ام سلیم کو عطا کر دیئے اور ایک روایت میں ہے کہ ابوطلحہ کو دے دیئے۔ اگر اعتراض کیا جائے کہ ان روایات میں تعارض ہے تو جواب یہ ہے کہ کوئی تعارض نہیں اس لئے روایات میں تطبیق یوں دی جا سکتی ہے کہ آپ نے پہلے دونوں جانبوں کے موئے مبارک ابوطلحہ کو دے دیئے ہوں پھر انہیں حکم دیا دائیں جانب والے لوگوں میں تقسیم کر دے اور بائیں جانب والے ام سلیم کو دے دے۔ احمد نے یہ لفظ زائد کئے کہ ابوطلحہ نے کہا تھا

marfat.com

کہ ہم اسے خوشبو میں ڈالیں گے تو آپ نے حکم دیا کہ موئے مبارک لوگوں میں تقسیم کردو لہذا اصحاب رسول ﷺ کی ایک دو بال کے لئے تمنا کرنا، اقوی دلیل ہے کہ اصحاب رسول ﷺ میں آپ کے آثار سے تبرک حاصل کرنا شائع اور عام تھا اور وہ اس کا عام اقرار کرتے تھے اس کا انکار صرف وہ کرسکتا ہے جس کے دل کو ایمان کی چاشنی ابھی تک نصیب نہیں ہوئی انتھی

تاریخ الخمیس اور منہاج النووی میں ہے کہ

رسول پاک ﷺ منیٰ میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر تشریف لائے پھر جمرہ پر تشریف لائے اور تلبیہ پڑھتے رہے یہاں تک کہ رمی فرمائی پھر منیٰ میں اپنی منزل پر تشریف لائے پھر حلاق کو داہنی جانب اشارہ کر کے فرمایا یہ لے لو پھر بائیں جانب پھر لوگوں کو عطا کرنے شروع کر دیے۔۔۔۔

کرمانی کی کتاب مناسک میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب جمرہ عقبہ کو رمی کر لی تو آپ منیٰ میں اپنی منزل پر تشریف لائے پھر جانور قربانی کے طلب فرمائے وہ ذبح کئے پھر حلاق کو بلایا اسے داہنی جانب عطا کی اس نے بال مونڈ دیے پھر ابو طلحہ کو عطا کئے تا کہ وہ لوگوں میں تقسیم کر دے پھر حلاق کو بائیں جانب دی اس نے بال مونڈ دیے پھر ابو طلحہ کو دیے تا کہ وہ لوگوں میں تقسیم کر دے۔

کہا گیا ہے کہ خالد بن ولید کو آپ کی پیشانی کے کچھ بال مبارک حاصل ہوئے۔

شفا میں ہے کہ حضرت خالد کی ٹوپی میں حضور ﷺ کے بالوں میں سے چند بال تھے۔ خالد جس جنگ میں جاتے ان بالوں کی برکت سے فتح نصیب ہوتی۔ انتھی من تاریخ الخمیس

marfat.com

بخاری میں کتاب الوضوء باب الماء الذی یغسل به شعر الانسان کے تحت ابن سیرینؒ کی روایت منقول ہے کہ میں نے عبیدہ سے کہا ہمارے پاس نبی ﷺ کا موئے مبارک ہے جو ہمیں حضرت انسؓ کی طرف سے یا حضرت انسؓ کے اھل خانہ کی طرف سے حاصل ہوا ہے تو عبیدہ نے کہا میرے پاس نبی کریم ﷺ کا ایک موئے مبارک ہونا مجھے دنیا و مافیھا سے زیادہ محبوب ہے۔ بخاری شریف میں یہی الفاظ ہیں۔ اسماعیلی کی تخریج میں ہے کہ مجھے ایک موئے مبارک ہر نیلے اور سفید سے زیادہ محبوب ہے۔

حضور ﷺ کے موئے مبارک اور ہر وہ شی جس نے آپ کے جسم اطہر سے مس کیا اصحاب رسول ﷺ اسے متبرک سمجھتے تھے ان میں سے حضرت خالد بن ولید کا عمل مبارک بھی ہے کہ آپ نے اپنی ٹوپی میں سرور کونین ﷺ کے موئے مبارک کچھ رکھے ہوئے تھے اور جنگ میں اس ٹوپی کے ساتھ شامل ہوتے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے موئے مبارک کی برکت سے فتح عطا فرما دیتا۔ جنگ یمامہ میں جب ٹوپی آپ کے سر سے گر گئی تو آپ اس کی تلاش میں مصروف ہو گئے حتیٰ کہ آپ نے ٹوپی کو اٹھالیا بعض اصحابؓ نے آپ کے اس عمل کو ناپسند کیا کہ خالد نے ٹوپی کے لئے اپنی جان کو خطرے میں ڈال دیا جس ٹوپی کی کوئی قیمت اور حیثیت نہیں تو خالد بن ولیدؓ نے بتایا کہ میں نے ٹوپی کے لئے نہیں کیا۔ بلکہ اسلئے کیا کہ کہیں ٹوپی مشرکین کے ہاتھوں نہ لگ جائے جس ٹوپی میں میرے پیارے نبی کریم ﷺ کے موئے مبارک ھیں تو اصحاب رسول ﷺ مطمئن ہو گئے اور انہوں نے حضرت خالد بن ولید کی مدح سرائی فرمائی۔

بخاری نے کتاب اللباس باب مایذکر فی الشیب میں اسرائیل بن یوسف

marfat.com

سے روایت کی انہوں نے عثمان بن عبداللہ بن وہب آل طلحہ کے غلام سے روایت کی انہوں نے فرمایا مجھے میرے گھر والوں نے ام سلمہ زوجہ نبی ﷺ کے پاس بھیجا پانی کا پیالہ دے کر (اور اسرائیل نے تین انگلیاں اکٹھی کرلیں) چاندی کا پیالہ جس میں نبی ﷺ کے بالوں میں سے کچھ بال تھے صورتحال یہ تھی کہ جس کسی انسان کو نظر لگ جاتی یا کوئی مرض عارض ہوتا وہ ام سلمہ کو بڑا لگن بھیجتا۔ میں نے دیکھا کہ ڈبیا میں سرخ رنگ کے بال مبارک ہیں۔ حدیث پاک میں یہ جملہ کہ :اسرائیل نے تین انگلیوں کو اکٹھا کیا:اس سے اشارہ ہے کہ پیالہ چھوٹا تھا کرمانی نے کہا کہ اسمیں اشارہ ہے کہ عثمان مذکور نے ام سلمٰی کے پاس کئی بار بھیجا۔من فضۃ (چاندی سے) یہ پیالے کی جنس کو واضح کرتا ہے۔ حمیدی نے جمع بین الصحیحین میں یہ ضبط ذکر کیا ہے۔ابن حجر نے یونہی نقل کیا ہے۔فیہ سے مراد پیالہ ہے مخضبہ یہ بھی برتن ہے۔ جلجل یہ گھنٹی کے مشابہ ہے جو سونے چاندی اور تانبے سے بنائی جاتی ہے، جس شئی کی حفاظت مقصود ہو وہ اسمیں رکھی جاتی ہے۔ یہ حدیث پاک ابن ماجہ نے بھی کتاب اللباس میں نقل کی ہے۔ فتح الباری میں فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ جس شخص کو کوئی تکلیف ہوتی وہ اپنا برتن ام سلمٰیؓ کے پاس بھیجتا آپ اس برتن میں وہ موئے مبارک ڈال دیتیں انہیں اس برتن میں دھوڈالتیں اس عمل کا اعادہ کرتیں برتن والا اس پانی کو پی لیتا یا غسل کرلیتا موئے مبارک کی برکت سے اسے شفا حاصل ہو جاتی۔

قسطلانی نے فرمایا اس حدیث پاک کا خلاصہ معنی یہ کہ سیدہ ام سلمٰیؓ کے پاس کچھ سرخ رنگ کے بال تھے آپ ان بالوں کو برکت کے لئے کسی ڈبی میں ڈال دیتیں لوگ بیمار یوں سے شفا حاصل کرتے کبھی ان بالوں کو پانی کے پیالے میں ڈال دیتیں اور لوگ اس

marfat.com

سے پانی پی لیتے کبھی بوڑھے برتن مس ایک ڈبی میں ڈال کر رکھ دیتیں لوگ پانی میں بیٹھ جاتے صحابہ کرامؓ کا یہی طریقہ تھا۔۔

کتاب: زادالمسلم ؛ جلد پانچ میں حضرت ابوایوب انصاریؓ کے حالات زندگی بیان کرتے ہوئے جو اس حدیث کے راوی ہیں جو صحیحین میں ہے کہ یہود کو قبور میں عذاب ہوتا ہے اور سعید بن میتب سے مروی ہے کہ ابوایوب نے سرکار دو عالم ﷺ کی ریش مبارک سے کچھ موئے مبارک لے لئے تو سرکار ﷺ نے فرمایا اے ابوایوب تجھے کوئی برائی نہ پہنچے گی۔ اسمیں یہ بھی ہے کہ ابن سکن نے صفوان بن ہبیرہ سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ثابت بنائی نے کہا کہ مجھے انس بن مالک نے فرمایا یہ رسول اللہ ﷺ کے بالوں میں سے کچھ بال ہیں انہیں میری زبان کے نیچے رکھ دینا میں نے آپ کی وصیت پر عمل کیا اور آپ کی زبان کے نیچے رکھ دئے چنانچہ آپ مدفون ہوئے اس حال میں کہ وہ آپ کی زبان کے نیچے تھے۔۔

ابو بکر بن شیبہ اور ابن ابی عاصم نے ابوالخیر سے انہوں نے ابورھم سے انہوں نے ابوایوبؓ سے وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ مجھے کھانا بھیجتے تھے تو آپ دیکھیں میں اپنی انگلیاں رکھتا ہوں جہاں آپ کی انگلیوں کے نشان دیکھتا ہوں فرمایا ہاں اسمیں پیاز ہے اور ملائکہ کی وجہ سے میں نے اسے کھانا پسند نہ کیا تم کھاؤ۔ اسی طرح صحابہ کرامؓ حضور ﷺ کے پیالے سے پانی پینے کا بہت شوق رکھتے تھے۔۔

صحیح بخاری کتاب الاشربہ میں اس شخص کا ذکر ہے جس نے سب سے پہلے حضور ﷺ کے پیالے اور آپ کے برتنوں سے پیا۔ عبداللہ بن سلام صحابی (جوان لوگوں

marfat.com

میں شامل ہیں جنہیں دوھرا اجر عطا کیا گیا) نے ابو بردہ سے کہا میں تجھے اس پیالے میں پانی نہ پلاؤں جس سے حضور ﷺ نے پیا ہے۔ امام بخاری نے سھل بن سعد الساعدیؓ سے ایک حدیث بیان کی اسمیں فرمایا کہ سرکار دو جہاں ﷺ تشریف لائے حتیٰ کہ سقیفہ بنی ساعدہ میں بیٹھ گئے آپ کے ساتھ اصحاب بھی تھے پھر فرمایا اے سھل ہمیں پانی پلاؤ میں نے ان کیلئے یہ پیالا نکالا اسمیں انہیں پانی پلایا ابو حازم فرماتے ہیں سھلؓ نے وہ پیالا ہمارے لئے نکالا ہم نے تبرک کیلئے اس سے پیا پھر وہی پیالا جناب عمر بن عبدالعزیز نے بطور ھبہ سھل سے طلب کیا انہوں نے ھبہ کر دیا۔

یہ حدیث پاک امام مسلم نے بھی کتاب الاشربہ میں تخریج فرمائی ہے۔ بخاری نے عاصم احول کی سند سے حدیث تخریج فرمائی انہوں نے کہا میں نے انس بن مالکؓ کے پاس حضور ﷺ کا پیالہ دیکھا پھر انسؓ نے فرمایا میں نے اس پیالے میں حضور ﷺ کو کئی بار پانی پلایا۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ میں نے حضور سرور کونین ﷺ کو شھد، نبیذ، پانی اور دودھ تمام مشروبات پلائے۔ نبیذ سے مراد وہ مشروب جسمیں نشہ نہیں (خواہ کھجور کا نچوڑ یا انگور کا)

قرطبی کی مختصر بخاری میں ہے کہ پرانی بخاری کے بعض نسخوں میں ہے کہ ابو عبداللہ بخاری نے ارشاد فرمایا میں یہ پیالا بصرہ میں دیکھا اور اسمیں پانی پیا اور انہوں نے وہ پیالا نضر بن انس کی وراثت سے تین ہزار کا خریدا تھا۔

یہ پیالا صحابہ کرام اور تابعین کے ہاں محفوظ رہا اسمیں پانی پی کر وہ برکت حاصل کرتے صحابہ کرام اور آئمہ تابعین میں سے کسی نے انکار نہ کیا کسی نے اس پیالا میں سے پینے کو حقیر نہ جانا تو وہ شخص کتنا بڑا جاھل ہے جو کہتا ہے یہ تبرک اور اس جیسے دیگر تبرکات

marfat.com

سے بچنے کا حکم ہے یا یہ اچھا کام نہیں ایسا بندہ اس قابل ہے کہ اسے گمراہ قرار دیا جائے (اللہ کی پناہ)۔

بخاری نے مشرب البرکة والماء المبارك میں جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی انہوں نے فرمایا میں حضورﷺ کے ساتھ تھا عصر کا وقت ہو گیا بچے ہوئے پانی کے سوا پانی نہ تھا اسے ایک برتن میں ڈال کر آپﷺ کی بارگاہ میں لایا گیا آپ نے اپنا دست مبارک اس میں ڈال دیا اور انگلیاں کھول دیں پھر فرمایا وضو کرنے والے آجاؤ اللہ کی طرف سے برکت حاصل کرو میں نے دیکھا کہ آپ کی انگلیوں سے پانی پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا ہے لوگوں نے وضو بنایا پانی پیا، میں نے بہت زیادہ وہ پانی پیا اور مجھے یقین ہوا کہ یہ برکت ہے۔ سالم بن ابی الجعد کہتے ہیں میں نے جابر سے پوچھا اس دن تم کتنے تھے؟ فرمایا چودہ سو (۱۴۰۰) لا آلو کا معنی ہے میں نے کمی نہ کی یعنی برکت کیلئے بہت زیادہ پانی پیا۔ اور جابر نے یہ جو فرمایا کہ مجھے یقین ہوا کہ یہ برکت ہے اور پانی کا زیادہ ہو جانا اسی برکت کی وجہ سے ہے یہ صریح ثبوت ہے کہ خلف اور سلف حضورﷺ کے آثار سے تبرک پکڑتے تھے جس چیز نے حضورﷺ کے ساتھ مس کیا یا جو پانی آپ کی مبارک انگلیوں سے جاری ہوا اسے وہ متبرک سمجھتے تھے لہذا اس کے خلاف عقیدہ رکھنا خود گمراہ ہونا اور دوسروں کو گمراہ کرنا ہے ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیں وہ اس طریقہ پر قائم رکھے جو اس کے رسول کی سنت ہے اور جس پر آپ نے اپنے اصحاب کو قائم فرمایا اور خاتمہ بالخیر ہو اور حضور ﷺ کے جوار رحمت میں جگہ ملے۔۔

مسلم نے کتاب الفضائل باب: قرب النبی ﷺ من الناس و تبرکھم

marfat.com

بـــــہ : میں انس بن مالک سے روایت کی جب رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز ادا فرماتے مدینہ شریف کے لوگ پانی کے برتن لیکر آتے، آپ اپنا ہاتھ برتن میں ڈال دیتے کبھی سخت ٹھنڈ ہوتی اور پانی میں اپنا ہاتھ مبارک ڈال دیتے

یہ ام ایمن ہیں جنہوں نے حضور ﷺ کا پیشاب مبارک پی لیا۔ کتاب الاصابہ میں ابن السکن نے عبدالملک بن حسین سے انہوں نے نافع بن عطار سے انہوں نے ولید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ام ایمن سے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے لئے ایک بڑا برتن تھا جسمیں رات کو پیشاب فرماتے میں صبح اسے کہیں گرادیا کرتی تھی ایک رات میں سوگئی مجھے پیاس نے ستایا میں نے غلطی سے اس میں سے پی لیا اور اس کا ذکر آپ ﷺ سے کیا آپ نے فرمایا آج کے بعد تیرا پیٹ کبھی تکلیف میں مبتلا نہ ہوگا ۔۔ فخارہ، جبانہ کی طرح ہے یعنی مٹکا۔

جریج کہتے ہیں مجھے حکیمہ بنت امیہ نے انہوں نے اپنی ماں بنت رفیقہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ لکڑی کے بنے ہوئے ایک پیالا میں پیشاب فرمایا کرتے تھے وہ آپ کی چارپائی کے نیچے رکھا جاتا ایک رات کو آپ تشریف لائے پیالے میں کوئی شئی نہ تھی تو آپ نے اس عورت سے جسے برکتہ کہا جاتا تھا جو ام حبیبہ کی خدمت کیا کرتی تھی ام حبیبہ اسے ارض حبشہ سے لائی تھیں فرمایا اس پیالے میں جو پیشاب تھا وہ کہاں گیا؟ اس نے عرض کی میں نے پی لیا۔

ام ایمن برکتہ یہ حضور ﷺ کے والد عبداللہ بن عبدالمطلب کی لونڈی تھی، جب آپ کے والد کا انتقال ہوا تو آپ کی والدہ آمنہ کی لونڈی بن گئی جب حضور ﷺ کی پیدائش

marfat.com

ہوئی تو آپ کے والد فوت ہو چکے تھے ام ایمن آپ کو گود لیتیں حتیٰکہ آپ بڑے ہو گئے آپ ام ایمن کے والدہ کی طرف سے وارث بن گئے جب آپ ﷺ کی شادی حضرت خدیجہ الکبری سے ہوئی تو آپ نے ام ایمن کو آزاد کر دیا پھر ان کا نکاح زید بن حارثہ سے کر دیا تو اسامہ بن زید پیدا ہوئے رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے ام ایمن میری ماں کے بعد ماں ہے آپ ان کی زیارت کیلئے جایا کرتے تھے اور حضور ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمرؓ بھی ان کی زیارت کیلئے جایا کرتے تھے۔

تاریخ الخمیس کے مصنف نے جلد ثانی میں فرمایا، شفاء میں ہے ام ایمن نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتی تھیں اور آپ کیلئے لکڑی سے بنا ہوا ایک پیالا تھا جو آپ کی چارپائی کے نیچے رکھا جاتا آپ اس میں رات کو پیشاب فرماتے آپ نے ایک رات پیشاب فرمایا اس کے بعد آپ نے دیکھا کہ اسمیں کچھ نہیں ہے آپ نے ام ایمن سے اس کے بارے میں پوچھا انہوں نے عرض کیا میں بیدار ہوئی جب کہ مجھے پیاس لگی ہوئی تھی تو میں نے اسے پی لیا جب کہ مجھے علم نہ تھا کہ یہ پیشاب ہے آپ نے فرمایا کبھی تیرے پیٹ کو بیماری نہ لگے گی۔

ترمذی میں یہ الفاظ ہیں کہ "تیرا شکم جہنم کی آگ میں کبھی نہ جائے گا"۔ دار قطنی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور اکثر نے اسے تداوی (بطور دوا استعمال) پر محمول کیا۔

حسن بن صفیان نے اپنی مسند میں، حاکم اور دار قطنی، ابونعیم اور طبرانی نے ابو مالک نخعی سے انہوں نے حدیث کو ام ایمن تک پہنچایا کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ ایک بڑے مٹکے کی طرف جو گھر کے ایک گوشے میں تھا رات کو تشریف لے گئے اسمیں

marfat.com

پیشاب فرمایا میں رات کو بیدار ہوئی مجھے پیاس لگی تھی میں نے جو اس مٹکے میں تھا پی لیا جب کہ مجھے شعور نہ تھا کہ یہ پیشاب ہے جب صبح ہوئی فرمایا۔ ام ایمن اٹھو گرا دو جو اس مٹکے میں ہے میں نے عرض کی بخدا جو اس میں تھا میں نے پی لیا آپ مسکرائے حتی کہ آپ کے آخری دندان مبارک ظاہر ہو گئے پھر فرمایا بخدا، تیرے شکم کو کبھی کوئی تکلیف نہ ہوگی۔۔

ابن جریج فرماتے ہیں مجھے خبر دی گئی کہ نبی کریم ﷺ ایک پیالے میں پیشاب فرمایا کرتے تھے جو آپ کی چارپائی کے نیچے رکھا جاتا آپ تشریف لائے اچانک ملاحظہ فرمایا کہ پیالے میں کچھ نہیں تو آپ نے ایک عورت جسے برکۃ کہا جاتا تھا (جو ام حبیبہ کی خدمت کیا کرتی تھیں ام حبیبہ اسے ارض حبشہ سے لائی تھیں) سے فرمایا وہ پیشاب کہاں ہے؟ جو اس پیالے میں تھا عرض کیا میں نے وہ پی لیا ہے۔ فرمایا اے ام یوسف تجھے صحت ہو گئی وہ عورت کبھی بیمار نہ ہوئی حتی کہ وصال ہو گیا۔۔

ابوداؤد نے ابن جریج سے انہوں نے حلیمہ سے، انہوں نے اپنی ماں امیمہ بنت رقیقہ سے۔ ابن دحیہ نے تصحیح فرمائی یہ دو واقعات ہیں جن کا تعلق دو الگ عورتوں سے ہے برکۃ ام یوسف، برکۃ ام ایمن سے الگ خاتون ہے۔ شیخ الاسلام بلقینی کی بھی یہی رائے ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ام ایمن میری ماں کے بعد میری ماں ہے۔ آپ انکی زیارت کیا کرتے تھے پھر ابوبکر صدیق، ان کے بعد عمر فاروقؓ ان کی زیارت کو جایا کرتے تھے۔

انتھی (ماخوذ از تاریخ الخمیس)

اور یہ ہیں سالم الحجام اصحاب رسول ﷺ میں سے ایک جنہوں نے حضور کو پچھنے لگائے اور آپ کا خون نوش کر گئے۔ آپ نے از راہ تعجب ان سے پوچھا کہ آپ کو معلوم نہ

marfat.com

تھا کہ خون کا پینا حرام ہے؟۔

بخاری نے کتاب الادب باب حسن الخلق والسخاء۔

سھل بن سعدؓ کی سند سے بیان کیا انہوں نے کہا ایک عورت حضورﷺ کی بارگاہ میں چادر لائی تو سھل نے لوگوں سے پوچھا جانتے ہو یہ چادر کیا ہے؟ لوگوں نے کہا یہ شملہ ہے۔ سھل نے کہا یہ بُنا ہوا شملہ ہے اسمیں کناری ہے۔ عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں آپ کو پہنانا چاہتی ہوں آپﷺ نے اسکی ضرورت محسوس کرتے ہوئے اسے پکڑا اور پہن لیا صحابہ میں سے ایک آدمی نے آپ کے جسم مبارک پر دیکھا کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کس قدر خوبصورت ہے کیا مجھے پہنائیں گے فرمایا ہاں جب سرکار کھڑے ہوئے صحابہ کرام نے اس بندے کو ملامت کی کہ جب تجھے معلوم تھا کہ سرکار ﷺ کو اس چادر کی ضرورت ہے تو، تو نے سوال کر کے اچھا نہیں کیا۔ جب کہ تجھے معلوم ہے کہ سرکارﷺ سائل کو نہیں ٹھکراتے۔ اس نے کہا میں نے اس امید پر لیا کہ جب آپ نے پہنا تو اس کی برکت مجھے حاصل ہوگی۔ امید ہے کہ مجھے اسمیں کفن دیا جائے گا۔

بخاری نے یہ حدیث: جنائز: میں بھی تخریج کی ہے۔ باب من استعد الکفن، جس آدمی نے چادر کا سوال کیا تھا تا کہ اسے اسمیں کفن دیا جائے وہ عبدالرحمان بن عوفؓ تھے ابن حجر نے مقدمہ میں بھی یہی کہا۔ روایت کیا اس کو طبرانی نے۔ یہ بھی کہا گیا کہ وہ سعد بن ابی وقاص ہیں دونوں عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔۔۔

کتاب سیرت خیر العباد المجردہ من زاد المعاد اور صحیح مسلم میں اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ یہ رسول اللہﷺ کا جبہ ہے پس طیالسی خروانی جبہ

marfat.com

نکالا جسکا لینہ دیباج کا اور جس کے فرجے دیباج کے۔ فرمایا یہ جبہ حضرت عائشہؓ کے پاس تھا انکے وصال تک انکے پاس رہا انکے وصال کے بعد میرے پاس آ گیا رسول اللہ ﷺ اس جبہ کو پہنا کرتے تھے۔ ہم اس جبہ کو بیمار کیلئے دھو ڈالتے ہیں مریض وہ پانی نوش کر کے شفا پا جاتا ہے۔ انتھٰی

کتاب زاد المسلم کی شرح جلد چہارم صفحہ ۲۱۲ میں فرمایا

صاحب عقد الفرید نے حضرت امیر معاویہؓ کی وفات کا حال بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب امیر معاویہؓ کا آخری وقت آیا تو یزید غائب تھا۔ یزید آ گیا اس نے دیکھا کہ عثمان بن محمد بن ابی صفوان بیٹھے ہوئے ہیں اس نے ان کا ہاتھ پکڑا اور امیر معاویہ کے پاس پہنچا اس وقت ان کا سانس اکھڑا ہوا تھا یزید نے ان سے کلام کرنے کی کوشش کی مگر وہ کلام نہ کر سکے۔ یزید رو پڑا پھر امیر معاویہؓ نے کہا اے بیٹے وہ بڑی شئے جس کے بارے میں میں اللہ سے ڈر رہا ہوں وہ ہے جو میں تیرے ساتھ کیا کرتا تھا اے بیٹے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا تو آپ جب قضائے حاجت کیلئے جاتے وضو بناتے تو میں ہاتھوں پر پانی ڈالتا آپ نے میری قمیض کو دیکھا جو میرے کندھے سے پھٹی ہوئی تھی تو مجھے فرمایا اے معاویہ کیا تجھے قمیض نہ پہناؤں میں نے عرض کیا کیوں نہیں؟ آپ نے مجھے قمیض عطا فرمائی جسے میں نے صرف ایک دفعہ پہنا اور وہ میرے پاس ہے آپ نے ایک دن کنگھی کی تو میں نے آپ کا ایک موئے مبارک لے لیا اور آپ کے ناخن کا ایک ٹکڑا۔ میں نے وہ ایک شیشی میں ڈال لیا میرے بیٹے جب میرا وصال ہو جائے تو مجھے غسل دینا پھر وہ بال اور وہ ناخن میری آنکھوں اور ناک پر رکھنا اور میرے منہ میں پھر رسول اللہ ﷺ کی قمیض

marfat.com

مبارک میرے نیچے رکھ دینا اگر کوئی شئے نفع دے سکتی ہے تو یہ قمیض مجھے ضرور نفع دے گی۔

یہ کعب بن زہیر ہیں آپ اس چادر مبارک کی زبردست حفاظت فرماتے جو رسول اللہ ﷺ نے ان کو عطا فرمائی تھی اور اس کا واقعہ مشہور ہے ہم بالا ختصار ذکر کرتے ہیں کعب کا بڑے شعراء میں شمار ہوتا تھا اسلام قبول کرنے سے پہلے اس نے نبی کریم ﷺ کی مخالفت میں اشعار کہے تھے فتح مکہ کے موقع پر جو لوگ بھاگ نکلے تھے ان میں کعب اور اس کا بھائی بجیر بھی تھا اور بجیر بھی شاعر تھا اس کے بعد بجیر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مدینہ شریف حاضر ہوا آپ کا مبارک کلام سنا تو مسلمان ہو گیا اور آپ کے پاس اس نے قیام کیا جب کعب کو اس بات کا علم ہوا تو اس پر اپنے بھائی بجیر کا اسلام قبول کرنا بڑا شاق گزرا اس نے بجیر کو کچھ اشعار لکھ کر ارسال کئے جن میں بجیر کو ڈانٹا اور ملامت کی ان میں پہلا شعر یہ ہے جس کا ترجمہ یہ ہے:

میری طرف سے بجیر کو یہ پیغام ہے
کہتا تھا کیا، کیوں قبول کیا اسلام ہے

جب بجیر کو یہ اشعار وصول ہوئے تو اس نے ان کی اطلاع نبی کریم ﷺ کو کر دی آپ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جس کو کعب بن زہیر ملے وہ اسے قتل کر ڈالے یہ واقعہ غزوہ طائف سے واپسی پر ہوا تھا اور غزوہ طائف فتح مکہ کے بعد ہوا تھا پھر بجیر نے کعب کو ایک خط لکھا جس میں چار اشعار لکھے پہلا شعر یہ تھا ترجمہ۔

کون دے کعب کو میری طرف سے یہ خبر
باطل ہے جو تو نے کہا، تو ہے بے خبر

marfat.com

اور بجیر نے یہ بھی لکھا کہ رسول ﷺ نے تیرے توہین آمیز رویہ کی وجہ سے تیرا خون حلال قرار دے دیا ہے اگر اپنی جان بچانے میں تجھے دلچسپی ہے تو آپ ﷺ کی بارگاہ میں آجا آپکی بارگاہ میں جو تائب ہوکر آجائے آپ اس کی توبہ قبول فرمالیتے ہیں اور اسلام سے پہلے واقعات کے بارے میں کوئی گرفت نہیں فرماتے کعب نے اپنی جان پر ترس کھایا اور رسول ﷺ کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا پھر مدینہ شریف کی طرف اسلام قبول کرنے کے ارادے سے سفر شروع کر دیا جب مدینہ شریف پہنچا تو جہینہ قبیلہ کے ایک آدمی کے ہاں ٹھہرا جس کے ساتھ اس کی پہلے سے جان پہچان تھی وہ کعب کو مسجد نبوی میں لے آیا اور اس نے کعب کو اشارے سے بتایا کہ وہ رسول ﷺ ہیں اٹھ کھڑا ہو اور آپ سے امن طلب کر کعب اٹھا اور آپ کے قریب جا کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا اسنے اپنا ہاتھ حضور ﷺ کے ہاتھ میں دے دیا۔ آپ ﷺ اسے پہچانتے نہ تھے پھر اس نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم بے شک کعب بن زہیر آپ کے پاس حاضر ہوا ہے۔ امن کا طالب ہے توبہ کر رہا ہے اسلام قبول کرنا چاہتا ہے کیا آپ اس کی توبہ قبول کریں گے رسول ﷺ نے فرمایا ہاں اسکی توبہ قبول کرلوں گا اسنے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں ہی کعب بن زہیر ہوں پھر ابوبکر صدیقؓ کی طرف متوجہ ہوا اور آپ سے کوئی شعر پڑھنے کا مطالبہ کیا آپ نے یہ شعر پڑھا

سقاك بها المامون كاسا روية

کعب نے کہا میں نے اس طرح نہیں کہا بلکہ میرا شعر یوں ہے

سقاك ابو بكر سكاسِ روية　　فان هلك المامون منها و علكا

marfat.com

رسول ﷺ نے کہا بخدا تو امن میں ہے ۔ انصار میں سے ایک آدمی آگے بڑھا اور عرض کیا یارسول ﷺ مجھے اجازت دیں اس دشمن خدا کی گردن اڑا دوں آپ نے ارشاد فرمایا ہرگز نہیں یہ تائب ہو کر یہاں آیا ہے اور کفر سے نکل کر یہاں آیا ہے پھر کعب نے اپنا قصیدہ ''بانت سعاد'' رسول ﷺ کے سامنے پڑھا آپ سنتے رہے جب اس شعر پر پہنچا ۔ ترجمہ

رسول خدا ایسی تلوار ہیں جسکی ہے ضیاء

یہ ہیں سیف اللہ یہ ہیں حبیب خدا

رسول کریم ﷺ نے اپنی چادر اتار کر کعب بن زھیر پر ڈال دی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے دس ہزار درھم کعب کو دے کر وہ چادر حاصل کرنے کی کوشش کی مگر کعب نے کہا کہ رسول کریم ﷺ کا یہ عطا کردہ کپڑا مبارک میں کسی کو کسی قیمت پر نہیں دوں گا حضرت کعب کے وصال کے بعد جناب امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے وارثوں کو بیس ہزار درھم دے کر وہ چادر حاصل کر لی ۔ یہ چادر مختلف بادشاہوں کے پاس منتقل ہوتی رہی ۔ ابن قانع نے ابن المسیب سے روایت کی یہ چادر، خلفاء عید کے موقع پر زیب تن کرتے لیکن شامی نے کہا کہ اب اس چادر کا وجود نہیں ہے وہ بوسیدہ ہو کر ختم ہو گئی ہے ۔

(انتھی شرح قصیدہ بانت سعاد)

صحیح مسلم میں ہے نبی کریم ﷺ نے امّ سلیم کو اس حال میں پایا کہ وہ آپ کا پسینہ مبارک اپنی شیشیوں میں بھر رہی ہیں جب کے آپ ان کے گھر نطع پر سوئے ہوئے تھے

marfat.com

جب بیدار ہوئے تو پوچھا ام سلیم کیا کر رہی ہو عرض کیا یا رسول ﷺ ہم امید رکھتے ہیں کہ یہ پسینہ مبارک ہمارے بچوں کے لئے شفا کا باعث بنے گا فرمایا تو سیدھی راہ پر ہے

مسلم نے یہ حدیث تین اسناد کے ساتھ بیان فرمائی باب طیب عرق النبی ﷺ میں یہ تمام زاد المسلم سے نقل ہے

ہم کہتے ہیں جو کچھ بیان ہوا کہ اصحاب رسول ﷺ آثار رسول ﷺ کی حفاظت فرماتے یہ عجیب نہیں ہے کیونکہ آپ ﷺ اللہ کے رسول، خلیل اللہ اور حبیب اللہ ہیں اور سب سے زیادہ اللہ کی بارگاہ میں آپ ﷺ عزت والے ہیں اور آپ ﷺ ہر انسان سے زیادہ خیر و برکت کے جامع ہیں آپ ﷺ کے تمام آثار سے برکت کیوں نہ حاصل کی جائے جب کہ آپ ﷺ صحابہ کرام کو ان کے مال جان اور اولاد سے زیادہ محبوب تھے اور آپ ﷺ کے تمام آثار بھی ان کو ہر شئی سے زیادہ پیارے تھے

یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں رسول ﷺ کا ذکر جمیل کرتے اور روتے آپ کی رہائش گاہ کے پاس سے گزرتے تو آنکھیں بند کر لیتے

بیہقی نے زہد میں سند صحیح کیساتھ ذکر کیا کہ ابن عمرؓ ہر مسجد میں آثار رسول ﷺ کی تلاش کیلئے تشریف لے جاتے اور اپنی سواری کو ہر اس راستے پر چلاتے جس راہ پر سرکا ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی کو چلایا کرتے تھے اور آپ ہر سال حج کرتے عرفات میں اس جگہ وقوف کرتے جہاں رسول پاک ﷺ وقوف فرمایا کرتے تھے امام مالک نے موطا میں ما جاء فی الدعاء کے باب کے اندر یہ حدیث بیان فرمائی کہ عبداللہ بن عمرؓ بنی معاویہ کی بستی تشریف لائے اور یہ انصار کی بستیوں میں سے ایک بستی ہے آپ نے

marfat.com

لوگوں سے پوچھا کہ کیا جانتے ہو کہ رسول ﷺ نے تمھاری مسجد میں کہاں نماز پڑھی عبداللہ بن عبداللہ بن جابر بن عتیک نے کہا جی ہاں اور مسجد کے گوشہ کی طرف اشارہ کیا الی آخر الحدیث اور وارد ہے کہ صحابہ کرام ؓ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں درخواست پیش کیا کرتے تھے کہ آپ ان کے گھر نماز ادا کریں۔

بخاری نے کتاب الصلوۃ عتبان بن مالک کی درخواست کا ذکر کیا ہے کہ انھوں نے سرکار کی خدمت میں درخواست پیش کی کہ آپ ان کے گھر نماز ادا کریں تا کہ وہ اس جگہ مصلی بنالیں جب ان کی نظر کمزور ہوگئی اور آپ کے گھر اور مسجد نبوی کے درمیان نالہ حائل ہوگیا تو سرکار ﷺ ان کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا کہاں پسند کرتے ہو کہ میں نماز ادا کروں انہوں نے ایک گوشہ کی طرف اشارہ کیا آپ نے نماز ادا فرمائی لوگوں نے آپ کے پیچھے صف بندی کر لی جیسا کہ حدیث صحیح میں اس کے بارے میں وضاحت موجود ہے۔

marfat.com

الفصل الثانی

آپ ﷺ کے نعلین پاک کی صفت کے بیان میں

ھم نے اپنی کتاب مقام ابراھیم اور اپنی کتاب التاریخ القویم لمکہ و بیت اللہ الکریم میں ابوالانبیاء ابراھیم خلیل اللہ کے قدموں کے بارے میں بیان کیا۔ یہاں ھم اپنے نبی ﷺ کے نعل پاک کے بارے میں بیان کرتے ہیں وہ آثار نبوی میں سے ہیں امام احمد نے کتاب الزھد میں روایت کی کہ نبی کریم ﷺ ناپسند کرتے تھے کہ آپ کے نعلین سے پاؤں کا کچھ حصہ باہر ہو مناوی کہتے ہیں کہ اس روایت کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ناپسند فرماتے تھے کہ نعل پاک پاؤں کی مقدار سے بڑا ہو یا چھوٹا یہ روایت، آپ کے حسن ذوق، رقت احساس، معرفت تامہ اور حسن اختیار پر دلالت کرتی ہے۔ آپ ﷺ لوگوں سے خَلق اور خُلق میں، دین اور عقل میں اکمل ہیں آپ تمام اقوال اور افعال میں امور دین و دنیا میں پیشوا ہیں

بخاری و مسلم نے سیدنا ابن عمرؓ سے روایت کی آپ ﷺ سبتیہ نعلین پہنتے اور داڑھی پاک کو ورس اور زعفران سے رنگتے۔ عزیزی نے جامع صغیر کی شرح میں کہا کہ سبتیہ میں سین کا کسرہ ہے یہ سبت کی طرف نسبت ہے اور وہ رنگے چمڑے کے ٹکڑے ہیں جن کے بال صاف کردئے گئے ہوں قسطلانی میں ہے نعال سبتیہ سین کے کسرہ کے ساتھ اور ب کے سکون کے ساتھ اس کے تا کا کسرہ اور یا کی شد وہ چمڑہ جسے قرظ سے رنگا گیا ہو یا اس

marfat.com

چمڑے کو کہتے ہیں جس کے بال صاف کردئے گئے ہوں قاموس میں ہے سبت ہر وہ چمڑہ ہے جسے قرظ سے رنگا گیا ہو یا کسی اور چیز سے

بخاری ومسلم نے یہ بھی روایت کی ہے آپ ﷺ اپنی نعلین میں نماز پڑھتے تھے اور یہ بھی روایت بیان کی کہ آپ ﷺ کو داھنی طرف سے آغاز کرنا پسند تھا نعلین پہننے میں، کنگھی کرنے میں اور طہارت میں اور ہر معاملے میں۔

پس سابقہ بیان سے معلوم ہو گیا کہ آپ نعلین پہنتے تھے اور ننگے پاؤں نہیں چلتے تھے یعنی ننگے پاؤں رہنے کی عام عادت نہ تھی۔ تاریخ الخمیس میں نبی کریم ﷺ کا مکہ سے غار ثور کی طرف ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ نکلنے کا بیان کرتے ہوئے کہا رسول اللہ ﷺ نے غار کے راستہ میں اپنے نعلین اتار دئے اور اپنی انگلیوں کے کناروں پر چل رہے تھے تا کہ پاؤں کے نشان زمین پر ظاہر نہ ہوں حتی کہ آپ کے پاؤں بہت نرم ہو گئے جب ابوبکرؓ نے دیکھا کہ آپ کے پاؤں نرم پڑ گئے ہیں تو آپ کو اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور آپ ﷺ کو اٹھائے رکھا حتی کہ غار میں پہنچ گئے۔۔

دلائل النبوۃ میں ایسے ہی ہے حفیت رجلاہ کا معنی ہے زیادہ چلنے سے آپ کے پاؤں نرم پڑ گئے پھر چند سطر بعد کہا ۔ روایت ہے ابوبکر صدیقؓ سے کہ انھوں نے عائشہ صدیقہؓ سے کہا اگر تو مجھے اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھتی جب ہم غار کی طرف جا رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ کے پاؤں مبارک نرم پڑ گئے تھے اور میرے پاؤں ایسے ہو گئے تھے جیسے سخت پتھر عائشہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ کو ننگے پاؤں چلنے کی عادت نہ تھی اور نہ ہی آپ ﷺ برہنہ رہتے تھے۔ نیز روایت ہے ابوبکر صدیقؓ سے، انہوں نے کہا میں نے رسول

marfat.com

اللہ ﷺ کے پاؤں مبارک کو غار میں دیکھا تو دونوں سے خون بہ رہا تھا تو میں رونے لگا مجھے احساس ہوا کہ آپ ﷺ کو ننگے پاؤں رہنے کی عادت نہ تھی

انتھی من تاریخ الخمیس

کوئی شبہ نہیں رسول پاک ﷺ نعلین پہنا کرتے تھے اور تمام لوگوں میں عادت جاری ہے کہ ایک سال میں کم از کم دو جوڑے نعلین کے ضرور استعمال کرتے ہیں تو اگر ہم فرض کریں کہ آپ ﷺ نے دس سال کی عمر کے بعد وفات تک نعلین پہنے ہیں تو نعلین استعمال کرنے کی مدت ۵۳ سال بنتی ہے اور جب ہم یہ بھی اندازہ لگائیں کہ آپ سال میں دو جوڑے نعلین کے پہنا کرتے تھے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ نے تخمینا ۱۰۶ جوڑے نعلین کے استعمال فرمائے ہوں گے حالانکہ یہ بھی معقول بات ہے کہ بچہ چوتھے پانچویں سال میں جوتے پہننا شروع کر دیتا ہے اتنی بڑی تعداد رسول اللہ ﷺ کے نعلین کی اگرچہ عام طور پر ایک ہی شکل کی تھی مگر معمولی فرق ناگزیر ہے ایک ہی آدمی کی صنعت اور کاریگری میں بھی فرق ہوتا ہے اور یہ بھی امکان ھے کہ نعلین تیار کرنے والے متعدد آدمی ہوں تو فرق ضروری ہے ہم نے یہ وضاحت اس لئے کی ہے کہ محترم قاری جب نعل شریفہ کے وصف پر مطلع ہوگا جیسا کہ جلیل القدر علماء کرام نے ذکر فرمایا ہے پھر وہ نعل پاک کی تصویر کو دیکھے گا تو ان میں کئی طرح کے نشانات جدا جدا دیکھے گا جو مختلف انواع کی نعلین پاک میں تھے تو اسے تردد اور شک نہ ہوگا

اب ملاحظہ کریں نعل شریف کا وصف جو علماء نے ذکر کیا زاد المسلم جلد ۶ طبع اولی میں اس حدیث پاک کان النبی ﷺ یصلی فی نعلیه کی شرح کرتے ہوئے

marfat.com

لکھتے ہیں جان تو کہ یہ روایت ہے کہ آپ کے نعل کا طول ایک بالشت اور دو انگلیاں تھا اور عرض دو ٹخنوں کے درمیان ۷ انگلی کی مقدار پاؤں کے پیٹ سے ۵ انگلی اور پیٹ کے اوپر سے ۶ انگلی اور اس کا سر محدد تھا اور دونوں تسموں کے درمیان دو انگلی کی مقدار تھی۔

حافظ کبیر زین الدین عراقی سیرۃ نبویہ علی صاحبھا افضل السلام میں فرماتے

ہیں

ترجمہ۔

اور آپ کی نعل پاک نورانی کو	مبارک ہے جس نے لگایا پیشانی کو
اس کے تسمے حسن کی تصویر ہیں	ان میں بال تقدیر کی زنجیر ہیں
طول نعلین کا دو انگلی اور ایک بالشت	عرض کعبین کے مابین ایک کم ہشت
بطن قدم پانچ انگلی سر اس کا محدد تھا	دو تسموں کے درمیان دو انگلی مکمل تھا
نعلین رسول کی اب تصویریں دیکھ	بدلتی اس سے امت کی تقدیریں دیکھ

نعلین پاک کی تصاویر ان میں بعض زاد المسلم سے منقول ہیں

نوٹ: نعلین پاک کی تصاویر اصل عربی کتاب (جو کہ ترجمہ کے ساتھ ہی شائع کی جا رہی ہے) میں ملاحظہ فرمائیں۔

تصویر نمبر ا

تصویر نمبر ۲

تصویر نمبر ۳ یہ تصویر زاد المسلم کی شرح صفحہ نمبر ۵۵۴ سے لی گئی ہے

marfat.com

تصویر نمبر ۴ اسمیں اشعار ہیں زادالمسلم کے مصنف نے رقم کیے ہیں

امام ابوالعباس احمد المقری (جو مصنف ہیں نفح الطیب اور اضاءۃ الدجنۃ وغیرھما کے) انکی نعلین پاک کی شان میں نہایت عمدہ تصنیف ہے جو کہ حیدر آباد ہندوستان سے طبع ہوئی ہے شرح زادالمسلم کا بیان ختم ہوا

میں کہتا ہوں صحیح مسلم میں جو حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی وارد ہے "اے ابوھریرہ میرے یہ نعلین پاک لے جا جو تجھے اس باغ کے باہر ملے اور شہادت دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا دل اس پر یقین رکھتا ہو، اسے جنت کی بشارت دے دو۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے نعلین پاک صحابہ کرام کے ہاں معروف تھے اس لئے تو وہ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائے تا کہ علامت بن جائیں کہ ابوھریرہ آپ کے قاصد ہیں اور صحابہ کرام ان کی تصدیق کرنے میں کسی تردد کا شکار نہ ہوں، یہ تفصیل وہ ہے جو صحیح مسلم میں ہے انہوں نے کتاب مبارق الازھار فی مشارق الانوار سے نقل کی ہے۔

مسلم شریف میں روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ صحابہ کرام کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے اچانک اٹھ کر چلے گئے دیر کر دی ہم سب پریشان ہوئے ابوھریرہ فرماتے ہیں سب سے پہلے اور سب سے زیادہ میں پریشان ہوا ہم آپ کی تلاش میں نکلے میں نے آپ کو ایک باغ کے اندر پالیا آپ نے مجھے نعلین عطا فرمائے اور فرمایا "یہ نعلین لے جا"۔ کہا گیا ہے ابوھریرہؓ نعلین پاک اٹھایا کرتے تھے لہذا آپ نے بطور علامت اس وقت آپ کو عطا فرمائے تا کہ علامت ہو کہ ابوھریرہؓ رسول ﷺ سے ملے ھیں اور ان کے قلوب میں

marfat.com

بات بیٹھ جائے اگر چہ ابوھریرہ ؓ کی خبر اس کے بغیر بھی مقبول تھی ۔(جسمیں تھا جو تجھے باغ کے باہر ملے تو حید رسالت کی شہادت دیتا ہوا سے جنت کی بشارت دیدے)

اگر تو سوال کرے کہ ابوھریرہ ان کے قلوب کے یقین پر مطلع نہ تھے پھر بشارت تہادت یقین کے ساتھ کیسے مشروط ہوسکتی ہے۔ جواب یہ ھے کہ حدیث پاک کا معنی یہ ہے ان کو خبر دے دے جس کی صفت اور شان یہ ہے وہ جنت کا حقدار ہے لہذا اس کا فیصلہ وہ آدمی آنے والا خود کرے گا۔ حدیث میں صرف ایک شہادت (توحید) کا ذکر ہے دوسری شہادت (رسالت) کا ذکر نہیں مگر مراد دونوں ھیں۔ حدیث پاک کا تتمہ یہ ھے۔

ابوھریرہؓ فرماتے ھیں جب میں آپ ﷺ کی بارگاہ سے نکل کر آیا تو اچانک پہلا آدمی جو ملا وہ سیدنا عمرؓ تھے میں نے ان سے حدیث پاک کا ذکر کیا تو حضرت عمر فاروقؓ نے میرے سینہ میں زور سے مارا حتی کہ میں سرین کے بل گر پڑا مجھے کہا واپس چلا جا میں واپس لوٹا، رسول اللہ ﷺ کو واقعہ بتایا میرے پیچھے فاروق اعظمؓ بھی آ گئے سرکار دو عالم ﷺ نے پوچھا اے عمرؓ یہ تم نے کیا کیا؟ عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے خوف ہوا کہ لوگ اس پر بھروسہ کرلیں گے آپ انہیں چھوڑیں انہیں عمل کرنے دیں

انتھی مبارق الازھار

جس طرح حضور ﷺ نے نعلین پہنے ایسے ہی خفین (موزے) بھی پہنے تاریخ الخمیس میں ہے نبی کریم ﷺ نے موزے پہنے اور ان پر مسح فرمایا

ترمذی نے بیان کیا کہ آپ کے سیاہ رنگ کے سادہ موزے تھے جو حبشہ کے بادشاہ نے ہدیہ بھیجے تھے۔ ایک روایت میں ہے آپ انہیں پہنتے ان پر مسح فرماتے اور آپ

marfat.com

ایسے نعلین پہنتے جن میں بال تھے اور آپ نے ایسے نعلین بھی پہنے جن میں بال نہ تھے اور آپ کے نعلین کے دو تسمے تھے اور ترمذی نے یہ بھی کہا آپ کے نعلین محصوف تھے اور آپ نے ان میں نماز ادا فرمائی یہ روایت ہے کہ نعلین رسول ﷺ کے دو تسمے تھے

ایک روایت میں ہے سبت کے نعلین تھے اور محصرہ تھے دو قبالوں والے زرد رنگ کے تھے (انتھی)

شمائل محمدیہ میں ہے ہم سے محمد بن بشار نے ان سے ابو داود نے ان سے ھمام نے انہوں نے قتادہؓ سے روایت کی ، وہ فرماتے ہیں میں نے انس بن مالکؓ سے کہا، رسول اللہ ﷺ کے نعلین پاک کیسے تھے؟ انہوں نے کہا ان کے دو قبال تھے دونوں کیلئے دوہرے تسمے تھے ابن عباس سے بھی ایسی ہی روایت ہے

مواھب لدنیہ میں فرمایا دو میں سے ہر ایک کیلئے دو قبال تھے اس پر دلیل بخاری کی روایت ہے قبالان ،قبال کا تثنیہ ہے اور کتاب کے وزن پر ہے اس لگام کو کہتے ہیں جو وسطی انگلی اور ساتھ والی انگلی کے درمیان ہوتی ہے اور اس کو ''شسع'' کہتے ہیں بر وزن حمل قاموس میں ایسے ہی ہے آپ ﷺ ایک قبالہ انگوٹھے اور ساتھ والی انگلی کے درمیان رکھتے اور دوسرا قبالہ وسطی اور ساتھ والی کے درمیان رکھتے اور مثنی شرا کھما ۔میم کا ضمہ ثا کا فتحہ نون کی تشدید یا میم کا فتحہ ثا کا سکون اور نون کا کسرہ اور تشدید۔شراک کتاب کی طرح ہے یعنی آپ کے نعلین کا شراک دوہرا تھا

حاملین نعلین پاک: جو رسول اللہ ﷺ کے نعل پاک اٹھایا کرتے تھے ان میں عبد

marfat.com

اللہ بن مسعود الھذ لیؓ ہیں آپ سابقون الاوّ لون میں سے ہیں غزوہ بدر اور دیگر تمام غزوات میں شریک ہوئے جب آپ ﷺ کھڑے ہوتے تو آپ کو نعلین پاک پہناتے اور جب آپ بیٹھ جاتے تو اپنی کلائیوں میں سنبھالے رکھتے، حتی کہ آپ کھڑے ہوتے۔ اصحاب رسول میں کچھ صاحب سواد، کچھ صاحب سواک، کچھ صاحب فراش، اور کچھ صاحب وساد مشہور تھے۔ سواد پردہ اٹھنے کو کہتے ہیں صاحب سواد کو آپ کا ارشاد تھا کہ پردہ اٹھنے کی طرف متوجہ رہنا اور یہ صحابیؓ آپ کے اشارہ کو سمجھتے ہوئے بارگاہ رسول میں حاضر ہوتے اور نعلین آپکو پہناتے آپ کے آگے اور آپ کے ساتھ چلتے جب غسل فرماتے تو پردہ ڈالتے جب آپ سو جاتے تو بیدار کرتے۔ نظم عمود النسب والے نے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

ھذیل تھے صاحب سواد — نعل و فراش و صاحب وساد

وہ ابن مسعود جنہیں بشارت دی — نعلین دے کے سمجھو وزارت دی

التراتیب الاداریہ جلد اول صفحہ ۳۴ میں ہے ،ذکر صاحب النعلین، ابن جماعہ نے مختصر السیر اور اسی کی مثل مواھب وغیرہ میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود صاحب نعلین رسول ﷺ جب آپ کھڑے ہوتے آپ کو پہناتے اور جب آپ بیٹھ جاتے تو اپنی کلائیوں میں انہیں محفوظ رکھتے۔

میں کہتا ہوں حرث نے اور ابن ابی عمر نے تخریج کی ہے قاسم بن عبدالرحمان کے مرسل سے اور یہ لفظ زائد کئے ہیں کہ جب آپ کھڑے ہوتے تو آپ کے پاؤں مبارک میں پہناتے اور چلتے، حتی کہ حجرہ میں آپ ﷺ سے پہلے داخل ہو جاتے زرقانی نے

marfat.com

مواھب پر کہا کہ اپنی کلائیوں میں اس لئے رکھتے تھے کہ اپنے ہاتھ خدمت رسول ﷺ کیلئے فارغ رکھتے تھے اور ہاتھوں کو اطاعت کیلئے مشغول رکھتے تھے جب بھی ضرورت پڑے فورا ہاتھ حاضر کردیں اسکی اصل ان کے شیخ شبراملسی ہیں

امام ابوالعباس المقری نے فتح المتعال میں لکھا کہ عبداللہ بن مسعود صاحب نعلین صاحب سواک صاحب وساد اور صاحب طہور تھے جیسا کہ بخاری و مسلم میں ہے اور حضور ﷺ کے ساتھ رہتے تھے اور آپ ﷺ کو نعلین پہناتے جب آپ کھڑے ہوتے۔ اور انہیں اپنی کلائیوں میں رکھ لیتے جب آپ بیٹھتے اور آپ کے کھڑے ہونے تک نعلین کلائیوں میں رکھتے

روایت کی ہے محمد بن یحی نے قاسم سے عبداللہ مسعودؓ کھڑے ہو جاتے جب رسول اللہ ﷺ بیٹھ جاتے آپ کے پاؤں سے نعلین اتارتے اور اپنی کلائیوں میں رکھ لیتے جب آپ کھڑے ہوتے تو آپ کو پہناتے لاٹھی لے کر آپ کے آگے چلتے حتی کہ آپ حجرہ میں داخل ہو جاتے۔

ایک جماعت نے ذکر کیا ان میں ابن سعدؒ بھی ہیں کہ انس بن مالک صاحب نعلین پاک اور صاحب اداوت (سامان) تھے حافظ ابن حجر نے اس حدیث الیس فیکم صاحب النعلین پر کلام کرتے ہوئے کہا صاحب نعلین یہاں عبداللہ بن مسعود ہیں کیونکہ اس معاملہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کے والی تھے حقیقت میں صاحب النعلین رسول پاک ﷺ ہیں ابن مسعودؓ کو صاحب النعلین مجازاً کہا جاتا ہے کیونکہ آپ نعلین رسول ﷺ اٹھایا کرتے تھے۔

marfat.com

بیضاوی نے کہا جیسا کہ'' قوت المغتذی علی جامع الترمذی ''میں ہے عبد اللہ بن مسعود مصطفٰے کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے تمام حالات میں آپ ﷺ کے ساتھ رہتے وضو کے لیے آپ ﷺ کا آفتابہ اٹھاتے۔ آپ ﷺ کے نعلین پاک اپنی کلائیوں میں پکڑ کے رکھتے تا کہ پہننے کے وقت محفوظ ہوں ۔کتاب التراتیب الادار یہ کا بیان مکمل ہوا

اس مقام کہ وہ بھی مناسب ہے جو ابن کثیر نے اپنی تاریخ میں امیر المئومنین محمد المھدی کے مناقب میں ذکر کیا وہ کہتے ہیں ایک دن ان (محمد مھدی) کے ہاں ایک آدمی آیا اور اس کے پاس نعل تھا اس نے کہا، یہ رسول خدا ﷺ کے نعلین ہیں میں تجھے ھدیہ کرتا ہوں کہا لاؤ اس آدمی نے امیر المئومنین کو وہ نعلین دیے امیر المئومنین نے لیکر ان کا بوسہ لیا اور اپنی آنکھوں پر رکھا اور حکم دیا کہ اس آدمی کو دس ہزار درھم دیے جائیں جب وہ آدمی چلا گیا تو محمد مھدی نے کہا اللہ کی قسم میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ نعلین دیکھے بھی نہیں چہ جائیکہ انہیں پہنا ہو لیکن اگر رد کر دیتا یہ جاتا اور لوگوں کو بتاتا کہ میں نے نعلین رسول ﷺ کا مھدی کو ہدیہ دیا اس نے قبول نہ کیا لوگ اس کو سچا جانتے کیونکہ عام لوگ ایسا ہی کرتے ہیں ان کی عادت ہے کہ قوی کے خلاف کمزور کی مدد کرتے ہیں اگر چہ وہ ظالم ہو ہم نے اس آدمی کی زبان دس ہزار درھم کے بدلے خرید لی ہے اور ہم نے محسوس کیا یہی قابل ترجیح ہے اور اسی میں خیر ہے (انتھٰی)

اللہ تجھ پر رحم کرے امیر المئومنین کی دانش مندی کو دیکھ اور اس کی لطیف سیاست کو دیکھ، اس کی دور بینی کو دیکھ اور اسکے حکیمانہ قول کو دیکھ پاک ہے وہ ذات جو قاسم عقول ہے

marfat.com

جو قاسم ارزاق ہے کیا ہی عمدہ عقل ہے اور کیا ہی عمدہ ہے جب دین اور دنیا جمع ہو جائیں۔
اے اللہ ہمارے لیے دین و دنیا میں کامل نصیب بنا دے یعنی ہمیں علم، عقل، صلاح، تقویٰ، غنٰی کی توفیق عطا کر دے اپنی رضا، عفو، غفران، اپنا حلم، ستر، رحمت، کرم، احسان اپنے فضل و رحمت سے ہمیں عطا فرما دے یا ارحم الراحمین آمین وصلی اللہ علی النبی الامی وعلی آلہ و اصحابہ اجمعین

کتاب التراتیب الاداریہ جلد اول صفحہ ۳۶

علماء کی ایک جماعت نے صرف نعلین پاک کے بارے مستقل کتابیں تحریر کی ہیں جیسے ابو الیمن بن عساکر۔ السراج البلقینی۔ السبتی۔ الشمس۔ محمد بن عیسٰی مقری جن کی تصنیف ہے: قرۃ العینین فی تحقیق امر النعلین: ان میں سے امام ابو العباس المقری التلمسانی بہت شہرت رکھتے ہیں یہ مصر میں مدفون ہوئے ان کی کتاب ہے: النفحات العنبریہ فی وصف نعل خیر البریہ: اور انکی تصنیف ہے: فتح المتعال فی مدح خیر النعال: اور یہ دوسری کتاب انہوں نے مسجد نبوی میں رسول اللہ ﷺ کے قدمین شریفین کے پاس بیٹھ کر تحریر کی ہے جیسا کہ انہوں نے عمامہ نبویہ کے وصف میں کتاب لکھی اور مسجد نبوی میں رسول اللہ ﷺ کے سرہانے کے پاس بیٹھ کر تصنیف کی :فتح المتعال فی مدح خیر النعال سے کئی مختصرات جمع کی گئی ہیں

ایک مختصر رضی الدین ابو الخیر عبد المجید قادری ہندی کی ہے جو ہندوستان میں طبع ہوئی ایک مختصر ابو الحسن علی بن سلیمان الدمنتی (دفین مراکش) کی ہے ایک مختصر ابو المحاسن یوسف النبھانی کی ہے۔ تینوں مختصرات میرے پاس ہیں۔ بلکہ مختصر اوّل نے ذکر

marfat.com

کیا کہ نعلین پاک کی مدح میں پچاس سے زائد کتب تصنیف ہو چکی ہیں۔

رحلہ عیاشیہ میں ہے کہ اسکے صاحب کو کتاب اللالی کا آدھا حصہ ملا جو کہ نظام کے حکم سے لکھی گئی تھی جس کا نصف نعلین پاک کی تصویر کی مدح میں ہے۔ جو تصاویر عبداللہ بن محمد بن ھارون الطائی القرطبی نے جمع کی ہیں اور اس کا سبب یہ ہوا کہ ان سے سوال کیا گیا کہ نعلین پاک کی صفت میں کچھ اشعار لکھیں۔ تو انہوں نے ایک سو چھتیس سے زائد چھوٹے بڑے اشعار لکھے اور علماء نے انہیں بہت پسند فرمایا۔

شیخ ابو سالم فرمایا کہ اس تالیف پر حافظ مقری مطلع نہیں ہو سکے حالانکہ ان کے حافظہ کی بڑی وسعت تھی اور ان کو اکثر کتب پر اطلاع تھی اور تلاش میں بہت مبالغہ کرتے انہوں نے زیادہ تر فتح المتعال فی مدح خیر النعال سے ہی مواد اخذ کیا اگر اس کتاب پر مطلع ہو جاتے اس سے بہت زیادہ فائدہ حاصل کرتے۔

کتاب التراتیب الاداریہ کا بیان مکمل ہوا۔ بہت سے شعراء نے قصائد لطیفہ نعل نبی ﷺ کی تصویر کے بارے لکھے طوالت کے خوف سے ھم ان کا ذکر نہیں کرتے۔۔

بعض نعال شریفہ کی تاریخ اور جو اُن کے مختلف اطراف میں لکھا ہے

اس رسالہ کا مؤلف کہتا ہے کہ نعلین رسول ﷺ میں سے ایک پاؤں آج عدوہ فاس اندلس میں موجود ہے اسے فاضل سید عبدالعزیز بن ابی قاسم بن مسعود الدباغ امام مسجد باشا جدہ میں دیکھا انہوں ہمیں اسکی بیس شعبان ۱۳۷۶ھ اخوائین میں اطلاع دی اور انہوں نے دو برادران العزیز بن السید سعید بن السید صالح الدباغ اور ان کے بھائی سید عبدالرحمان الدباغ کے

marfat.com

گھر میں کتاب تحریر کی اور ہمارے ساتھ ہمارے دوست سید محمد الھادی عقیل تھے کہ جب وہ مدینہ فاس مغرب اقصیٰ میں ۱۳۵۷ میں موجود تھے وہاں نعل نبی ﷺ کا ایک پاؤں شیشے کی دو تختیوں میں محفوظ دیکھا، فاس کے فضلاء میں سے کسی کے گھر میں۔ دوسرا پاؤں نعل شریفہ کا ان سے کسی بادشاہ نے لے لیا تھا۔ سید عبدالعزیز الدباغ نے صاحب منزل سے اجازت طلب کی وہ ایک عمدہ کاغذ پر نعل شریفہ کا نقشہ بنالیں اور اس کے اردگرد کچھ لکھیں صاحب منزل نے اجازت دے دی ملاحظہ کریں ایک پاؤں کے نعل شریفہ کی تصویر

نوٹ: نعلین پاک کی تصاویر اصل عربی کتاب (جو کہ ترجمہ کے ساتھ ہی شائع کی جارہی ہے) میں ملاحظہ فرمائیں۔

ھم نے اس نعل شریفہ کی تصویر ''عدوہ فاس'' اندلس کے اس رسالہ کے اندر دیکھی جو ترکی میں طباعت ہوا جس کا نام ہے الشجرۃ المحمدیہ

اور تم وہ تاریخ بھی دیکھو جو کہ آج بھی فاس مغرب اقصیٰ کے شہر کے اندر موجود ہے جو تحریر نعل نبی کے اردگرد لکھی ہے

الحمد اللہ کیا ہی عمدہ تصویر ہے۔ الحمد اللہ۔ جن لوگوں نے اس تصویر کا مشاہدہ کیا انہوں نے تاریخ کے بعد اپنے نام بھی لکھے اور یہ تمام تحریریں اس کاغذ پر لکھی ہیں جو اس تصویر کے ساتھ ہیں نعل النبوی الشریف جو کہ طاہرین صقلین کے دارالسادات میں درب الدرج کی چوٹی میں عدوہ فاس اندلس میں ہے۔ پھر ان دونوں نے وہ تصویر درب

marfat.com

سعود میں مدت بعد دیکھی تو اس میں کوئی تبدیلی نہ تھی جس نے پہلے دیکھا تھا اور دوسری مرتبہ دیکھا اس نے اپنی شہادت کو ۱۶ ذی الحجہ ۱۱۳۵ھ کو قلمبند کیا

اور یہ ہیں محمد بن احمد ''تاب اللہ علیہ'' محمد بن احمد المناوی کان اللہ لہ ادریس بن احمد العراقی کان اللہ لہ۔ درج ذیل بیان ملاحظہ ہو

الحمد للہ اللہ کا فضل اور اس کے بندے شلووی بن سودہ کان اللہ لہ پر اس نے یہ نعل کریمہ دیکھی اسے اپنی جبین سے لگایا اور اس سے برکت حاصل کی الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی مولانا رسول اللہ ﷺ۔ اسی طرح اللہ کا احسان ہوا عبد حقیر محمد بن احمد الصقلی الحسینی پر کہ نعلین پاک کو مس کرنے کی سعادت حاصل کی والحمد للہ علی ذٰلک

ذی الحجہ کے ابتدائی ایام ۱۲۱۳ھ کے اسمیں لکھا کہ الحمد للہ حق حمدہ وصلی اللہ علی مولانا محمد اشرف خلقہ جو ذکر کیا ہے ہمارے سردار جن کا خاندان اعلی ہے اپنے کاتب کی موجودگی میں جو محمد بن احمد نے نعلین پاک سے برکت حاصل کی۔

احمد بن مہدی، ابن محمد بن العباس البوعزاوی فتح اللہ بصیرتہ انہوں نے نعل پاک کو مس کیا اور اس سے برکت حاصل کی سیدی عبد السلام الطاہری کے گھر میں ۴ ربیع الاول ۱۳۳۴ھ محمد بن رشید عراقی الحسینی ء نے زیارت کی اللہ ان کی مدد کرے آمین ۔ محمد عبد الحیٔ بن عبد الکبیر الکتانی الحسنی الادریسی اللہ ان کی توبہ قبول کرے مذکورہ تاریخ میں زیارت نعل کی سعادت حاصل کی۔ ادریس مکوار اللہ اس پر مہربانی فرمائے محمد بن علال بن عبد السلام الوزانی الحسنی اللہ تعالی اپنے فضل سے اسے اور مسلمان مردوں عورتوں کو نوازے اور ان کے بیٹے محمد بن محمد بن علال الوزانی الحسنی نے مذکورہ تاریخ میں

marfat.com

زیارت کی اللہ اس کی امید کو پورا کرے آمین اور محمد بن محمد رشید عراقی عبد الرب عبد السلام بن محمد الطیب اشرفی اللہ تعالی اسے اور اس کے متعلقین کو دارین میں اور دوسرے مسلمانوں کو اپنے خصوصی لطف سے نوازے اور علی بن الطیب اشرفی اللہ اس پر مہربانی کرے اور محمد بن عبد السلام الطاہری آپ کی مدد کرے اللہ تعالی نے اس تصویر نعل میں لکھنے کی سعادت سے نوازا اور اسے مس کرنے کی سعادت عطا فرمائی ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ میں۔ اور یہ سطریں جو نعل پاک کی تصویر پر لکھی گئی ہیں اصل نعل پاک کے اوپر بھی لکھی گئی ہیں اور اس کی حفاظت کی ہے خادم النعل شریفہ سیدی محمد بن سیدی عبد السلام ابو القاسم بن مسعود الدباغ الحسن الادریسی نے، اللہ تعالیٰ ان کے قلب کو پاک کرے اور اپنے نبی کے صدقے ان کے گناہ معاف فرمائے

اور انکی نقل ۱۳۵۸ھ میں عبد العزیز بن محمد ابو القاسم الدباغ الحسنی نے فرمائی۔

فرمایا شیخ محمد القاودی بن سودہ نے صحیح بخاری کے حاشیہ میں، نبی کریم ﷺ کے پیالہ سے پینے کے باب صفحہ ۳۷ میں ''اپنی حقارت اور کمزوری کے باوجود اللہ نے مجھ پر احسان فرمایا میں نے نعل پاک کا ایک پاؤں دیکھا اپنے چہرے پر لگایا آنکھوں پر لگایا'' بارہویں صدی کے آخر میں، اور یہ نعل پاک عدوہ اندلس میں دار اشراف الطاہرین میں تھا جو کہ وادی مصمورہ کے قریب ہے وہاں ان کے جد اعلی صاحب النعال معروف ہیں

اور سلطان مولانا اسماعیل نے ان سے نعل پاک زبردستی لینا چاہا تو اس نے ایک دے دیا اور دوسرا پیر چھپا دیا اسی وجہ سے وہ کسی کو بتاتے نہ تھے حالانکہ وہ نعل پاک انکے

marfat.com

پاس بہت بڑے محترم مکان میں ایک صندوق کے اندر محفوظ تھا میں نے اس پر صرف ایک عالم کی تحریر دیکھی اور میں نے اس پر لکھ دیا تھا و للہ الحمد و له المنة ان کے الفاظ مکمل ہوئے عالم جس کا خط تھا شائد وہ ابوعبداللہ محمد بن احمد المسفلوی الدالائی ہیں جو مشہور علامہ ہیں ربیعہ کے معنی چھوٹا صندوق۔ سیدی محمد بن عبدالسلام جس کے پاس نعل مبارک موجود ہے نے مجھے بتایا کہ ایک نعل پاک جوان کے پاس موجود ہے۔ ایک صندوق میں تھا۔ اور وہ صندوق دو اور صندوقوں میں تھا۔ جس میں نعل پاک تھا۔ وہ تیسرا صندوق تھا۔ ایک چوہا پہلے صندوق میں داخل ہوا اس سے دوسرے میں پھر تیسرے صندوق میں سب کو پھاڑ دیا مگر نعل پاک کو کچھ نہ ہوا۔ یہ حضور ﷺ کے معجزات میں سے ہے۔

ہم کہتے ہیں ہمیں رسول پاک ﷺ کے موئے مبارک اور نعلین پاک پانے کی توفیق اللہ نے عطا فرمائی ہم نہیں جانتے کہ نبی کریم ﷺ کے آثار میں سے کوئی اور شی اسلامی ملکوں میں پائی جاتی ہے یا نہیں۔ اور ہم گمان کرتے ہیں کہ آل عثمان بالاستانہ کے بادشاہوں کے درباران سے خالی نہ ہوں گے۔

الشجرة لمحمدیه والے نے کہا علامہ شیخ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے نعل پاک رسول ﷺ کی صفات کو خوب واضح کیا اور صحیح سندوں سے اسے بیان کیا۔ ہم نعل رسول ﷺ کے ذکر کی مناسبت سے جلیل القدر صحابی جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہیں جو بہت طویل القامت تھے ان کے ایک پاؤں کا نعل ایک گز لمبا تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ یہ (جریر) اس امت کے یوسف ہیں۔

یہ بحث مکمل کرنے سے قبل، نبوی منبر کے بارے کچھ ذکر کرتے ہیں۔ خلیفہ ہارون

marfat.com

الرشید نے ارادہ کیا تھا کہ منبر شریف موتیوں، سونے اور چاندی سے تیار کروائے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے منع کر دیا تھا۔ ابونعیم نے حلیہ میں امام مالک کے حالات زندگی میں اس کا ذکر کیا ہے۔ ہارون الرشید نے امام مالک سے مشورہ حاصل کیا تھا کہ وہ مسجد نبوی شریف کے منبر کو جواہرات، سونے اور چاندی سے تیار کرنا چاہتا ہے۔ آپ نے فرمایا لوگ جواثرِ نبوی کے طور پر اس کا احترام کرتے ہیں اس میں فرق پڑے گا۔

اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد وآله وازواجه وذریة وصحابة الطیبین الطاھرین، واجزه عنا افضل ما جزیت نبیا عن قومه ورسولا عن امته واختم لنا بخیر یا ارحم الرحمین وارزقنا العفو والعافیة والنعم الکثیرة الوافیة واجعلنا من الذین لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنه وقنا عذاب النار۔ سبحان ربك رب العزة عما یصفون۔ وسلام علی المرسلین والحمد لله رب اللعالمین۔

marfat.com

جاتے۔

۲۔ بعض صحابہ مثلاً عبدالرحمان بن عوف یا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما (یہ دونوں عشرہ مبشرہ میں سے ہیں) حضورﷺ کی چادر مبارک محفوظ رکھی تھی کہ اسمیں انہیں کفن دیا جائے برکت کیلئے۔

۳۔ بعض صحابہ نے اس پیالے کو محفوظ رکھا جسمیں نبی کریمﷺ نے پانی نوش فرمایا تھا۔اور دوسرے لوگوں کو تبرک کیلئے بھی اس پیالے میں پانی پینے کا موقعہ دیتے۔امام بخاری کا یہ ارشاد گذر چکا ہے کہ میں وہ پیالہ بصرہ میں دیکھا اور اس میں پانی پیا اور عمر بن عبدالعزیز نے سھل بن سعد ک بطور ہبہ طلب کیا تو انہوں نے عمر بن عبدالعزیز کو ہبہ کردیا۔

۴۔ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس قمیض کی حفاظت فرمائی جسے رسول اللہﷺ نے پہنا تھا اور آپکے کچھ بال مبارک اور کچھ ناخن محفوظ کیئے ہوئے محض برکت حاصل کرنے کیلئے حتی کہ اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی تھی کہ یہ تینوں اشیاء انکی موت کے بعد ان کے ساتھ دفن کردی جائیں۔

5۔ سیف اللہ حضرت خالد بن ولید اور ابو زمعہ رضی اللہ عنہما رسول اللہﷺ کے کچھ موئے مبارکہ محفوظ کیئے ہوئے تھے اور ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہﷺ کا پسینہ تبرک کیلئے شیشوں میں محفوظ رکھا ہوا تھا۔

۶۔ کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ نے اس چادر کو محفوظ رکھا ہوا تھا جو چادر انہیں رسول اللہﷺ نے اس وقت عطا کی تھی۔ جب انہوں نے "بانت سعار" والا مشہور قصیدہ پڑھا

marfat.com

تھا اور اس شعر پر پہنچے تھا جس کا ترجمہ ہے۔

یہ رسول ہاشمی روشن مینار ہیں

درحقیقت اللہ کی تلوار ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے دس ہزار درہم کے عوض وہ چادر خریدنے کی کوشش کی مگر ابی کعبؓ نے فروخت کرنے سے انکار کر دیا۔ اور کہا میں رسول اللہ ﷺ کے اس کپڑے (چادر) پر کسی شی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ پھر کعب کے وصال کے بعد ان کے وارثوں سے بیس ہزار درہم کے عوض امیر معاویہ نے وہ چادر خرید لی۔ یہ وہی چادر تھی جسے خلفاء عید کے موقعہ پر زیب تن کرتے یہ چادر بادشاہ کے پاس رہی حتی کی تاتاری حادثوں میں گم ہوگئی جن کی ابتداء چھ سو ہجری میں ہوئی تھی۔

۷۔ کتاب التراتیب الادار یہ جلد دوم کے آخر میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا نعل مبارک آل ابی ربیعہ المحز ومیین کے پاس تھا۔ ان کی ماں ام کلثوم کے ذریعے سے

marfat.com

الفصل الرابع

ان اسلامی ملکوں کا ذکر جن میں آثار نبویہ میں سے کچھ ہے۔

ا۔ استاذ البتانونی نے اپنی کتاب الرحلۃ الحجازیۃ میں ذکر کیا کہ مسجد اقصیٰ میں رسول اللہ ﷺ کے کچھ موئے مبارک ہیں۔ صخرہ کی مغربی جانب سے خزانۃ الفضیہ میں درابز کے پاس۔

۲۔ بعض آثار سابق آل عثمان کے سلاطین کے رہائش گاہوں میں پائے جاتے ہیں۔ کچھ موئے مبارکہ اور چادر مبارک اور بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے آثار بھی پائے جاتے ہیں۔ ایسے کچھ آثار قاہرہ میں مسجد سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں پائے جاتے ہیں۔

۳۔ اور ہم نے سنا ہے کہ ترکی کے شہر بوسنہ کی جامع خسرو بک میں نبی کریم ﷺ کی قمیض مبارک کا ایک ٹکڑا اور آپ کے کچھ موئے مبارک پائے جاتے ہیں۔ اور عوام کو رمضان المبارک کی 27ویں شب ان کی زیارت کرائی جاتی ہے۔ (ارجع قول پر یہی رات لیلۃ القدر ہے)

۴۔ اور طرابلس غرب میں جامع طورغود باشا کے بیت الصلوۃ میں نبی کریم ﷺ کے چند موئے مبارکہ شیشے کے شوکیس میں رکھے ہوئے ہیں۔ اور 12 ربیع الاول کو اور 27 رجب، پندرہ شعبان، 27 رمضان کو عام زیارت کرائی جاتی ہے۔ یہ موئے مبارکہ آستانہ سے طرابلس غرب بھیجے گئے تھے۔ طورغود باشا عظیم عثمانی بحری قائد تھا۔ ان لوگوں

marfat.com

میں شامل ہے جنہوں نے اسبانیوں کو طرابلس غرب، تونس، اورالجزیرہ سے جلاوطن کیااور اسلامی احکام کا پابند بنایا طورغور 973ء جزیرہ مالٹا میں قید تھے اور شہادت کی موت پا گئے۔ان کی میت کوطرابلس غرب میں منتقل کیا گیا۔اوراپنے نام پر مشہور مسجد کے جوار میں مدفون ہوئے۔

۵۔ دمشق میں بھی رسول اللہ ﷺ کے کچھ موئے مبارک پائے جاتے ہیں۔ اہل دمشق بہت بڑی محفل منعقد کرتے ہیں۔ مجلہ المصور جو کہ مصر سے شائع ہوتا ہے نے ایک شمارہ میں ایک مقالہ لکھا ہے جسمیں اس موئے مبارکہ کے پاس منعقد ہونے والی محفل کا حال لکھا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔

طرف صوفیہ کے مشائخ نے اس ہفتے موئے مبارکہ سے برکت حاصل کرنے کیلئے بہت بڑی محفل کا انعقاد کیا جسمیں معزز شخصیات کی بہت بڑی تعداد نے شمولیت کی۔

مشہور ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دومرتبہ بال منڈائے اور دونوں دفعہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کچھ موئے مبارکہ سرعت کے ساتھ حاصل کئے۔اور صحابہ کرام اپنی اولاد کو وصیت کرتے تھے کہ کچھ موئے مبارکہ ان کے ساتھ دفن کئے جائیں اور بعض کی حفاظت کا کہتے۔ یہ موئے مبارکہ نسل درنسل منتقل ہوتے رہے۔ حتی کہ سلطان عبدالحمید کا دور آ گیا یعنی 1335ھ بہت سے لوگ گمان کر رہے تھے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے موئے مبارکہ کے مالک ہیں۔ بادشاہ مجبور ہو گیا کہ اس معاملہ کی چھان بین کرے۔ چنانچہ سلطان عبدالحمید نے علماء کو بلایا اور ان کے سامنے صورت حال رکھی۔ علماء میں شیخ اسعد الشقیری سید احمد شقیری کے والد موجود تھے انہوں نے اصل اور نقل کا فرق واضح کرنے کیلئے ایک

marfat.com

دقیق طریقہ پیش کیا وہ یہ کہ

تاریخ دان کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا سایہ نہ تھا آپ دھوپ میں ہوں یا چاندنی میں آپ کے جسم نورانی کا زمین پر سایہ نہ پڑتا۔ شیخ شقیری نے کہا رسول اللہ ﷺ کے جسم نورانی کا سایہ بھی نہ تھا۔ لہذا آپ کے موئے مبارکہ کا بھی سایہ نہ ہوگا۔ اس طرح اصل اور نقل کا فرق واضح ہو گیا۔ جن لوگوں کے پاس اصل موئے مبارکہ تھے انہیں اسناد دی گئیں۔ دمشق کے موئے مبارکہ جو اصل نکلے امام سعد الدین کو دے دیئے گئے اور کچھ موئے مبارکہ شیخ مولوی جلال الدین رومی کو دیئے گئے۔

عید میلاد النبی ﷺ اور معراج نبی ﷺ 15 شعبان لیلۃ القدر اور دوسری عیدوں کے موقعہ پر ہر سال موئے مبارکہ سے برکت حاصل کرنے کیلئے محفل کا انعقاد ہوتا۔

اس ہفتے زاویہ سعدیہ نے موئے مبارکہ کے پاس بہت بڑی محفل کا انعقاد کیا۔ پورے خشوع، جلال اور وقار کے ساتھ، جب کہ موئے مبارکہ عنبر جامد میں لپٹا ہوا تھا۔ اور شیشے کے کور میں رکھا ہوا تھا۔ جسمیں کستوری اور بخور رتھا۔ اور شیشے کا کور مخملی ملبوسات میں بند تھا۔ جن پر کچھ قرآنی آیات لکھی ہوئی تھیں جب شیشہ کھولا جاتا تو خاندان جو اسکی حفاظت کا شرف حاصل کر رہا ہوتا اس خاندان کے افراد میں سے بڑا آدمی اسے اپنے ہاتھوں میں اٹھائے رکھتا اور کسی کو نہ دیتا بلکہ اسکے ہاتھ میں رہتا تا کہ لوگ برکت حاصل کریں۔

لوگ بڑی تعداد میں جمع ہو جاتے۔ اشعار دینیہ اور صلوٰت ابراہیمیہ پڑھے جاتے اور قرآن پاک کی تلاوت جاری رہتی۔ حتیٰ کہ موے مبارکہ اپنی جگہ واپس رکھ دیے جاتے اور موئے مبارکہ سے برکت حاصل کرنے والے شخص کے لئے ادب واحترام کی

marfat.com

غرض سے ضروری ہوتا کہ زیارت کے لئے داہنی طرف سے آئے اور شیشی کا بوسہ لینے کے بعد مختصر دعا کرے اور بائیں طرف چلا جائے تاکہ دوسرے کے لئے جگہ خالی ہوجائے، عاجزانہ فضا میں جلال و وقار طاری ہوتا اور اللہ کی طرف پورے خلوص کے ساتھ رجوع ہوتا نبوی اشعار اور دینی اشعار پر محفل اختمام پزیر ہوجاتی۔ (یہ ہے مجلہ المصور کی رپوٹ)

ہم کہتے ہیں کہ ہمیں افسوس ہے کہ ہمیں آستانہ کی (جو کہ خلافت اسلامیہ کا دار الحکومت ہے) کی زیارت نہ ہوسکی۔ جہاں ایسے آثار ہیں جو اسلامی ممالک میں کہیں بھی نہیں۔ مجھے اب معلوم نہیں کہ ان آثار کی صورت حال کیا ہے جب کہ ۱۳۳۴ھ میں پہلی جنگ عظیم کے بعد خلافت ختم ہوچکی ہے

سوال: آثار نبیویہ اور اسلامی ورثہ کہاں چلے گئے ہوں گئے؟

جواب: جنگوں اور فتنوں کے سبب بہت سے ضائع ہوگئے ہیں۔ جنگی مصائب کی بڑی مصیبت یہ ہوتی ہے کہ آثار اور قومی ورثے کی اشیاء ضائع ہوجاتی ہیں جیسا کہ سب کو معلوم ہے مدینہ منورہ کے گھروں میں سے ایک گھر میں حضور ﷺ کے موئے مبارک تھے ہم نے ان کی زیارت ۱۳۳۸ھ میں کی اب ان کا وجود نہیں ہمیں معلوم نہیں کہ وہ کہاں گئے۔

لیکن مدینہ شریف میں شیخ علی بن ابی بکر ابو الجود الحمیدانی الانصاری کے گھر سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا کمان موجود ہے جس کا طول ۱۲۰ سینٹی میٹر اور عرض ۴۳ سینٹی میٹر ہے اس کمان کی ہم نے زیارت کی مزکورہ گھر میں ۱۳۷۶ھ کو اور شیخ مشکور نے ہمیں بتایا

marfat.com

کہ یہ کمان ان کے جد اول ابوایوب انصاریؓ کے پاس تھا پھر ان کی بڑی اولاد میں بطور ورا ثت منتقل ہوتا رہا حتی کہ شیخ علی ابوالجود الانصاری تک پہنچا۔ یہ ہمیں علم ہوا (واللہ اعلم) جو آثار دوسرے اسلامی ملکوں میں پائے جاتے ہیں ان کے متعلق اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

marfat.com

الفصل الخامس

رسول اللہ ﷺ کے پاؤں، سر اور ہاتھوں کا بوسہ لے کر صحابہ کرام کا برکت حاصل کرنا

جیسا کہ تاریخی طور پر ثابت ہے پہلے عربوں کی عادات خوبصورت، تقالید متوارثہ اور اخلاق حمیدہ تھے ان میں باہمی الفت وعزت ومحبت، کرم اور سخاوت۔ عہد وپیمان کی حفاظت، پائی جاتی تھی اور نخوت کمینگی اور ذلت سے وہ ہمشہ پرہیز کرتے تھے اور ان کی عادات میں سے یہ بھی تھا کہ وہ کسی کے ہاتھ پاؤں یا سر کا بوسہ نہیں لیتے تھے۔ بلکہ بعض تو اپنے چھوٹے بچوں کا بوسہ لینے سے بھی انکاری تھے۔ صحیح بخاری میں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی اعرابی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آیا تو اس نے کہا؟ آپ لوگ بچوں کا بوسہ لیتے ہیں ہم تو نہیں لیتے تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر اللہ نے تیرے دل سے رحمت کو چھین لیا تو میں تمہارے لیے کیا کر سکتا ہوں پھر اسے سمجھایا کہ بچوں کا بوسہ دلوں کی نرمی اور اس رحمت کی وجہ سے ہوتا جو اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کے قلوب میں رکھ دیا ہے اسی وجہ سے ہاتھ، پاؤں، سر اور ناک کا بوسہ لینے کے وہ عادی نہ تھے

جب اللہ تعالی نے رسول ہدایت وسلام کو جمیع انام کی طرف بھیجا اور لوگوں نے آپ میں صدق وامانت، خلق عظیم اور استقامت کو دیکھا اور آپ کی دعوت میں تہذیب قلوب اور ترقیق قلوب، چھوٹوں بڑوں کے لیے انسانی رحمت، اُنس اور شفقت ومحبت ومہربانی دیکھی تو غیرت کی نگاہیں اور فطرت سلیمہ رکھنے والے لوگوں نے آپ کی دعوت کو قبول کر لیا اور اسلام کے رنگ میں رنگے گئے اور یہی اللہ کا رنگ ہے۔ وہ لوگ آپ ﷺ سے

marfat.com

اپنی جان ومال، اولاد اور گھر والوں سے زیادہ شدت کی محبت کرنے لگے۔ وہ ایسی محبت کیوں نہ کرتے جب کہ اللہ نے آپ کو سب کے لئے رحمت بنا کر بھیجا تا کہ آپ ﷺ لوگوں کو اندھیروں سے نور کی طرف لے آئیں۔

لہذا وہ لوگ آپ سے بے پناہ محبت کرتے اور اس محبت اور آپ کی اطاعت اور اتباع کے ذریعے اللہ کا قرب تلاش کرتے۔ اور آپ کے ہر قول و فعل سے قرب خدا حاصل کرتے اور طمانیت اور سکون محسوس کرتے۔ اور آپ کے آثار کی تعظیم سے دلوں کی راحت پاتے اور آثار میں خیر و برکت کے متلاشی ہوتے بعض آپ کے سر مبارک کا بوسہ لیتے بعض آپ کے ہاتھوں کا بوسہ لیتے اور بعض قدموں کا بوسہ لیتے بعض آپ کے پسینے کو عطر کی جگہ استعمال کرتے اور بعض آپ کے وضو کے مطاہر پانی کو اپنے چہروں پر مل لیتے بعض آپ کے موئے مبارک، کپڑے اور برتن محفوظ کر لیتے ان کے علاوہ دیگر اشیاء جیسا کہ ہم نے گزشتہ فصلوں میں ذکر کیا ہے

جب اللہ کی نشانیون کی تعظیم دلوں کے تقوٰی کی وجہ سے ہے جیسا کہ صورۃ الحج میں ارشاد باری ہے (تو رسول ﷺ کی تعظیم آپ کے آثار کی تعظیم اور ان سے خیر و برکت حاصل کرنا بلاشبہ تقوی اور صلاح کے اجل مظاہر میں سے ہوگی)

ہاتھوں وغیرہ کا بوسہ لینا مشروع اور جائز ہے اس پر دلیل وہ واقعہ ہے جو رسول ﷺ کے ساتھ پیش آیا اور آپ نے عملاً اس کی تائید کر دی تفسیر امام ابن کثیر میں زیر آیت (اے ایمان والو جب کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے پشت نہ پھیرنا) یہ روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے سرایا میں سے ایک سریہ (جماعت

marfat.com

مجاہدین) کے اندر میں بھی تھا کچھ لوگ جنگ سے بھاگ نکلے ان میں میں بھی شامل تھا پھر ہم، نے سوچا ہم کیا کریں جب کہ ہم جنگ سے بھاگ آئے ہیں اور ہم غضب کے مستحق ہو چکے ہیں۔ پھر ہم نے کہا کہ اگر ہم مدینہ شریف میں چلے جائیں رات گزاریں پھر ہم اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کر دیں ۔ اگر ہماری توبہ قبول ہو گئی تو بہت اچھا وگرنہ ہم چلے آئین گے۔ ہم نماز فجر سے پہلے پہنچے آپ ﷺ باہر تشریف لائے پوچھا کون لوگ ہیں؟ ہم نے کہا ہم فرار ہونے والے ہیں فرمایا نہیں تم پلٹ کر حملہ کر نے والے ہو، میں تم سے ہوں اور میں مسلمانوں کا سربراہ ہوں ۔ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے قریب ہوئے اور آپ ﷺ کے ہاتھوں کو چوما۔

ابن کثیر کہتے ہیں، ابوداؤد۔ ترمذی ۔ اور ابن ماجہ نے یزید بن زیاد سے یوں ہی روایت کی ہے

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے مگر ہمیں ابن ابی زیاد کے علاوہ کسی اور ذریعہ سے معلوم نہ ہوئی۔ ابن ابی حاتم نے یزید بن ابی زیاد سے یہ روایت کیا ہے اس کے آخر میں یہ زائد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی (او متحیزًا الی فئۃٍ) اہل علم کہتے ہیں" العکارون" سے مراد "العرافون" ہیں یعنی پلٹ کر آنے والے۔۔ انتھٰی

محدث شہیر امام عزیزی جامع صغیر پر اپنی شرح میں زیر حدیث (بے شک تجھ میں دو خصلتیں ہیں جن سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتا ہے حلم اور اناۃ) روایت کیا اس کو مسلم اور ترمذی نے۔ اناۃ (کسرہ اور فتحہ کے ساتھ) اس کا معنی ہے تثبت اور عدم عجلت اس حدیث کا سبب وہ ہے جو ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ فرمایا اس دوران کہ رسول اللہ

marfat.com

ﷺ اپنے اصحاب سے گفتگو فرما رہے تھے اچانک فرمایا تمہارے اوپر عنقریب سوار ظاہر ہونگے جو اہل مشرق سے بہتر ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور ان کی طرف متوجہ ہوئے تو آپ نے ۱۳ سوار دیکھے : پوچھا کون لوگ ہو؟ انہوں جواب دیا بنی عبد القیس سے فرمایا تم اس علاقہ میں صرف تجارت کے لئے آئے ہو گئے۔ انہوں نے کہا نہیں تو آپ نے کہا نبی کریم ﷺ نے تمہارا ذکر خیر کیا ہے پھر ان کے ساتھ چل پڑے ۔ یہاں تک کہ وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا یہ تمہارے صاحب ہیں جن کے ارادے سے تم آئے ہو۔ لوگ جلد سواریوں سے نیچے اترے کچھ آپ کی طرف چلے، کچھ تیز چلے اور کچھ دوڑے حتی کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ گئے انہوں نے حضور علیہ الاسلام کی طرف جلدی کی اور سفری لباس ہی پہنا ہوا تھا آپ کے ہاتھ مبارک کو انہوں نے پکڑا اور بوسہ لیا۔

اور الاشج پیچھے رہ گیا جو کہ سب سے چھوٹا تھا اس نے اونٹنی کو بٹھایا اور قوم کا سامان جمع کیا اور رسول اللہ ﷺ اسے دیکھ رہے تھے۔ اس نے اپنے کپڑوں میں سے دو سفید کپڑے نکالے انہیں پہنا اور آرام سے چلتا ہوا آیا یہاں تک کہ آپ کی خدمت میں آ کر آپ کے ہاتھ کا بوسہ لیا یہ آدمی دمیم تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اس کی دمامت کو دیکھا تو اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آدمی کو ضرورت ہے کہ اس کا دل اور زبان پر قابو ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے الاشج تجھ میں دو خصلتیں ہیں جنہیں اللہ اور اس کا رسول پسند کرتے ہیں حلم اور اناۃ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ صفات میں نے اپنے اندر پیدا کی ہیں یا اللہ نے مجھے بطور جبلت کے عطا کی ہیں فرمایا اللہ نے ان خصلتوں پر

marfat.com

تیری جبلت پیدا کی ہے اس نے کہا الحمدلله الذی جبلنی علیٰ خصلتین یحبهما الله ورسوله۔۔

روایت ہے کہ جب الاشج نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے اسے قریب کیا اور اپنے پہلو میں بٹھایا پھر نبی کریم ﷺ نے کہا کیا اپنے بارے اور اپنی قوم کے بارے بیعت کرتے ہو قوم نے کہا جی ہاں الاشج نے کہا یارسول اللہ ﷺ آپ آدمی پر ایسی شئے پیش کر رہے ہیں جو اس کے دین سے زیادہ سخت ہے۔ آپ ہمارے بارے بیعت لے لیں اور جن کو دعوت دینی ہے انہیں چھوڑ دیں تو جو ہماری پیروی کرے گا وہ ہم میں سے ہوگا اور جو انکار کرے گا ہم اس سے جنگ کریں گے آپ نے فرمایا صَدقتَ تجھ میں دو خصلتیں ہیں الخ۔

قاضی ایاز کہتے ہیں اناۃ کا مطلب مصالح میں دیکھنے کے لئے انتظار کرنا اور جلد بازی نہ کرنا اور حلم یہ اس کا قول ہے جو اس کی عقل کی صحت پر اور نظر میں عواقب کے لئے جودت پر دال ہے عزیزی علی الجامع الصغیر کا بیان مکمل ہوا

امام ابن کثیر کی تفسیر میں زیر آیت ۔۔(یا ایها الذین امنو لا تسئلو عن اشیاء) ابن جریر نے بھی کہا کہ ہم میں سے حدیث بیان کی حارث نے ان سے عبدالعزیز نے ان سے قیس نے انہوں نے ابو حصین سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نکلے رسول اللہ ﷺ اس حال میں کہ غضب ناک تھے۔ چہرہ سرخ تھا حتیٰ کہ ممبر پر بیٹھ گئے ایک آدمی آپکی طرف کھڑا ہو گیا اور کہا کہ میرا باپ کہاں ہے؟ فرمایا جہنم میں۔ دوسرا کھڑا ہوا پوچھا میرا باپ کون ہے؟ فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی

marfat.com

اللہ تعالی عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا

ہم اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر، محمد ﷺ کے نبی ہونے پر اور قرآن کے امام ہونے پر راضی ہیں یا رسول اللہ ﷺ ہمارا جاہلیت اور شرک سے تعلق تھوڑا عرصہ ہو اٹوٹا ہے اللہ بہتر جانتا ہے کہ ہمارے باپ دادا کون تھے۔ حضور علیہ السلام کا غضب ٹھنڈا ہو ااور یہ آیت نازل ہوئی (یاا یھا الذین ا منو لا تسئلو)

"اے ایمان والو نہ سوال کرو ایسی اشیاء کے بارے میں کہ اگر تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں" (اس حدیث کی سند نہایت عمدہ ہے)

یہ قصہ بہت سے سلف نے مرسل طور پر ذکر کیا ہے۔ ان میں سے سدی کی اولاد بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن غضب ناک حالت میں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا مجھ سے سوال کرلو جو سوال کروگے تمہیں بتاؤں گا بنی سہم قبیلے کا ایک قریشی کھڑا ہوا اسے عبداللہ بن حذافہ کہا جاتا تھا۔ اور اس کے بارے اس پر طعن کیا جاتا تھا اسنے کہا یا رسول ﷺ میرا باپ کون ہے فرمایا تیرا باپ فلاں ہے آپ نے اس کے باپ کا نام بتایا۔۔ عمر بن خطاب کھڑے ہوگئے آپ کے پاؤں کا بوسہ لیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ رضینا بـا اللہ رباً و بالاسلام دیناً وَبِلك نبیاً وَبالقرآن اماماً ہمیں معافی دیں اللہ نے آپ کو معاف کردیا ہوا ہے یہ کہتے رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ راضی ہوگئے اسی دن فرمایا تھا بچہ اس کا ہوگا جس کا نکاح ہے زانی کیلئے پتھر انتھیٰ

الاصابہ فی تمییز الصحابہ میں ہے امام حجر عسقلانی نے طلحہ بن براء انصاری کے حالات بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب ان کی ملاقات نبی کریم ﷺ سے ہوئی تو وہ اس

marfat.com

وقت بچے تھے آپ کے قریب ہوتے گئے آپ سے چمٹ گئے، آپ کے پاؤں چومتے ہوئے کہہ رہے تھے یارسول اللہ ﷺ جو پسند ہو مجھے حکم دیں میں کبھی آپ کی نافرمانی نہ کروں گا رسول اللہ ﷺ خوش ہو گئے اور آپ کو اچھا لگا پھر وہ بیمار ہوئے اور فوت ہو گئے آپ نے ان کی قبر پر نماز جنازہ پڑھی اور یوں ان کیلئے دعا کی اے اللہ طلحہ سے ملنا اس حال میں تو اس سے راضی ہو اور وہ تجھ سے راضی ہو (انتھی) ملخصا

اسی طرح کتاب الاستیعاب فی اسماء الاصحاب میں امام محدث قرطبی نے بیان فرمایا اور کتاب الاصابہ میں ابو بزہ مکی مخزومی کے حالات بیان کرتے ہوئے جو بیان کیا اس کا خلاصہ یہ ہے ہم سے حدیث بیان کی احمد بن ابی بزہ نے وہ محمد بن قاسم بن ابو بزہ کے بیٹے ہیں وہ کہتے ہیں مجھ سے میرے باپ نے ان سے میرے دادا نے انہوں نے ابو بزہ سے روایت کی کہ میں اپنے غلام عبداللہ بن سائب کے ساتھ بارگاہ رسول ﷺ میں حاضر ہوا میں نے آپ کے ہاتھ، سر اور پاؤں کا بوسہ لیا کتاب مذکور کا مصنف کہتا ہے ابو بکر بن مقری نے ہاتھ کا بوسہ لینے کی اجازت والی جلد میں ابوالشیخ سے روایت کی اور ابو موسیٰ نے اسے مستدرک قرار دیا۔ سواد بن غزیہ نے جو رسول پاک ﷺ کے بطن مبارک کا بوسہ لیا تھا اس کا ذکر، میں نے اس رسالہ کے خطبہ میں کر دیا ہے دوبارہ مطالعہ کرلو

مبارک ہے وہ جس نے مس کیا اور بوسہ لیا جسم رسول ﷺ کے کسی بھی حصہ کا اور کس قدر خوش نصیب ہے جس نے آپ کا دیدار کیا

اس رسالہ کا مؤلف کہتا ہے یہ وہ بیان ہے جسکی ہمیں توفیق دی گئی قابل اعتماد کتب میں سے جن میں وارد ہے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک، یا سر مبارک یا پاؤں مبارک کو

marfat.com

چومنے کا دوسری کتب میں بھی یہ چیزیں مذکور ہیں ہم نے بنظر اختصار ان کا ذکر نہیں کیا بعض کتب ایسی ہیں جنمیں والدیں علماء اور صالحین کے ہاتھوں کو چومنے کا جواز بیان کیا گیا ہے جو آدمی مذکورہ صحیح روایات اور ادلہ کا مطالعہ کرنے کے باوجود انکار کرے تو اسکی یہ بہت بڑی غلطی ہے انصاف پسند عاقل کیلئے ہمارا بیان کافی ہے

و اللّٰہ تعالی ھو الھادی الی سواء السبیل و ھو حسبی ونعم الوکیل وصلی اللّٰہ علی سیدنا ونبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا والحمد للّٰہ رب العالمین

اس مسئلہ میں میں نے کچھ ابیات کہے ہیں (جن کا اردو ترجمہ مترجم کی طرف سے پیش خدمت ہے)

جب ہم عزت والے والدین کو دیکھیں
ہم جب علماء عاملین کو دیکھیں

جب ہم اولیاء کاملین کو دیکھیں
امراء اور حکماء عادلین کو دیکھیں

ہم کھڑے ہوں بہرے قیام
ان سے ملیں بلطف واکرام

پھر بوسہ لیں ان کے ہاتھوں کا
سر پاؤں اور انکی ذاتوں کا

یہ ہے انکی تکریم اور رب کی تقدیر
اعمال کی بنا ہے زندہ ضمیر

اس عمل سے ہے مقصود ہمارا
راضی ہو ہم پر رب غفور ہمارا

وہ ہیں رتبہ کمال میں
سمجھ انکو، ہو جا رجال میں

انبیاء کی منزل ہے سب سے عالی
جو نہ مانے وہ ہے غالی

ان پر صلوٰت اور سلام ہو
جب تک دنیا میں اسلام ہو

marfat.com

گر ہم انکی ایڑیاں چومیں
اسمیں ہے محبت رسول کی
رضا رب کی ہے مطلوب ہمارا
اللہ کی قوت کا ٹھکانہ نہیں
وہ عزیز ہے وہ رحیم ہے
اسکے سوا کوئی معبود نہیں

گر ہم انکے پاؤں چومیں
تو نہ سن بات کسی فضول کی
شرک نہیں مقصود ہمارا
جو نہ مانے وہ سیانہ نہیں
وہ معبود ہے وہ کریم ہے
اسکو کے سوا کوئی موجود نہیں

جو ردیات صحیحہ ہم نے صحابہ کرام کے رسول اللہ ﷺ کے دست یا سر یا آپ کے پاؤں چومنے کے بارے ذکر کی ہیں انسے ثابت ہو جاتا ہے کہ یہ عمل جائز ہے کیونکہ رسول کریم ﷺ نے اس سے انکار نہ فرمایا اور نہ ہی اس سے منع فرمایا گویا کہ یہی آپ کا اقرار اور تقریر ہے اور تقریر مشروعیت اور جواز کی دلیل ہوتی ہے

شرعا جواز کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر صحابہ سے واقع نہ ہوا اور نہ ہی ان میں یہ عمل اس طرح پھیلا کہ انکی عادت بن گیا ہو ملاقات کے کے وقت وہ رسول کریم ﷺ کو وہ تحیۃ اور سلام کرتے بوسہ لینے کا ذکر کم ملتا ہے سلام و تحیت کے موقع پر تقبیل (بوسہ) کے مشہور نہ ہونے میں راز عام سلام کے موقع پر بوسہ کے شائع اور عادت نہ ہونے کا راز دو ستونوں پر مبنی ہے

پہلا ۔ رسول اللہ ﷺ بہت تواضع ، شدید حیا ، تمام اخلاق عادات اور اطوار میں باد شاہوں سے مختلف تھے ۔ بادشاہوں کی عادات اپنے آپ کو بڑا سمجھنے اور تکبر پر مبنی ہوتی ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کا ہادی ، خیر کا معلم داعی الی اللہ اور فضائل اور مکارم اخلاق کا

marfat.com

داعی بنا کر بھیجا گیا

دوسرا۔عربوں کی جبلت ابتداء سے ناک عزت اور جسمیں نفس کی ذلت ہواس سے انکار پر مبنی تھی اسی لئے انکے درمیان قدیم زمانہ سے ہاتھ یا پاؤں یا سر کا بوسہ لیناان کے تحیت میں متعارف نہ تھااور نہ ہی انکے ہاں یہ عمل مانوس اور مالوف تھا۔ ہاں بادشاہوں اور جابر لوگوں کے تحیت میں معروف تھا

رسول اللہ ﷺ ناپسند کرتے تھے کہ مسلمانوں کی جماعت میں وہ عادات پائی جائیں جن میں طغیان اور جبروت کا اظہار ہو جیسا کہ آپ ناپسند کرتے تھے کہ مسلمانوں کے درمیان اہل کتاب کی عادات اور رسوم پھیل جائیں کیونکہ وہ جہالت اور اندھے پن کی علامات ہیں اسی لئے آپ نے بہت سے مقامات پر عجمیوں کی عادات سے دور رہنے پر مسلمانوں کو ابھارا اور اہل کتاب کی بدعات سے پرہیز کرنے پر ابھارا خاص طور پر اہل کتاب کے خصائص اور انکے طرق متوارثہ سے

یہ اسلئے کہ امت مسلمہ جو کہ خیر امم ہے جسے لوگوں کیلئے ظاہر کیا گیا تا کہ یہ امت خالص اسلامی طریقوں پر چلے اور عجمیوں اور جاہل کتابیوں کے غلط طریقوں اور عادات سے محفوظ رہے اس امت کیلئے اللہ نے اسلام کو بطور دین پسند فرمایا شریعت اور منہاج خاص عطا کر کے اس امت کو مختص کیا اور اس امت کی طرف افضل الخلق رسول کو ہادی، معلم اور مرشد بنا کر بھیجا

لہذا آپ ﷺ اپنی امت کیلئے انکی عادات عامہ کو انکی عادات عامہ بنانے سے انکاری ہیں اس کے باوجود بعض حالات میں ہاتھ پاؤں یا سر کا بوسہ لینے سے انکار نہیں

marfat.com

کرتے اور وہ حالات یہ تھے کہ خطرے سے امن تھا اور ضرر کا خوف نہ تھا کیوں نہ ہو بوسہ لینے والا صحابی محب رسول ہے جو اپنی جان اولاد مال اور اہل وعیال سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرتا ہے سید الخلق کے ہاتھ پاؤں یا سر کا بوسہ لینے میں اسے کچھ ذلت اور توہین کا خوف نہیں کیونکہ یہ اس ذات کے اعضاء ہیں جسے اللہ نے عالمین پر فضیلت عطا کی اور تمام امت کو جسکی برکت سے ہدائت عطا فرمائی اور قیامت تک اس کیلئے سعادت اور کامیابی کے راستے لکھ دیئے

بلکہ وہ بوسہ لینے میں آرام اور سکون پاتا ہے اپنے قلب میں طمانیت اور سکون محسوس کرتا ہے اور اپنے رب کی اطاعت اور قربت محسوس کرتا ہے اور اسے باعث برکت اور دنیا اور آخرت میں ذخیرہ سمجھتا ہے اور جس کے ہاتھ پاؤں کا وہ بوسہ لے رہا ہے وہ رسول خدا ایسا کریم ہے اللہ تعالیٰ نے جس کی شان میں فرمایا وانك لعلى خلق عظيم آپ خلق عظیم پر ہیں اور ہمیں آپ پر صلوٰۃ وسلام بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے آپ ساری مخلوق سے حلم، سخاوت ، رافت، رحمت، شفقت اور محبت میں بڑے ہیں آپ میں دنیادار بادشاہوں جیسا تکبر اور غرور نہیں یہ صحابہ کرام جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پاؤں یا سر مبارک کا بوسہ لینے کا شرف حاصل کیا اگر انہیں کہا جاتا کہ کسی دنیادار بادشاہ یا قیصر کا ہاتھ، پاؤں چومیں اور بدلے میں انہیں زمین بھری ہوئی سونے کی دے دی جائیگی یا کسی عذاب سے ڈرا کر کہا جاتا بوسہ لے لو تو کبھی کسی قیصر یا کسری کے ہاتھ پاؤں کا بوسہ نہ لیتے لیکن انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ، پاؤں کا بوسہ دل کی محبت اور نفوس کی رضا مندی سے لیا آپ کے ہاتھ پاؤں یا سر مبارک سے برکت حاصل کرنے کیلئے یہ حق ہے

marfat.com

کہ ہر مسلمان کی قیامت تک یہ آرزو رہے گی کہ میں ان لوگوں میں سے ہو جاؤں جن کی نیکیاں آگے جا چکی ہیں پس اس نے رسول اللہ ﷺ سے صحبت اور قرب کا شرف حاصل کر لیا ہے اور آپ کے مبارک قدموں ہاتھوں یا سر مبارک کا بوسہ لیا ہے۔ یہ نعمت عظمیٰ، منقبت کبریٰ، سعادت دائمہ ہے جو صحابہ کرام کو حاصل ہوئی انکے حال کو عام لوگوں کے حال پر قیاس کرنا بہت بڑی غلطی ہے اللہ ہمیں صحیح سمجھ عطا فرمائے اپنے کرم اور احسان کے ساتھ۔

marfat.com

الفصل السادس

قرآن پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا جو بیان ہوا

قرآن پاک میں آپ کی فضیلت اور شان میں متعدد سورتیں نازل کی گئی ہیں مثلا سورۃ انفال ،توبہ، اسراء ، احزاب، محمد، فتح، حجرات، النجم، القلم، الضحیٰ، الم نشرح، الکوثر، وغیرھا

ہم اس جگہ جو سورۃ الم نشرح میں آیا اس کی کچھ شرح کرتے ہیں یعنی اللہ کا اپنے رسول پر احسان آپ کا ذکر بلند کرکے اور عظیم فضل بیان کرتے ہوئے اللہ نے فرمایا الم نشرح لك صدرك ووضعنا عنك وزرك الذی انقض ظهرك ورفعنا لك ذكرك

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو بلند کیا آپکی شان کو عظیم کہا، آپکے اسم مبارک کو قرآن حکیم میں رکھا جسکی تلاوت تمام مسلمان مرد اور عورت کررہے ھیں آپ کے اسم مبارک کو شعائر اسلام میں رکھا یہ کافی ہے فخر وشرف کیلئے اور اولین آخرین میں ذکر حسن کیلئے

۲۔ اللہ تعالیٰ نے آذان میں آپکی رسالت کی شہادت کو توحید کی شہادت کے ساتھ ملا کر آپ کے ذکر کو بلند کیا یہ آذان دن رات میناروں وغیرہ پر تمام عالم اسلام میں بلند ہوتی ہے اور یہ شہادت ہر فرض اور سنت نماز کی تشہد میں ادا کی جاتی ہے

۳۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ثنا اور مدح ان الفاظ کے ساتھ فرمائی وانك لعلیٰ خلق

marfat.com

عظیم اس کے بعد آپ کو تمام مدح کرنے والوں سے بے نیاز کر دیا

۴۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی جان کی حفاظت اپنے ذمے لی اور فرمایا واللہ یعصمک من الناس لہذا کوئی آپ کا دشمن آپ کو قتل نہ کر سکا

۵۔ اللہ تعالیٰ نے تمام اھل ایمان کو آپ پر صلوٰۃ وسلام بھیجنے کا مطلق امر کیا کسی حال اور کسی وقت کیساتھ مقید نہیں فرمایا یا یھا الذین امنوا صلوا علیه و سلموا تسلیما

۶۔ اللہ تعالیٰ کو رسول کریم ﷺ کے ساتھ جو محبت اور شدید پیار ہے اسی کی وجہ سے وہ فرماتا ہے والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ ما ودعك ربك وما قلیٰ وللآخرة خیرلك من الاولیٰ ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ الیٰ آخرالآیة

ترجمہ۔ چہرہ محبوب کی قسم زلف عنبرین کی قسم جب وہ چھا جائے آپ کے رب نے نہ آپ کو چھوڑا نہ ہی ناپسند کیا آنے والی گھڑی پہلی سے آپ کیلئے بہتر ہے اور عنقریب آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے اور فرمایا انا اعطیناك الكوثر بے شک ہم نے آپ کو کوثر دے دیا

۷۔ اللہ نے آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا اور دونوں کو ملا دیا ارفرمایا کہ جو رسول کا مطیع ہوا وہ درحقیقت میرا مطیع ہو گیا اور فرمایا جو اللہ اور اس کے رسول کا مطیع ہوا اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی

۸۔ آپ کے لئے سر تسلیم خم کرنے کو واجب قرار دیا ۔ اور آپ کے حکم پر راضی ہونا ضروری قرار دیا۔ جو ایسا نہ کرے اس سے ایمان کی نفی کر دی۔ فرمایا فلا و ربك لا یوئمنون ۔ الیٰ آخرہ ۔۔ آپ کے رب کی قسم وہ مومن نہ ہوں گے یہاں تک کہ

marfat.com

آپ کو حاکم تسلیم نہ کریں آپس کے جگڑوں میں پھر نہ پائیں اپنے دلوں میں تنگی اور خوب مطیع ہو جائیں

۹۔ آپ کا مرتبہ جو بارگاہ خدا میں ہے اس کی وجہ سے آپ کی استغفار گنہگاروں کے حق میں قبول کر کے آپ کی فضیلت کو ظاہر فرمایا ۔۔ ارشاد فرمایا ۔ ولو انهم اذظلموا انفسهم ۔ الی آخره ۔ اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں اور وہ آپ کے پاس آ جائیں اور اللہ سے معافی مانگیں اور رسول ﷺ ان کی سفارش کریں تحقیق پائیں گے اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان

۱۰ آپ کے فیصلہ کو قبول کرنے کا وجوب اور آپ کی نافرمانی کو حرام قرار دے کر آپ کی شان کو ظاہر فرمایا ہے ارشاد فرمایا (وما كان لمئومن ولا مومنة اذاقضى الله) الی آخره جب اللہ اور اس کے رسول کسی امر کا فیصلہ کر دیں تو کسی ایمان دار مرد اور عورت کے لئے کچھ اختیار باقی نہیں رہتا۔ جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ دور کی گمراہی میں جا پڑا۔

۱۱ تمام انبیاء پر آپ کو فضیلت دی اور آپ کے بارے انبیاء سے میثاق لیا ۔ اور تنبیہ فرمائی کہ ان کی امتیں اس نبی پر ایمان لائیں آپ کی تصدیق کریں اور آپ کی نصرت کریں ۔ اور فرمایا (واذاخذالله ميثاق النبين) الی آخره اور یاد کرو جب اللہ نے نبیوں سے پختہ عہد لیا جب میں تمہیں کتاب وحکمت دے دوں پھر تمہارے پاس رسول آ جائے تصدیق کرنے والے اس کی جو تمہارے پاس ہے تم نے ضرور بضرور اس پر

marfat.com

ایمان لانا ہے اور ضرور اس کی مدد کرنا۔ فرمایا تم نے اقرار کیا اور اس پر تم نے میری ذمہ داری بھی پکڑلی۔ انہوں نے کہا ہم نے اقرار کیا فرمایا گواہ ہو جاؤ میں تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔ اس آیت کریمہ سے اللہ تعالٰی نے تمام رسولوں کی امامت کا جھنڈ آپ کے ظاہری وجود سے پہلے عالم اکوان میں قائم کر دیا پس آپ انبیا کے قائد اور اولاد آدم کے سردار ہیں۔

۱۲۔ آپکی تعظیم وتوقیر اور حرمت کی رعائت کو واجب قرار دیا ہے اور فرمایا (یا ایھا الذین امنو اذا ناجیتم الرسول) الی آخرہ ۔ اے ایمان والو جب رسول ﷺ سے سرگوشی کرنا چاہو تو پہلے صدقہ کر دو یہ بہتر اور زیادہ پاکیزہ ہے اگر صدقہ نہ پاؤ تو اللہ پاک بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۳۔ آپ کو اور آپ کی امت کو تمام امتوں پر فضیلت دے کر آپ کی شان کو بلند کیا اور فرمایا وکذالك جعلنا کم امة وسطاً الی آخرہ اور اسی طرح ہم نے تمہیں بہتر امت بنایا تا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول تم پر گواہ ہوں۔

۱۴۔ آپ کے دین کو فضیلت دے کر آپ کی بزرگی کو ظاہر کیا۔ فرمایا (ان الدین عند لا للّٰه الاسلام) بے شک اللہ کے نزدیک دین اسلام ہے۔ اور فرمایا (ومن یبتغ غیر السلام دینا) جو اسلام کے سوا کوئی دین تلاش کرے قبول نہ ہوگا اور آخرت میں خاسرین میں سے ہوگا ۔

۱۵۔ بیت المقدس کی جگہ کعبہ کی طرف پھرنا چاہتے تھے اللہ نے آپ کی رضا کے مطابق فیصلہ دیتے ہوئے فرمایا (قد نریٰ تقلب وجھك) الی آخرہ ۔ ہم دیکھتے ہیں آپ کے چہرے کا آسمان کی طرف پلٹنا ہم آپ کا قبلہ بنا دیں گے جسے آپ پسند کریں گے تو

marfat.com

اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں

۱۶۔ آپ پر نبوت کا سلسلہ مکمل کر کے ختم کر دیا فرمایا (ما کا ن محمدُ اباا حدِ) الی آخرہ ۔ اور نہیں ہیں محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں

۱۷۔ یہ واضح فرمایا کہ یہ نبی مؤمنین پر بہت مہربان اور ان کی جانوں سے زیادہ نافع ہے ۔ اور اس نبی کی ازواج مطہرات تعظیم اور توقیر اور حرمت میں مؤمنین کی مائیں ہیں فرمایا (النبی اولی بالمئومنین من انفسھم) الی آخرہ ۔ نبی مؤمنوں کی جانوں سے زیادہ ان کے قریب ہے اور اس کی بیویاں ان کی مائیں ہیں ۔

۱۸ جس فعل سے آپ کو ایذا ہوتی ہو یا جسے آپ پسند نہ کریں اسے حرام قرار دے دیا جو بیویاں آپ کے وصال کے بعد زندہ ہوں ان سے نکاح کو امت کے لئے حرام قرار دے دیا ۔ فرمایا (وما کان لکم ان توذو رسول اللہ) الی آخرہ

۱۹ ۔ یا ایھا الذین ا منوا لا تد خلو ا الی آخرہ اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو مگر یہ کہ تمہیں اجازت دی جائے کھانے کی اس حال میں کہ آپ کے برتنوں کو نہ دیکھ رہے ہو۔ لیکن جب تمہیں دعوت دی جائے تو داخل ہو اور جب کھانا کھا لو تو منتشر ہو جاؤ باتوں سے انس پکڑنے والے نہ ہو ۔ یہ عمل نبی کو ایذا دیتا ہے وہ تم سے حیاء فرماتے ہیں ۔ اللہ حق سے حیاء نہیں فرماتا ۔ اس میں آپ کی عظمت وشان کا بیان ہے

۲۰۔ آپ کی تعظیم وتوقیر کو فرض قرار دیتے ہوئے آپ کو عام انداز میں خطاب کرنے سے منع فرمادیا ارشاد فرمایا (لا تجعلوا دعاء الرسول) الی آخرہ ۔ رسول کو نہ پکارو جیسا

marfat.com

ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔اور رسول سے آگے بڑھنے کی بھی ممانعت فرمادی فرمایا (یا ایھا الذین امنوا لا تقدموا) الی آخرہ آپ کی آواز سے آواز بلند کرنے کی سختی سے ممانعت فرمائی ارشاد فرمایا (یاایھا الذین امنوا لاترفعوا اصواتکم) الی اخرہ۔ اے ایمان والو اپنی آوازیں نبی کی آواز پر بلند نہ کرو اور آپ کو ایسے بلند آواز سے نہ پکارو جیسا ایک دوسرے کو پکارتے ہو کہیں تمہارے اعمال ضبط ہو جائیں اور تمہیں شعور نہ ہو بے شک جو لوگ اپنی آوازیں رسول اللہ کے پاس پست رکھتے ہیں ان کے قلوب کا اللہ نے امتحان لے لیا ہے تقوی کے لئے ان کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔ بے شک جو آپ کو حجرات کے باہر سے پکارتے ان میں سے اکثر بے عقل ہیں اگر صبر کرتے یہاں تک کہ آپ خود ان کی طرف نکلتے تو یہ ان کے لئے بہتر تھا اللہ غفور الرحیم ہے۔

۲۱۔ اور ان کی عظمت شان کے لئے اللہ تعالی نے آپ کی ازواج مطہرات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ومن یقنت منکنّ لله ورسوله) الی آخرہ ۔جو تم میں سے اللہ اور اس کے رسول کے لئے مطیع ہو جائے اور اچھے عمل کرے ہم اسے دوگنا اجر دیں گے اور اس کے لئے رزق کریم تیار کر رکھا ہے اے نبی کی بیویو! نہیں ہو عام عورتوں میں سے کسی ایک کی طرح۔ اور اللہ تعالی نے ازواج مطہرات کو آپ کی وجہ سے شرف عطا فرمایا اور آپ کو ان کے معاملہ میں اختیار دے دیا (ترجی من تشاء)الی آخرہ چھوڑ دو ان میں جسے چاہو اور اپنے ساتھ ملالو جسے چاہو جس کو آپ الگ کرنا چاہیں ان میں سے تو آپ پر کوئی گناہ نہیں یہ زیادہ قریب ہے کہ ٹھنڈی رہیں ان کی آنکھیں اور وہ غم نہ کھائیں اور راضی ہو جائیں اس پر جو آپ نے سب کو دیا جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت عائشہ

marfat.com

رضی اللہ عنہا نے کہا

میں دیکھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی خواہشات میں جلدی کرتا ہے (ایسا ہی صحیح بخاری میں ہے) اور آپ ﷺ کی شان کو ظاہر کرنے کے لئے اللہ تعالی نے آپ کی دو ازواج مطہرات کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ان تتوبا الی للہ الی آخرہ۔ اگر تم دونوں توبہ کرو اللہ کی طرف تو تمہارے دل جھک پڑے ہیں اور اگر تم دونوں چڑھائی کرو تو بے شک اللہ اس کا مددگار اور جبریل اور نیک ایمان والے ہیں اور اس کے پیچھے ملائکہ مددگار ہیں اگر نبی تمہیں طلاق دے دیں تو اس کا رب بدلے میں دے گا عورتیں بہتر تم سے، مسلمات، مومنات، نماز میں عاجزی کرنیوالیاں، توبہ کرنے والیاں، بندگی کرنے والیاں، روضے دار، بیاہی ہوئی اور کنواریاں

۲۲۔ اللہ تعالی نے آپ پر اعظم انعام فرمایا آپ کی شان بلند فرما کر فتح مبین سے نوازا اور ارشاد فرمایا ان فتحنالك فتحاً مبینا بے شک ہم نے آپ کو روشن فتح عطا فرمائی تا کہ اللہ بخش دے آپ کی وجہ سے آپ کی امت کے پہلے اور پچھلے گناہ اور آپ پر اپنی نعمت تام کرے اور آپ کو صراط مستقیم کی رہنمائی کرے اور آپ کی نصرت عزیز فرمائے اور اللہ کا قول ہے ان الذین یبا یعونك) الی آخرہ ، بے شک جو لوگ آپ کی بیعت کرتے ہیں وہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں اور اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے اور اللہ کا قول ہے• لقد صدق اللہ رسولہ الرء یا) الی آخرہ۔ اللہ نے اپنے رسول کا خواب سچ کر دیا تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہو گئے انشاء اللہ ۔ امن کی حالت میں اپنے سروں کو منڈ وائے ہوئے اور کتوا۔ ئے ہوئے تمہیں خوف۔ نہ ہوگا۔ سے علم ہے اس کا جو تم

marfat.com

نہیں جانتے اور بنادی اس نے اس سے ایک فتح قریب ۔

۲۳۰۔ اور اللہ تعالی نے آپ کونوازا اور آپکی وجہ سے آپکی امت کونوازا اور فرمایا (وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم) اور اللہ کی شان نہیں ہے کہ انہیں عذاب دے جب کہ آپ ان میں موجود ہیں۔

۲۴۔ اور اللہ تعالی نے آپ کو آیت کبری (بڑی نشانی) دکھائی اور آپ کو قرب خاص عطا کیا اور آپ سے خطاب فرمایا لیلہ اسراء لیلہ معراج اور یہ دونوں (اسراء اور معراج) آپ کے اظہر معجزات میں سے ہیں اللہ کا ارشاد ہے سبحان الذی اسری بعبدہ لیلتہ من المسجد الحرام الی آخرہ۔ پاک ہے وہ جس نے سیر کرائی اپنے بندے کو رات کے تھوڑے حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصی تک جس کے اردگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں تاکہ اسے دیکھائیں اپنی نشانیوں میں سے بے شک وہ سنتا جانتا ہے۔ اور اللہ کا قول ہے والنجم اذا ھوٰی الی آخرہ قسم ہے تارے کی جب گرے۔ بہکا نہیں تمہارا صاحب اور نہ بے راہ ہوا۔ وہ نہیں بولتا اپنی خواہش سے یہ تو وحی ہے جو اس کی طرف کی جاتی ہے۔ سکھایا اس کو سخت قوت والے نے زور آور نے پھر سیدھا بیٹھا وہ آسمان کے اونچے کنارے پھر قریب ہوا پس ہوگیا دو کمان یا اس سے بھی زیادہ نزدیک پس اس نے وحی بھیجی اپنے بندے کی طرف جو وحی بھیجی۔ دل نے جھوٹ نہ دیکھا۔ کیا تم اس سے جھگڑتے ہو اس سے جو اس نے دیکھا دوسرے اتار میں آخری بیری کے پاس اس کے پاس جنت الماوٰی ہے جب چھپا رہا تھا بیری کو جو چھپا رہا تھا نہ نگاہ بہکی نہ حد سے بڑی بے شک اس نے دیکھا رب کی نشانیوں میں سے بڑی نشانی کو

marfat.com

۲۵۔ اور آپ کی پکار پر لبیک کہنے کو واجب قرار دیا کیونکہ اس میں مومنین کے لیے ہمیشہ کی سعادت ہے فرمایا (یاایھا الذین آمنو استجیبو لله وللرسول)الی آخرہ۔ ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کی دعوت قبول کرو جب وہ تم کو پکاریں اس چیز کی طرف جس میں تمہاری زندگی ہے ان کے علاوہ دیگر قرآن پاک کی آیات ہیں جو آپ کے فضل کو بیان کرتی ہیں اور آپ کی عظیم قدر ورفعت کو اور آپکی شان کو بیان کرتی ہے کیا ہی عظیم آپکی شان ہے اور کیا ہی جلیل آپ کا مقام ہے اور کیا ہی آپ کے رب نے دنیا اور آخرت میں آپ کو عظمت عطا کی ہے اور کیا عظیم وہ کتاب ہے جو عربی مبین ہے اللہ تعالی نے اس کتاب کے ساتھ آپ کو رحمۃ اللعلمین بنا کر بھیجا اور کیا ہی عظمت والی ہے آپ کی امت جس نے آپ کی دعوت کو قبول کیا اور آپ کی رسالت کو مانا اور آپ کی شریعت پر عمل کیا اسی واسطے سابقہ امتوں کے مقابلے میں اس امت کو ایسے خصائص عطا ہوئے جو انہیں عطا نہ ہوئے اللہ کا شکر ہے ان نعمتوں پر جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں اسلام کی ہدایت عطا کی اور ہمیں اس کی امت بنایا جو سب سے افضل ہیں۔ جب اللہ نے آپکو تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا اور آپ پر قرآن عظیم اتارا گیا اور اس میں آپ کا ذکر بلند کرنے اور آپ کی شان کو عظیم بنانے کے دلائل ہیں اور اللہ نے قرآن پاک کی حفاظت کا ذمہ خود لیا قیامت تک اس قول کے ساتھ (انا نحن نزلنا الزکر وانا له لحافظون) ہم نے اس ذکر کو اتارا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ آپ کی قدر وشان ہمیشہ قائم رہے گی جب تک یہ قرآن طویل زمانہ قیامت تک قائم رہے گا اگر آپ مزید اس موضوع پر بیان چاہتے ہیں کہ آپ کے فضائل وخصائص کی آپ کو معرفت حاصل ہو اور آپ کی امت

marfat.com

کے خصائص آپ کو معلوم ہو اور آپ کے معجزات باہرہ کا علم حاصل ہو تو آپ مطولات کا مطالعہ کریں ان میں بیان شافی اور شرح وافی ہے

اللهھم صل وسلم وبارک علیه وعلیٰ) الی آخره.

ابیات ۔ یہ بحث ان ابیات پر ختم کرتے ہیں جو ہماری زبان پر جاری ہوں گے

ترجمہ

کون ہے مثل محمد ﷺ خالق نے کرم کیا ان پر مخلوق سے اکمل افضل بالیقیں کیا ان کو

نام ان کا اعلیٰ ہے نسب ان کا عالی ہے یہ فضل وفخر ہے انکا کملی جن کی کالی ہے

دنیا و عقبیٰ دونوں میں ڈنکے ہیں انکی عظمت کے سورۃ والضحیٰ میں ڈنکے ہیں انکی عظمت کے

سورۃ الم نشرح میں بھی ہے شان انکی رفع ذکر وضع وزر شرح صدر ہے شان انکی

فہم نبی ہے لازم، انکے رتبے کی کیا ہی شانیں ہیں سنت پہ انکی صحابہ دیتے اپنی جانیں ہیں

یاالٰہی سلاموں کے گجرے درودوں کی ڈالیاں بھیج ان پہ جنکی زلفیں ہیں کالیاں

بخش دے اس عبد عاجز کو صدقہ اپنے احسان کا گر چہ قبر ہو اکیلی بھرم رکھ اس انسان کا

یارب میرے لئے ایمان کے سوا کچھ بھی نہیں حسن ظن ہے تیری ذات میں اس کے سوا کچھ بھی نہیں

اللهم صل علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آله واصحابه وازواجه وذریته وکل من تبعهم باحسان الی یوم الدین وسلم تسلیما کثیرا والحمد لله رب العالمین

یہ رسالہ لطیفہ مکمل ہوا اور ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں (جب کہ رمضان کے آخری دن میں

marfat.com

جس میں دعاؤں کے قبول ہونے کی امید کی جاتی ہے) کہ ہمارا خاتمہ نیک بندوں کی طرح کرے اور صالحین بندوں میں داخل کرے اور ہمیں ظاہری باطنی فتنوں سے محفوظ رکھے اور ہمیں دار اسلام میں امن کے ساتھ داخل کرے انبیاء صدیقین شھداء اور صالحین کے ساتھ یہ بہت اچھے ساتھی ہیں اپنے فضل اپنی رحمت اپنے احسان کے ساتھ بے شک سمیع مجیب ہے۔ اور ہماری نسلوں کی اصلاح فرمائے اور ستر جمیل کے ساتھ پردہ پوشی فرمائے۔ وصل اللہ علیٰ سیدنا محمد امیں وعلیٰ الہ وصحبہ اجمعین سبحان ربك رب العزة عما یعصفون وسلام علی المرسلین و الحمد لله رب العالمین

کتبہ

محمد طاہر اسکردی اکملی الخطاط غفور اللہ تعالیٰ ولوالدیہ وللمسلین آمین۔

تکمیل ترجمہ: الحمدللہ اس حسین وجمیل، پرمغز اور پرتاثیر کتاب کا ترجمہ کرنے کی مجھے سعادت حاصل ہوئی اور یہ ترجمہ صرف پندرہ ایام کے اندر تکمیل پزیر ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ جہاں مصنف کو جزا عطا فرمائے وہاں مجھ ناچیز مترجم کو بھی اپنے کرم سے نواز دے۔ آمیں

١١ ربیع الثانی ١٤٢٤ھ

دعا جو (مفتی) محمود حسین شائق ہاشمی خطیب مرکزی جامع مسجد منگلا کالونی

marfat.com

مباحث رسالہ

۱۔ خطبہ و مقدمہ

۲۔ فصل اول صحابہ کرام آثار نبویہ سے تبرک پکڑنا

۳۔ فصل ثانی صفت نعال نبویہ

۴۔ وصف نعل اشریفہ

۵۔ نعال مختلفہ کی تصاویر

۶۔ نعل رسول ﷺ کے حاملین

۷۔ نعال شریفہ کے بارے میں تاریخ اور جو انکے اردگرد تحریریں ہیں

۸۔ فصل ثالث سلف صالحین کا آثار نبویہ کی شدت محافظت

۹۔ سابقہ بیان کی تلخیص

۱۰۔ فصل رابعض اسلامی شہروں کا ذکر جن میں آثار نبویہ ہیں

۱۱۔ فصل خاص صحابہ کرام سر۔ پاؤں اور ہاتھ مبارک کے برکت کے لئے بوسہ لینا

۱۲۔ رسول اللہ ﷺ سے سلام کے موقع پر تقبیل عام نہ ہونے کا راز

۱۳۔ فصل سادس قرآن پاک میں فضائل نبوی

marfat.com

صاحب رسالہ محمد طاہر کی دیگر تصانیف

مولف کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ انہوں نے مصحف مکہ مکرمہ اپنے ہاتھ سے لکھا اور یہ پہلا مصحف ہے جو مکہ مکرمہ میں طبع ہوا۔ اسی طرح مولف نے ادبی اشعار اور قرآن حکیم کی سورتوں سے کئی دقیق کتب اپنے قلم سے لکھیں بلاد عربیہ کا نقشہ بھی سب سے پہلے مولف نے ہی تیار کیا۔ انکی کتب متعدد مما لک میں مختلف ذرائع سے پہنچیں کچھ کتب مطبوعہ ہیں کچھ غیر مطبوعہ۔

مطبوعہ تصانیف کی فہرست

۱۔ مقام ابراہیم علیہ اسلام

۲۔ دعاء عرفۃ

۳۔ تحفۃ العباد فی حقوق الزوجین والوالدین

۴۔ صورۃ حجر مقام ابراہیم علیہ اسلام

غیر مطبوعہ تصانیف کی فہرست

۱۔ لدار الکتب المصریۃ بالقاہرہ

۲۔ عجائب ماروا ہ التاریخ

اس کے علاوہ آپ کی بہت سی دیگر تصانیف ہیں۔

marfat.com

الفصل الثالث

سلف الصالحین کی ''آثار نبویہ'' پر شِدتِ محافظت

کوئی شک نہیں ذکریات کی تاثیر ہوتی ہے اس آدمی میں جس کے اندر دقیق احساس، نرم، مہربانی اور فیاض شعور ہوتا ہے۔ پس ذکریات دراصل انسان کے ان احوال کا ذکر ہے جو اسے پیش آئے۔ کسی قائل نے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ترجمہ۔ ذکریات زمانہ ماضی کی صدائے بازگشت ہے۔ ذکریات وہ آثار باقیہ ہیں جو کسی کی طرف سے دنیا میں رہ گئے۔ جو شان صاحب آثار کے ساتھ ہوگی اس کے مطابق اس کے آثار کی حفاظت میں شدت ہوگی۔ آثار پر کلام دو شعبوں میں ہوگی۔

پہلا شعبہ وہ آثار جو ہمارے زمانے میں معروف ہیں۔ ان سے مراد وہ آثار ہیں جو اقوام ماضیہ سے مستقبل میں آتے ہیں جن سے انکی تاریخ حیات انکی تہذیب معلوم ہوتی ہے۔ جیسے مصر کے فرعونوں کے آثار فینیقین اور کلانیسن کے آثار۔ اسی کی طرف شاعر نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

یہ آثار ہمیں کچھ بتاتے ہیں

قصہ پہلے لوگوں کا سناتے ہیں

یہاں ان آثار کا بیان مقصود نہیں۔ ان کے بارے ہم نے سیر حاصل بحث کی ہے۔ اپنی کتاب تاریخ الخط العربی و آدابہ میں جو مصر میں مکتبہ ''الھلال بالفجالہ'' میں طبع ہو

marfat.com

چکی ہے۔

دوسرا شعبہ اور وہ یہاں مقصود ہے۔اور وہ آثار نبویہ ہیں۔اور وہ رسول اللہ ﷺ کی چھوڑی ہوئی یادگاریں ہیں۔آثار نبویہ ذکریات ہیں۔وہ ذکریات دراصل تاثیرات ہیں۔ ذکریات کی کیا تاثیر ہے اس پر حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ کی اذان سے زیادہ کیا شی دلالت کرے گی جب کہ آپ ملک شام سے مدینہ شریف واپس آئے۔صحابہ کرام نے آپ سے اذان پڑھنے کا مطالبہ کیا جیسا کہ عہد نبوی ﷺ میں اذان پڑھا کرتے تھے۔مرد، عورتیں، چھوٹے بڑے، جمع ہو گئے۔جب بلال نے اذان پڑھی اور کہا اشھد ان محمد رسول اللہ مدینہ میں کوئی ایک ایسا فرد نہ تھا جو رویا نہ ہو اور جس کی چیخیں نہ نکل گئی ہوں بلکہ جوان عورتیں پردوں سے باہر نکل کر رو رہی تھیں۔وہ دن وفات رسول ﷺ کے دن کی مثل ہو گیا تھا۔حتی کہ بلال اذان سے فارغ ہوئے۔(اس کا اشارہ ہو چکا ہے)

ہاں اللہ کی قسم ان کے لئے ایسا حق تھا بلکہ اس سے بھی زیادہ۔وہ جدا ہوئے تھے اس ذات سے جسے اللہ نے رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا تھا۔ابھی تک انکے جدائی کے زخم مندمل نہیں ہوئے تھے۔بلکہ آج ہم جب آپ کی وفات کا واقعہ پڑھتے ہیں تو خوب روتے ہے حالانکہ آپ ﷺ کے وصال کو ۱۴ صدیاں گزر چکی ہیں اور ہمیں آپ ﷺ کے چہرہ کی رویت بھی نصیب نہیں ہوئی۔تو کیا حال ہو گا اس کا جسے آپکا دیدار نصیب ہوا۔آپ کی خدمت میں رہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے
انکی یاد حاصل ہوتی ہے نصیب سے

marfat.com

صلی اللہ علیہ وعلی الہ وذریۃ وصحبتہ اجمعین

معمول کی ذکریات میں سے کچھ وہ ہیں جن کا ذکر زادالمسلم جلد چہارم میں ہے کہ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی تھی جس کے ساتھ وہ محبت کرتے تھے۔ محبت میں شدت آگئی تو آپ نے اسے آزاد کردیا۔ اور فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ ہرگز نیکی نہ پاسکو گے یہاں تک کہ خرچ کرو اس سے جس سے تم محبت کرتے ہو پھر اپنے غلام سے اس کی شادی کردی اس سے بیٹا پیدا ہوا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیٹے کو پکڑتے اس کا بوسہ لیتے پھر فرماتے کیا ہی عمدہ ہے۔ فلانہ کی خوشبو (اشارہ اس لونڈی کی طرف ہوتا۔ اور یہ بیٹا اسکی نشانی سمجھتے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب نبی کریم ﷺ کا ذکر کرتے تو رو پڑتے۔ زادالمسلم جلد چہارم کے آخر میں حدیث پاک کے ماتحت کہ ’’عبداللہ بہت اچھے آدمی ہیں‘‘۔ بیہقی کی زہد میں سند صحیح کے ساتھ عمر بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر سے روایت ہے۔ میں نے سنا اپنے باپ سے فرماتے تھے۔ عبداللہ بن عمرؓ کے پاس جب بھی رسول اللہ ﷺ کا ذکر آتا رو پڑتے اور آپ کے مزار شریف کے پاس سے گزرتے تو شدت غم سے آنکھیں بند کر لیتے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ہر مسجد جس میں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی۔ اسمیں آثار رسول ﷺ تلاش کرتے اور آپ اپنی سواری ہر اس راستے میں چلاتے جس راستہ میں رسول اللہ ﷺ کو اپنی سواری چلاتے ہوئے دیکھا تھا۔

اسی محبت کو شاعر نے یوں بیان کیا۔

marfat.com

میرا خلیل جدھر گیا نظر میری ادھر گئی

جہاں وہ اتر گیا میری سواری اُتر گئی

آج مشرق و مغرب میں کوئی ایک بھی ایسا مسلمان نہیں ہوگا جو آثار رسول ﷺ میں سے کئی شے کو دیکھے مگر اسے خوشی و مسرت حاصل نہ ہو اور اس کی تعظیم و احترام نہ کرے۔ ہم میں سے ہر آدمی اپنے والدین، برادران اور احباب کے آثار کی حفاظت کرتا ہے ان کی محبت کی وجہ سے ہم میں سے بہت ایسے ہیں جو اپنے دوست سے ھدیہ طلب کر تے ہیں کہ یادگار رہے گا اور اسمیں کبھی زیادتی کا عمل نہ ہوگا۔ یہ عام معمول کی یادگار کی بات ہے۔ تو آثار نبویہ کا کیا مقام ہوگا۔

سابقہ بیان کی تلخیص

یہ تفصیلی بیان ہو چکا کہ صحابہ کرام آثار رسول ﷺ سے برکت حاصل کرنے میں کس قدر اہتمام فرماتے اور اس پر انکی کس قدر شدید حرص تھی۔ قلوب کو منور کرنے اذھان کو مزید آگاہ کرنے کیلئے ہم سابقہ بیان کی تلخیص بیان کرتے ہیں۔ و باللہ التوفیق۔

۱۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنھا زوجہ نبی ﷺ نے حضور ﷺ کے موئے مبارکہ میں سے چند سرخ رنگ کے موئے مبارکہ ایک خوبصورت ڈبیا میں محفوظ کئے ہوئے تھے۔ ان سے برکت حاصل کرنے کیلئے اور وہ بیمار لوگوں کے لئے وہ شفا تھے۔ وہ ان سے برکت حاصل کرتے اور شفا حاصل کرتے۔ کبھی پانی کے پیالے میں وہ موئے مبارک ڈالتے اور پانی پی لیتے کبھی بڑے ٹب میں وہ موئے مبارکہ والی ڈبی ڈال دیتے اور بیمار لوگ ٹب میں بیٹھ

marfat.com

تبرك الصحابة

بآثار رسول الله صلى الله عليه وسلم

وبيان فضله العظيم

تأليف

العلامة المحقق المؤرخ الباحث الشيخ

محمد طاهر بن عبد القادر بن محمود الكردي

المكي الخطاط

حقوق الطبع محفوظة له ولولده

الطبعة الأولى

سنة ١٣٨٥ هـ - ١٩٦٦ م

مطبعة المدني

٦٨ شارع العباسية - بالقاهرة

marfat.com

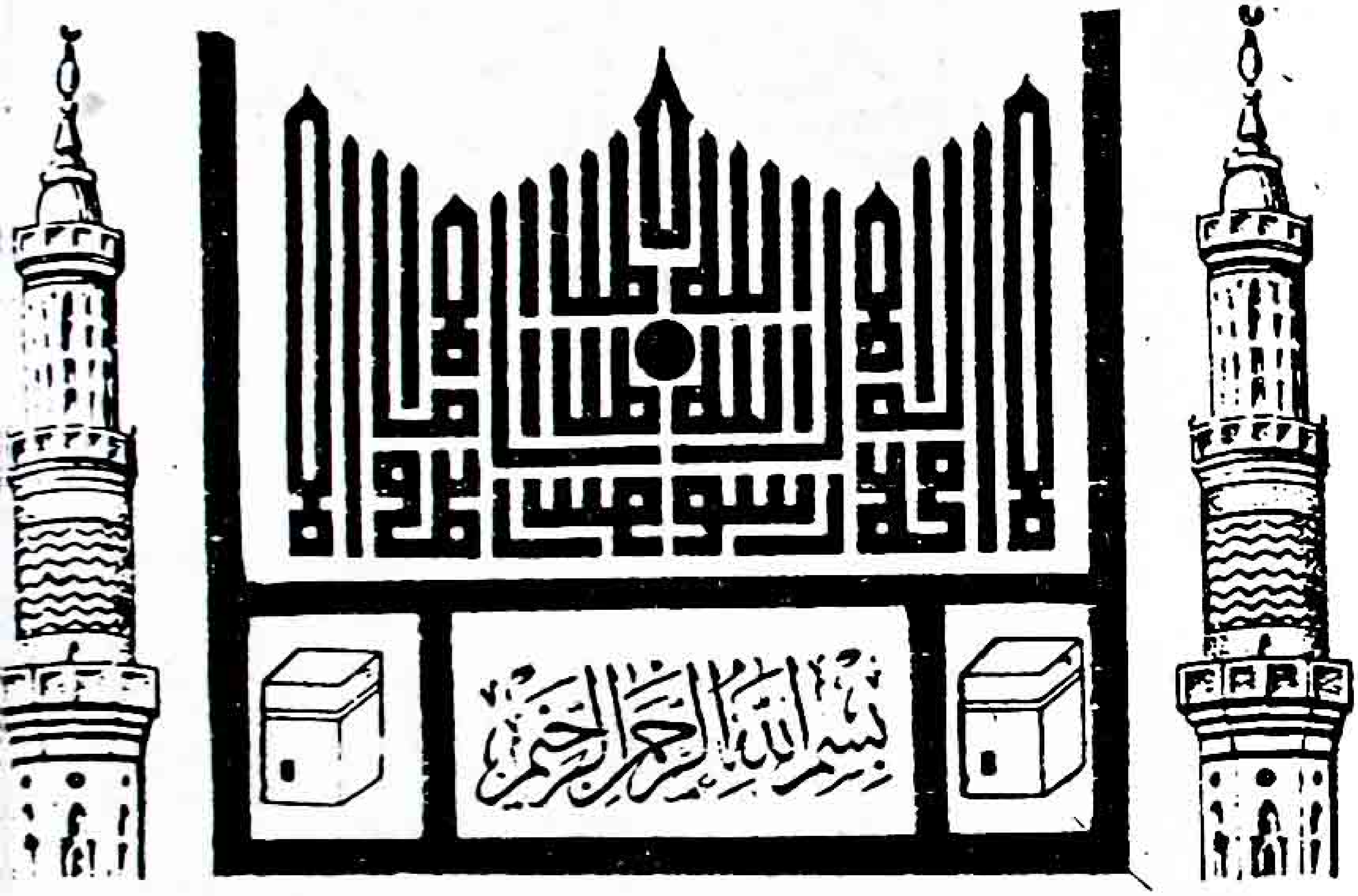

الحمد لله رب العالمين ، والصلاة والسلام على خاتم الأنبياء والمرسلين ، وعلى آله وأصحابه وأتباعه أجمعين (وبعد) فهذه رسالة فريدة ، في موضوعها وافية ، لصدور المؤمنين شافية ، جمعت فيها كثيراً من الأحاديث الصحيحة في تبرك الصحابة رضى الله عنهم بآثار رسول الله صلى الله عليه وسلم ، وما جاء من آيات الذكر الحكيم تنويهاً بفضله العظيم ورفع ذكره وعظم قدره صلى الله عليه وسلم .

كيف وقد فضله الله تعالى على العالمين وختم به الأنبياء والمرسلين . وخصه بالمقام المحمود يوم الدين . وفضل أمته تكريماً له على الأمم السابقين راجياً من المولى الكريم أن ينفع بها من تلقاها بقلب سليم وأن يجزل في المثوبة عليها حتى أسعد في الجنة بالجوار الكريم وذلك هو الفوز العظيم إنه أكرم مسئول .

* * *

واعلم - أرشدك الله - أن التبرك بآثار الأنبياء صلوات الله وسلامه

marfat.com

عليهم أجمعين سنة مأثورة عند المؤمنين منذ القدم لما لهم من الفضل على سائر الأمم والكرامة عند الله تعالى .

روى أنه فى عهد الخليفة العباسى المتقى لله إبراهيم بن المقتدر سنة ٣٣١ إحدى وثلاثين وثلثمائة هجرية أرسل إليه ملك الروم كتاباً يطلب فيه منديلا محفوظاً فى كنيسة الرهبان يزعمون أن المسيح عليه السلام مسح به وجهه فصارت صورة وجهه فيه . وقال للخليفة إن أرسلت هذا المنديل أطلقت لك عشرة آلاف أسير من المسلمين وأحضر الخليفة الفقهاء واستفتاهم فأفتوا بأن يرسل إليه هذا المنديل ففعل وأطلق سراح الأسرى المسلمين (راجع تاريخ الخميس) .

ولا شك أن آثار رسول الله صلى الله عليه وسلم صفوة خلق الله وأفضل النبيين أثبت وجوداً وأشهر ذكراً وأظهر بركة فهى أولى بذلك وأحرى ، وقد شهدها الجم الغفير من أصحابه وأجمعوا على التبرك بها والاهتمام بجمعها وهم الهداة المهديون والقدوة الصالحون فتبركوا بشعراته صلى الله عليه وسلم وبفضل وضوئه وبعرقه وبثيابه وآنيته وبمس جسده الشريف وبغير ذلك مما عرف من آثاره الشريفة التى صحت بها الأخبار عن الأخيار .

فلا جرم أن كان التبرك بها سنة الصحابة رضى الله عنهم ، واقتفى لآثارهم فى ذلك من نهج نهجهم من التابعين وصلحاء المؤمنين .

وقد وقع التبرك ببعض آثاره صلى الله عليه وسلم فى عهده وأقره ولم ينكر عليه فدل ذلك دلالة قاطعة على مشروعيته ولو لم يكن مشروعاً لنهى عنه صلى الله عليه وسلم وحذر منه .

وكما تدل الأخبار الصحيحة وإجماع الصحابة على مشروعيته تدل على قوة إيمان الصحابة وشدة محبتهم وموالاتهم ومتابعتهم للرسول الأعظم صلى الله عليه وسلم على حد قول الشاعر :

marfat.com

أمرُّ على الديار ديار سلمى أُقبّل ذا الجدارَ وذا الجدارا
وما حبُّ الديار شغفنَ قلبي ولكن حبُّ من سكن الديارا

* * *

وسيرى القارىء في هذه الرسالة الوقائع المعيّنة التي جاءت بها الأحاديث الصحيحة الدالة على تبرك الصحابة ومن بعدهم بالآثار النبوية الشريفة ، ومنها ما روى في غزوة بدر أنه بينما الرسول صلى الله عليه وسلم بين الصفوف يعدلها بقضيب في يده إذ مر بسواد بن غزية حليف بني النجار وهو خارج عن الصف فدفعه بالقضيب في بطنه وقال له استقم ياسواد فقال سواد أوجعتني يارسول الله وقد بعثت بالحق والعدل فأقدني من نفسك فكشف رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بطنه وقال استقِدْ يا سواد فاعتنقه سواد وقبّل بطنه وقال صلى الله عليه وسلم ما حملك على ذلك ، فقال يارسول الله قد حضر ما ترى فأردت أن يكون آخر العهد أن يمس جلدي جلدك ، فدعا له صلى الله عليه وسلم .

فانظر إلى هذا الاعتقاد الراسخ والحب العظيم من الصحابة لهذا النبي الكريم عليه أفضل الصلاة وأتم التسليم .

* * *

بل إن الحب لذات رسول الله صلى الله عليه وسلم بدا في الناس منذ نشأته بينهم فلقد جمع صلى الله عليه وسلم من الصفات العالية والشمائل الحميدة السامية والفضائل العظيمة التي سنذكر شيئاً منها في آخر هذه الرسالة إن شاء الله تعالى ، ما حبّبه إلى قلوب جميع قومه من قريش ، حتى لقد كانوا يسمونه في شبابه « الأمين » فلما بعثه الله تعالى إلى الناس كافة ليخرجهم من الظلمات إلى النور ، وأيده الله تعالى بالمعجزات الباهرة ، ازداد المؤمنون له حباً ، وبه تعلقاً ، وكيف لا وهو رسول الله وخليل الله وصفي الله صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم

marfat.com

إنه حبٌ عميق ، وتوقيرٌ عظيم مشهودٌ ، ولذلك لما أرسلت قريش رسول الله صلى الله عليه وسلم في صلح الحديبية رسولهم عروة بن مسعود الثقفي سيد أهل الطائف ، ورأى عروة مايصنع الصحابة رضوان الله عليهم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فإنه كان لا يتوضأ وضوءاً إلا كادوا يقتتلون عليه يتمسحون به وإذا تكلموا خفضوا أصواتهم عنده ولا يحدُّون النظر إليه – رجع عروة إلى قريش وقال لهم والله يامعشر قريش جئت كسرى في ملكه وقيصر في عظمته فما رأيت ملكاً في قومه مثل محمد في أصحابه ، ولقد رأيت قوماً لا يسلمونه لشيء أبدا فانظروا رأيكم فإن عرض عليكم رشداً فاقبلوا ماعرض عليكم فإني لكم ناصح ، مع أني أخاف أن لا تنصروا عليه .

أحب الصحابة رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا الحب العظيم ، الخالص الصادق ، وأحبه المؤمنون في كل زمان ومكان أكثر من محبتهم لأنفسهم وأولادهم وأموالهم وآثروه على كل شيء محبوب وحرصوا على ما عرف من آثاره للتبرك بها .

ومن ذلك ماسنقصّه في هذه الرسالة في ستة فصول وخاتمة ليكون القارىء على بصيرة في أمرها وتكون له نوراً على نور .

* * *

نسأل الله الهداية والتوفيق لأقوم طريق والحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين .

كتبه

محمد طاهر بن عبد القادر الكردي

المكي الخطاط بمكة المكرمة

غرة ربيع الثاني سنة ١٣٧٤ هـ

marfat.com

الفصل الأول

فى تبرك الصحابة بآثار الرسول صلى الله عليه وسلم

لقد حرص أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم على آثاره الشريفة وكانوا يتبركون بها حتى إنهم كادوا يقتتلون على ما يتقاطر من أعضائه عليه الصلاة والسلام من الماء إذا توضأ وهو يرى ذلك ويقرهم عليه فكان ذلك دليلا على جواز التبرك به شرعا .

روى الشيخان فى صحيحيهما عن أبى موسى الأشعرى رضى الله عنه أنه قال : كنت عند النبى صلى الله عليه وسلم وهو نازل بالجعرانة بين مكة والمدينة ومعه بلال ، فأتى النبىَّ صلى الله عليه وسلم أعرابىّ فقال ألا تنجزُ لى ما وعدتنى فقال له أبشر ، فقال قد أكثرت علىّ من أبشر ، فأقبل على أبى موسى وبلال كهيئة الغضبان فقال « ردَّ البشرى فاقبلا أنتما » قالا قبلنا ثم دعا بقَدَح فيه ماء فغسل يديه ووجهه فيه ومجَّ فيه ، ثم قال اشربا منه وأفرِغَا على وجوهكما ونحوركما وأبشرا ، فأخذا القدح ففعلا ، فنادت أم سلَمة من وراء الستر أن أفضِلا لأمكما فأفضَلا لها منه طائفة » .

« أخرجه البخارى فى كتاب المغازى فى غزوة الطائف ، وأخرجه مسلم فى كتاب فضائل الصحابة فى باب فضائل أبى موسى - الخ » .

وكذلك كانوا رضى الله عنهم يتبركون بنُخَامته وفضل وَضُوئه وبشعره وبقَدَحه الذى كان يشرب فيه وآنيته صلى الله عليه وسلم . ففى كتاب الشروط من صحيح البخارى فى قصة صلح الحديبية أنه كان إذا تنخم عليه الصلاة والسلام أخذ الصحابة نخامته ودلكوا بها وجوههم وجلودهم وهو ينظر إليهم ،

marfat.com

وإذا توضأ كادوا يقتتلون على وَضوئه . والوضوء « بفتح الواو » ما تقاطر من ماء وُضوئه عن أعضائه الشريفة .

وأخرج البخاري في صحيحه في « باب خاتم النبوة » بإسناده إلى الجُعَيد ابن عبد الرحمن قال سمعت السائب بن يزيد قال ذَهَبَتْ بي خالتي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إن ابن أختي وقع فمسح رأسي ودعا لي بالبركة وتوضأ فشربت من وَضوئه الخ ، ومحل الاستدلال منه قول الصحابي فشربت من وَضوئه .

وأخرج البخاري أيضا في « باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم » عن أبي جُحَيفة وهب بن عبد الله السُّوائي قال وقام الناس فجعلوا يأخذون يديه فيمسحون بهما وجوههم قال فأخذت بيده فوضعتها على وجهي فإذا هي أبرد من الثلج وأطيب رائحة من المسك .

وأخرج البخاري في « باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم » أيضا بإسناده إلى أبي جُحَيفة المذكور قال دفعت إلى النبي صلى الله عليه وسلم وهو بالأبطح في قبة كان بالهاجرة فخرج بلال فنادى بالصلاة ثم دخل فأخرج فضل وَضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم فوقع الناس عليه يأخذون منه ـ الحديث وكانوا يجمعون الماء الذي توضأ به في إناء للتبرك به لكونه مسَّ جسده الشريف وهذا الحديث أخرجه البخاري أيضا في كتاب الوضوء في « باب استعمال فضل وَضوء الناس » .

وأخرج البخاري أيضا في كتاب اللباس في « باب القبة الحمراء من أَدَم » بإسناده إلى أبي جُحَيفة قال : أتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو في قبة حمراء من أدم (جلد) ورأيت بلالا أخذ وَضوء النبي صلى الله عليه وسلم والناس يبتدرون الوَضوء فمن أصاب منه شيئا تمسّح به ومَن لم يصب منه شيئًا أخذ من

marfat.com

بكال بذ صاحبه وهو بمعنى حديث أبى جحيفة السابق . وقد أخرجه البخارى أيضا فى كتاب الصلاة فى « باب الصلاة إلى العَنَزَة وباب السُّترة بمكة » .

وفى الصحيح : أنه صلى الله عليه وسلم كان إذا حلق رأسه دفع شَعره إلى بعض أصحابه كأبى طلحة الأنصارى يفرّقه على أصحابه للتبرك به .

أخرج البخارى عن أنس بن مالك رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما حلَق رأسه كان أبو طلحة أول من أخذ من شعره ، وأخرجه أبو عَوانة فى صحيحه ولفظه إن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر الحلاّق فحلق رأسه ودفع إلى أبى طلحة الشِّق الأيمن ثم حلَق الشق الآخر فأمره أن يقسّمه بين الناس .

ورواه مسلم من طريق ابن عيينة عن هشام بن حسان عن ابن سيرين بلفظ « لما رمى الجمرة ونحر نُسُكَه ناول الحلاَّق شقه الأيمن فحلقه ثم دعا أبا طلحة فأعطاه إياه ثم ناوله الشِّق الأيسر فحلَقه فأعطاه أبا طلحة فقال اقسمه بين الناس .

وله من رواية حفص بن غياث أنه قسم الأيمن فيمن يليه ، وفى لفظ فوزّعه بين الناس الشَّعرةَ والشعرتين وأعطى الأيسر أم سليم ، وفى لفظ وأعطى الأيسر أبا طلحة .

« فإن قيل » فى هذه الروايات شبه تدافع « فالجواب » أنه لا تدافع إذ يجمع بينها بأنه ناول أبا طلحة كلا من الشقين ، فأما الأيمن فوزّعه أبو طلحة بأمره بين الناس ، وأما الأيسر فأعطاه لأم سليم زوجته بأمر رسول الله عليه الصلاة والسلام أيضا ، وزاد أحمد فى رواية له لتجعله فى طيبها فأمره عليه الصلاة والسلام بتفريق شعره بين أصحابه للتبرك به .

وحرصهم على ذلك وازدحامهم عليه حتى ينال منه أحدهم الشعرة

marfat.com

والشعرتين فيه أقوى دليل على أن التبرك بآثاره صلى الله عليه وسلم كان أمرا مطردا شائعا بين أصحابه رضى الله عنهم سائغا شرعا لإقرارهم عليه .

فلا ينكره إلا من لم تخالط بشاشة الإيمان قلبه. انتهى من زاد المسلم بزيادة

وجاء فى تاريخ الخميس : وفى منهاج النووى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أتى منىً « أى فى حجة الوداع » ثم أتى الجمرة ولم يزل يلبى حتى رمى ثم أتى منزله بمنى ونحر ثم قال للحلاق خُذ وأشار إلى جانبه الأيمن ثم الأيسر ثم جعل يعطيه الناس .

وفى المناسك للكرمانى أن النبى صلى الله عليه وسلم لما رمى جمرة العقبة رجع إلى منزله بمنى ثم دعا بذبائح فذبح ثم دعا بالحلاق فأعطاه شِقَّه الأيمن فحلقه ثم دفعه إلى أبى طلحة ليفرقه بين الناس ، ثم أعطاه شِقه الأيسر فحلقه ثم دفعه إلى أبى طلحة ليفرقه بين الناس ، قيل وأصاب خالد بن الوليد شعرات من شعرات ناصيته صلى الله عليه وسلم .

وفى الشفاء كانت شعرات من شَعره عليه السلام فى قَلَنسُوَة خالد فلم يشهد بها قتالا إلا رزق النصر . انتهى من تاريخ الخميس .

/ وأخرج البخارى فى صحيحه أثناء كتاب الوضوء فى « باب الماء الذى يغسل به شعر الإنسان » بإسناده إلى ابن سيرين قال قلت لعبيدة عندنا من شَعر النبى صلى الله عليه وسلم أصبناه من قِبل أنس أو من قِبل أهل أنس فقال لأن تكون عندى شعرة منه أحب إلىَّ من الدنيا وما فيها كذا فى لفظ البخارى ، وأخرجه الاسماعيلى وفى روايته أحب إلىّ من كل صفراء وبيضاء .

ومما هو معلوم فى السنة من تبرك أصحابه بشعره الشريف وبجميع ما خالط جسده الشريف ما ثبت من جعل خالد بن الوليد بعض شعره عليه الصلاة والسلام فى قلنسوته فكان يدخل بها فى الحرب ويستنصر ببركته عليه الصلاة

marfat.com

والسلام ، ولما سقطت عنه قلنسوته يوم اليمامة شدّ عليها شدّةً حتى أخذها فأنكر عليه بعض الصحابة ذلك قبل علمهم بما فيها من شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم لظنهم أنه خاطر بنفسه على قلنسوة لا قيمة لها فقال خالد إنى لم أفعل ذلك لقيمة القلنسوة لكن كرهت أن تقع بأيدى المشركين وفيها من شعر النبى عليه الصلاة والسلام فرَضُوا عنه وأثنوا عليه .

وأخرج البخارى أيضاً فى كتاب اللباس فى « باب مايذكر فى الشَّيب » بإسناده إلى إسرائيل بن يونس عن عثمان بن عبد الله بن مَوْهَب مولى آل طلحة أنه « قال أرسلنى أهلى إلى أم سَلَمَة زوج النبى صلى الله عليه وسلم بقَدَح من ماء « وقبضَ إسرائيل ثلاث أصابع » من فِضَّةٍ فيه شَعر من شعر النبى صلى الله عليه وسلم وكان إذا أصاب الإنسانَ عينٌ أو شىء بعث إليها مِخْضَبَه فاطّلعت فى الجُلْجُل فرأيت شعرات حُمْراً » .

قوله "وقبضَ إسرائيل ثلاث أصابعَ إشارة إلى صغر القدح وقال الكرمانى هو إشارة إلى عدد إرسال عثمان المذكور إلى أم سلمة ، وقوله من فضة بكسر الفاء وضاد معجمة بيان لجنس القدح وهذا الضبط ذكره الحميدى فى الجمع بين الصحيحين كما نقله ابن حجر ، وقوله فيه أى فى القدح وقوله مخضبه هو من جملة الآنية ، والجلجل بضم الجيمين هو شىء يشبه الجرس يتخذ من ذهب أو فضة أو نحاس ، يوضع فيه مايراد صيانته ، وهذا الحديث أخرجه ابن ماجه فى اللباس من سننه أيضاً .

قال فى الفتح والمراد أنه كان مَن اشتكى أرسل إناء إلى أم سلمة فتجعل فيه تلك الشعرات وتغسلها فيه وتعيده فيشربه صاحب الإناء أو يغتسل به استشفاء بها فتحصل له بركتها .

وقال القسطلانى والحاصل من معنى هذا الحديث أن أم سلمة كان عندها شعرات من شعر النبى صلى الله عليه وسلم حُمْرٌ محفوظة للتبرك فى شىء مثل

marfat.com

الجلجل ، وكان الناس يستشفون بها من المرض ، فتارة يجعلونها فى قدح من ماء ، ويشربونه وتارة فى إجانة من الماء فيجلسون فى الماء الذى فيه الجلجل الذى فيه تلك الشعرات الشريفة اهـ هكذا كان دأب الصحابة وتابعيهم رضوان الله عليهم أجمعين .

وجاء فى الجزء الخامس من كتاب « زاد المسلم » عند ترجمة أبى أيوب الأنصارى راوى الحديث الذى فى الصحيحين وهو « يهود تعذب فى قبورها » مانصه : وروى عن سعيد بن المسيب أن أبا أيوب أخذ من لحية رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئاً فقال لايصيبك السوء ياأبا أيوب ، وفيه أيضاً : روى ابن السكن من طريق صفوان بن هبيرة عن أبيه قال قال ثابت البنانى قال لى أنس بن مالك هذه شعرة من شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم . فضعها تحت لسانى قال فوضعتها تحت لسانه فدفن وهى تحت لسانه .

وأخرج أبو بكر بن أبى شيبة وابن أبى عاصم من طريق أبى الخير عن أبى رهم فى حديث عن أبى أيوب أنه قال : قلت يارسول الله كنت ترسل إلى بالطعام فانظر فأضع أصابعى حيث أرى أثر أصابعك حتى كان هذا الطعام ، قال أجل أن فيه بصلاً فكرهت أن آكل من أجل الملك وأما أنتم فكلوا ـ انتهى منه .

وكذلك كان الصحابة رضوان الله عليهم حريصين على الشرب من قدح النبى صلى الله عليه وسلم .

ففى صحيح البخارى من كتاب الأشربة فى أول « باب الشرب من قدح النبى صلى الله عليه وسلم وآنيته » أن عبد الله بن سلام الصحابى الذى هو ممن أوتى أجره مرتين قال لأبى بردة ألا أسقيك فى قدح شرب النبى صلى الله عليه وسلم فيه ، وقد أخرج البخارى فى هذا الباب بإسناده إلى سهل بن سعد الساعدى رضى الله تعالى عنه حديثاً قال فيه فأقبل النبى صلى الله عليه وسلم حتى

marfat.com

جلس فى سقيفة بنى ساعدة هو وأصحابه ثم قال اسقنا ياسهل فخرجت لهم بهذا القدح فأسقيتهم فيه ، قال أبو حازم فأخرج لنا سهل ذلك القدح فشربنا منه « تبركا برسول الله صلى الله عليه وسلم » قال ثم استوهبه عمر بن عبد العزيز بعد ذلك من سهل فوهبه له .

وهذا الحديث أخرجه مسلم أيضا فى الأشربة .

وأخرج البخارى فى هذا الباب بإسناده إلى عاصم الأحول قال رأيت قدح النبى صلى الله عليه وسلم عند أنس بن مالك ثم قال قال أنس لقد سقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فى هذا القدح أكثر من كذا وكذا ، وفى رواية مسلم لقد سقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بقدحى هذا الشراب كله . العسل والنبيذ والماء واللبن اهـ . والمراد بالنبيذ مالم يبلغ حد الاسكار .

وفى مختصر البخارى للقرطبى أن فى بعض نسخ البخارى القديمة مانصه قال أبو عبد الله البخارى رأيت هذا القدح بالبصرة وشربتُ فيه ، وكان اشترى من ميراث النضر بن أنس بثمانمائة ألف ، فقد كان هذا القدح محفوظا عند الصحابة والتابعين للتبرك بالشرب فيه ولم يسمع عن أحد من الصحابة ولا من أئمة التابعين إنكار ذلك ولا الاستخفاف به فكيف يقوم جاهل بالسنة أن هذا التبرك وشبهه منهى عنه أو خلاف الأفضل ، أحرى أن يوصف فاعله بالضلال أعاذنا الله تعالى منه .

وأخرج البخارى فى « باب شرب البركة والماء المبارك » بإسناده إلى جابر ابن عبد الله رضى الله تعالى عنهما قال قد رأيتنى مع النبى صلى الله عليه وسلم وقد حضرت العصر وليس معنا ماء غير فضلة فجعل فى إناء فأتى النبى صلى الله عليه وسلم به فأدخل يده فيه وفرّج أصابعه ثم قال حىّ على أهل الوضوء ، البركة من الله فلقد رأيت الماء يتفجر من بين أصابعه فتوضأ الناس وشربوا فجعلت

marfat.com

لاآلو ما جعلت في بطني منه فعلمت أنه بركة ، قال سالم بن أبي الجعد قلت لجابر كم كنتم يومئذ قال ألفا وأربعمائة ، وقوله لا آلو أي لا أقصر والمعنى أنه جعل يستكثر من شربه من ذلك الماء لأجل البركة .

وقول جابر فعلمت أنه بركة وإكثاره منه لأجل ذلك صريح في أن ماعليه سلف الأمة وخلفها من التبرك بآثار النبي صلى الله عليه وسلم وبكل مالا مسه أو نبع من بين أصابعه هو السنة التي يجب اتباعها والذب عنها وأن خلاف ذلك هو الضلال والإضلال ، فنسأل الله تعالى أن يميتنا على التمسك بسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم التي أقر عليها أصحابه وأمر بها ويختم لنا بالإيمان الخالص بجواره صلى الله عليه وسلم .

وأخرج مسلم في كتاب الفضائل من صحيحه في « باب قرب النبي صلى الله عليه وسلم من الناس وتبركهم به » عن أنس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا صلى الغداة جاء خدم المدينة بآنيتهم فيها الماء فما يؤتى بإناء إلا غمس يده فيه فربما جاءوه في الغداة الباردة فيغمس يده فيها .

وهذه أم أيمن بركة حاضنة رسول الله صلى الله عليه وسلم شربت بوله في كتاب الإصابة أخرج ابن السكن من طريق عبد الملك بن حسين عن نافع ابن عطاء عن الوليد بن عبد الرحمن عن أم أيمن قالت : كان للنبي صلى الله عليه وسلم فخارة يبول فيها بالليل فكنت إذا أصبحت صببتها فنمت ليلة وأنا عطشانة فغلطت فشربتها فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال : إنك لاتشتكي بطنك بعد يومك هذا ، والفخارة كجبانة : الجرة .

وعن ابن جريج قال أخبرتني حكيمة بنت أميمة عن أمها أميمة بنت رقيقة أن للنبي صلى الله عليه وسلم كان يبول في قدح من عيدان ويوضع تحت السرير فجاء ليلة فإذا القدح ليس فيه شيء ، فقال لامرأة يقال لها بركة كانت تخدم

marfat.com

أم حبيبة جاءت معهم من أرض الحبشة « البول الذى كان فى هذا القدح مافعلت به » قالت شربته يارسول الله .

وأم أيمن بركة هذه كانت لعبد الله بن عبد المطلب والد النبى صلى الله عليه وسلم فلما مات صارت لأمه آمنة بنت وهب ، فلما ولدت آمنة رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ماتوفى أبوه كانت أم أيمن تحضنه حتى كبر ، وقد ورثها صلى الله عليه وسلم من أمه آمنة ، فلما تزوج بخديجة رضى الله عنها أعتقها ثم أنكحها زيد بن حارثة فولدت له أسامة بن زيد ، وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : « أم أيمن أمى بعد أمى » وكان يزورها وكان أبو بكر وعمر يزورانها فى منزلها كما كان النبى صلى الله عليه وسلم يزورها — رضى الله تعالى عنها وعن الصحابة أجمعين .

وقال صاحب تاريخ الخميس فى الجزء الثانى : وفى الشفاء روى أن أم أيمن كانت تخدم النبى صلى الله عليه وسلم وكان له قدح من عيدان يوضع تحت سريره يبول فيه من الليل فبال فيه ليلة ثم افتقده فلم يجد فيه شيئاً فسأل بركة عنه فقالت قمت وأنا عطشانة فشربته وأنا لا أعلم فقال لن تشتكى وجع بطنك أبداً . وللترمذى لن تلج النار بطنك وصححه الدارقطنى وحمله الأكثرون على التداوى

وأخرج حسن بن سفيان فى مسنده والحاكم والدارقطنى وأبو نعيم والطبرانى من حديث أبى مالك النخعى يبلغه إلى أم أيمن أنها قالت قام رسول الله من الليل إلى فخارة فى جانب البيت فبال فيها فقمت من الليل وأنا عطشانة فشربت مافيها وأنا لا أشعر فلما أصبح النبى صلى الله عليه وسلم قال يا أم أيمن قومى فاهريقى مافى تلك الفخارة قلت قد والله شربت مافيها قالت فضحك النبى حتى بدت نواجذه ثم قال أما والله لايجعن بطنك أبداً .

وعن ابن جريج قال أخبرت أن النبى صلى الله عليه وسلم كان يبول فى قدح

marfat.com

من عيدان ثم يوضع تحت سريره فجاء فإذا القدح ليس فيه شيء فقال لامرأة يقال لها بركة كانت تخدم أم حبيبة جاءت معها من أرض الحبشة أين البول الذى كان فى القدح قالت شربته قال صحة يا أم يوسف فما مرضت قط حتى كان مرضها الذى ماتت فيه .

وروى أبو داود عن ابن جريج عن حليمة عن أمها أميمة بنت رقيقة وصحح ابن دحية أنهما قصتان وقعتا لامرأتين ، وصحح أن بركة أم يوسف غير بركة أم أيمن وهو الذى ذهب إليه شيخ الإسلام البلقينى وقال النبى صلى الله عليه وسلم : أم أيمن أمى بعد أمى ، وكان يزورها ثم أبو بكر ثم عمر ، انتهى — من تاريخ الخميس .

وهذا سالم الحجام أحد الصحابة رضى الله تعالى عنهم ... صلى الله عليه وسلم وشرب دم الحجمة — ...

أما علمت أن الدم أكله حرام .

وأخرج البخارى فى كتاب الأدب فى « باب حسن الخلق والسخاء » بإسناده إلى سهل بن سعد رضى الله عنه قال : جاءت امرأة إلى النبى صلى الله عليه وسلم ببردة فقال سهل للقوم أتدرون ما البردة ، فقال القوم هى شملة فقال سهل هى شملة منسوجة فيها حاشيتها ، فقالت المرأة يارسول الله أكسوك هذه فأخذها النبى صلى الله عليه وسلم محتاجا إليها فلبسها فرآها عليه رجل من الصحابة فقال : يارسول الله ما أحسن هذه فاكسنيها فقال نعم ، فلما قام النبى صلى الله عليه وسلم لامه أصحابه فقالوا ما أحسنت حين رأيت النبى صلى الله عليه وسلم أخذها محتاجا إليها ثم سألته اياها وقد عرفت أنه لا يسئل شيئا فيمنعه فقال رجوت بركتها حين لبسها النبى صلى الله عليه وسلم لعلى أكفن فيها .

وقد أخرج البخارى هذا الحديث فى الجنائز أيضاً فى باب « من استعد

الكفن » ، والصحابى الذى سأل البردة ليكفن فيها تبركا بها هو عبد الرحمن ابن عوف كما أفاده ابن حجر فى المقدمة قائلا رواه الطبرانى ، وقيل هو سعد ابن أبى وقاص وكل منهما من العشرة المبشرين بالجنة السابقين للاسلام .

وجاء فى كتاب سيرة خير العباد « المجردة من زاد المعاد » مانصه وفى صحيح مسلم عن أسماء بنت أبى بكر قالت هذه جبة رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فأخرجت جبة طيالسة خسروانية لها لبنة ديباج وفرجاها مكفوفان بالديباج فقالت هذه كانت عند عائشة حتى قبضت فلما قبضت قبضتُها ، وكان النبى صلى الله عليه وسلم يلبسها فنحن نغسلها للمريض يستشفى بها انتهى .

وجاء فى شرح كتاب « زاد المسلم » بصحيفة ٢١٢ من الجزء الرابع مانصه : قال صاحب العقد الفريد فى شأن وفاة معاوية رضى الله تعالى عنه لما ثقل معاوية ويزيد غائب . أقبل يزيد فوجد عثمان بن محمد بن أبى سفيان جالسا فأخذ بيده ودخل على معاوية وهو يجود بنفسه ، فكلمه يزيد فلم يكلمه فبكى يزيد ثم قال معاوية أى بنى أن أعظم ما أخاف الله فيه ما كنت أصنع بك ، يابنى إنى خرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان إذا مضى لحاجته وتوضأ أصب الماء على يديه فنظر إلى قيص لى قد انخرق من عاتقى فقال لى يامعاوية ألا أكسوك قيصا قلت بلى ، فكسانى قيصا لم ألبسه إلا لبسة واحدة وهو عندى ، واجتز ذات يوم فأخذت جزازة شعره وقلامة أظفاره فجعلت ذلك فى قارورة ، فإذا مت يابنى فاغسلنى ثم أجعل ذلك الشعر والأظفار فى عينى ومنخرى وفمى ثم أجعل قيص رسول الله صلى الله عليه وسلم شعارا من تحت كفنى ، إن نفع شىء نفع هذا . اه .

وهذا كعب بن زهير رضى الله تعالى عنه كان شديد الحرص على المحافظة على البردة التى أعطاها له رسول الله صلى الله عليه وسلم ، وقصته مشهورة نختصرها فيما يأتى .

marfat.com

كان كعب من فحول الشعراء ، وكان ممن هجا النبى صلى الله عليه وسلم قبل الإسلام ، فلما كان يوم الفتح خرج ناس هاربين ومن جملتهم كعب وأخوه بُجير الذى كان شاعرا أيضاً ، ثم إن بجيرا أتى النبى صلى الله عليه وسلم بالمدينة فسمع كلامه وآمن به وأقام عنده ، فبلغ ذلك كعبا فشق عليه إسلام أخيه بجير فكتب إليه بأبيات يعتب عليه ويلومه .

وأولها :

ألا بلغا عنى بجيراً رسالةً فهل لك فيما قلت ويحك هل لكا

فلما وقف بجير عليها أخبر بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عليه الصلاة والسلام من لقى منكم كعب بن زهير فليقتله وذلك عند انصرافه من غزوة الطائف التى كانت بعد فتح مكة .

ثم إن بُجيراً كتب لأخيه كعب كتابا فيه أربعة أبيات :

أولها :

من مبلغ كعبا فهل لك فى التى تلوم عليها باطلا وهو أحزم

وكتب يقول له إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أهدر دمك فإن كان لك فى نفسك حاجة فصر إليه فإنه يقبل من أتاه تائبا ولا يطالبه بما تقدم الإسلام — فأشفق كعب على نفسه وقال قصيدة يمدح بها رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم خرج إلى المدينة يريد الإسلام ، فلما وصل إليها نزل على رجل من جهينة كان بينه وبينه معرفة ، فأتى به إلى المسجد ثم أشار إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقم إليه واستأمنه فقام كعب إلى النبى عليه الصلاة والسلام حتى جلس بين يديه فوضع يده فى يده ، وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يعرفه ، ثم قال يارسول الله

marfat.com

إن كعب بن زهير قد جاء ليستأمن منك تائبا مسلما فهل أنت قابل منه إن أنا جئتك به ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم ، فقال يارسول الله أنا كعب بن زهير ، فقال الذي يقول ما قال ثم أقبل على أبي بكر فاستنشده الشعر فأنشده أبو بكر « سقاك بها المأمون كأسا رَوِيَّةً » فقال كعب لم أقل هكذا وإنما قلت :

سقاك أبو بكر بكأس روية　　فأنهلك المأمون منها وعلكا

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مأمون والله — فوثب إليه رجل من الأنصار فقال يارسول الله دعني وعدو الله أضرب عنقه ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعه عنك فقد جاءنا تائبا نازعا « أي خارجا من الكفر » ثم أنشد كعب بن زهير قصيدته « بانت سعاد » بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يسمع فلما وصل إلى قوله :

إن الرسول لَسيفٌ يستضاء به　　مهنَّدٌ من سيوف الله مسلولُ

ألقى عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم بردته التي كانت عليه .

ولقد بذل معاوية بن أبي سفيان لكعب في هذه البردة عشرة آلاف من الدراهم ، فقال كعب ما كنت لأوثر بثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم أحداً ، فلما مات كعب بعث معاوية إلى ورثته بعشرين ألفا من الدراهم فأخذها منهم ، وهي البردة التي كانت عند السلاطين ، قال ابن قانع عن ابن المسيب إنها التي يلبسها الخلفاء في الأعياد ، لكن قال الشامي ولا وجود لها الآن لأن الظاهر أنها فقدت في وقعة التتار . انتهى من شرح قصيدة بانت سعاد

marfat.com

وفى صحيح مسلم : أنه صلى الله عليه وسلم وجد أم سليم تجمع عرقه الشريف فتعصره فى قواريرها لما نام عندها فى بيتها ، فلما استيقظ قال ما تصنعين يا أم سليم ، فقالت يا رسول الله نرجو بركته لصبياننا ، فقال لها أصبت .

فقد أخرج مسلم ذلك بثلاثة أسانيد : فى « باب طيب عرق النبى صلى الله عليه وسلم » ـ انتهى كل ذلك نقلا من زاد المسلم .

* * *

نقول : إن ما تقدم من احتفاظ الصحابة رضى الله تعالى عنهم أجمعين بآثار رسول الله صلى الله عليه وسلم للتبرك لا يستغرب فإنه رسول الله وخليل الله وحبيب الله وأكرم الخلق على الله وهو أجمع بشر فى الوجود للخير والبركة فكيف لا يتبرك بكل آثاره وقد كان أحب إلى أصحابه من أنفسهم وأولادهم وأموالهم ، وكل آثاره أحب إليهم من أولئك .

وهذا بلال رضى الله عنه لما قدم من الشام إلى المدينة بعد وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم ، طلبوا منه أن يؤذن لهم كما كان يؤذن فى حياته عليه الصلاة والسلام ، واجتمع أهل المدينة رجالهم ونساؤهم وصغارهم وكبارهم ليستمعوا إلى أذانه ، فلما قال الله أكبر الله أكبر صاحوا وبكوا جميعا ، ولما قال أشهد أن لا إله إلا الله ضجوا جميعا ، ولما قال أشهد أن محمدا رسول الله لم يبق فى المدينة أحد إلا بكى وصاح ، وخرجت العذارى والأبكار من خدورهن يبكين ، وصار كيوم موت رسول الله صلى الله عليه وسلم كل ذلك لتذكرهم ذلك العهد النبوى الزاهر الأنور .

وهذا عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما ما ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا بكى ولا مرّ على ربعه إلا غمض عينيه ، كما ذكره البيهقى فى الزهد بسند صحيح ، ولقد كان ابن عمر يتتبع آثاره صلى الله عليه وسلم فى كل مسجد صلى فيه ، وكان يعترض براحلته فى طريق رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم

marfat.com

عرض ناقته فيه ، وكان لا يترك الحج فكان إذا وقف بعرفة يقف فى الموقف الذي وقف فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم .

أخرج مالك فى موطئه فى « باب ما جاء فى الدعاء » : أن عبد الله بن عمر رضى الله عنهما جاء القرية لبنى معاوية ، وهى قرية من قرى الأنصار فقال هل تدرون أين صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم من مسجدكم هذا ، فقال له عبد الله بن عبد الله بن جابر بن عتيك نعم وأشار إلى ناحية منه . . . الحديث .

وقد ورد أن الصحابة رضوان الله تعالى عليهم كانوا يطلبون النبى صلى الله عليه وسلم للصلاة فى بيوتهم ، فقد أخرج البخارى فى كتاب الصلاة حديث طلب عتبان بن مالك منه عليه الصلاة والسلام أن يصلى له فى مكان من بيته ليتخذه مصلى لما ضعف بصره وخاف من حيلولة السيل بينه وبين المسجد النبوى لجاءه النبى صلى الله عليه وسلم فى بيته وقال اين تحب أن أصلى لك ، فأشار إليه ناحية من بيته فصلى فيه فصفوا خلفه كما هو فى الصحيح مستوفى .

الفصل الثانى

فى صفة نعال رسول الله صلى الله عليه وسلم

لقد تكلمنا فى كتابنا مقام إبراهيم السلام وفى كتابنا التاريخ القويم لمكة وبيت الله الكريم – عن قدمى أبى الأنبياء ابراهيم الخليل عليه الصلاة والسلام، ونتكلم هنا عن صفة نعل نبينا صلى الله عليه وسلم وهو من الآثار النبوية :– روى الإمام أحمد فى كتاب الزهد : أنه صلى الله عليه وسلم كان يكره أن يطلع من نعليه شىء عن قدميه قال المناوى: أى يكره أن يزيد النعل على قدر القدم أو ينقص اهـ نقول : – وهذا يدل على عظيم حسن الذوق ورقة الإحساس والمعرفة التامة وحسن الاختيار ، فهو صلى الله عليه وسلم أكمل الناس خلقا وخلقاً ودينا وعقلا

marfat.com

وهو المقتدى به فى كل شىء فى الأفعال والأقوال وفى أمور الدين والدنيا .

وروى البخاري ومسلم عن ابن عمر رضى الله تعالى عنهما أنه قال « كان صلى الله عليه وسلم يلبس النعال السِّبتية ويصفر لحيته بالورس والزعفران ، قال العزيزى فى شرحه على الجامع الصغير السبتية بكسر السين المهملة نسبة إلى السبت وهو القطع أى المدبوغة التى حلق شعرها ـ اهـ

وفى القسطلانى: النعال السبتية بكسر السين المهمله وسكون الموحدة وكسر الفوقية وتشديد التحتية : المدبوغة بالقرظ أو التى سبت ماعليهامن الشعرأى حلق اهـ وفى القاموس السبت بالكسر كل جلد مدبوغ أوبا لقرظ اهـ .

وروى الشيخان أيضا كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلى فى نعليه ، وروى أيضا كان النبي صلى الله عليه وسلم يعجبه التيمن فى تنعُّله وترجُّله وطهوره وفى شأنه كله .

فعلم من كل ما تقدم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يلبس النعال ولا يمشى حافيا ، فإنه لم يتعود الحفية ـ فقد جاء فى تاريخ الخميس عند الكلام على خروج النبي صلى الله عليه وسلم مع أبى بكر من مكة إلى غار ثور : وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد خلع نعليه فى طريق الغار وكان يمشى على أطراف أصابعه لئلا يظهر أثرهما على الأرض حتى حفيت رجلاه ، فلما رآه أبو بكر وقد حفيت رجلاه حمله على كاهله وجعل يشتد حتى أتى الغار ـ كذا فى دلائل النبوة . ومعنى حفيت رجلاه رقتا من كثرة المشى .

ثم قال بعده بأسطر : وروى عن أبى بكر أنه قال لعائشة لو رأيتنى ورسول الله صلى الله عليه وسلم إذ صعدنا الغار ، فأما قدما رسول الله صلى الله عليه وسلم فتفطرتا ، وأما قدماى فعادتا كأنهما صفوان ، قالت عائشة إن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يتعود الحفية ولا الرعية .

marfat.com

وروى عن أبي بكر أنه قال نظرت إلى قدمى رسول الله صلى الله عليه وسلم في الغار وقد قطرتا دما فاستبكيت فعلمت أنه صلى الله عليه وسلم لم يتعود الحفاء ولا الحفية - انتهى من تاريخ الخميس .

فلا شك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يلبس النعال ، ومن العادة الجارية لدى جميع الناس أن الإنسان يلزم له في العام الواحد زوجان من النعال على الأقل ، فلو فرضنا أن النبي صلى الله عليه وسلم لبس النعل بعد العاشرة إلى الممات فإن مدة لبسه النعل تكون ثلاثا وخمسين سنة ، وإذا قلنا إنه يستهلك كل عام زوجين من النعال ، فإنه يكون صلى الله عليه وسلم لبس في هذه المدة (١٠٦) مائة وستة أزواج من النعال على وجه التقريب ، مع أن المعقول أن الصغير يلبس النعل في الرابعة أو الخامسة من عمره ، وهذه العِدَّة من النعال وإن كان قياسها وشكلها على نمط واحد ، إلا أنه لا بد أن يكون هناك فرق يسير في صنع بعضها وربما كان الصانع أكثر من رجل واحد .

أتينا بهذه النبذة لأجل أن القارىء الكريم إذا اطلع على وصف النعل الشريفة الذى ذكره العلماء الأجلاء ، ثم رأى رسوما متعددة موثوقة للصادر لصورة نعل رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان بينها اختلاف جزئى يسير لا ينفى إحداها بل يحمل ذلك على أن هذه الرسوم كانت لبعض أنواع نعاله الشريفة المتعددة ، ما لم تكن الرسوم مخالفة للوصف الذى ذكره العلماء -

وإليك ما ذكروه في وصف النعل الشريفة :

وصف النعل الشريفة

قال في زاد المسلم في الجزء السادس في الطبعة الأولى عند شرحه لحديث كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي في نعليه » ما ملخصه :

وأعلم أنه قد ورد أن طول نعله صلى الله عليه وسلم شبر وأصبعان وعرضها

marfat.com

مما يلي الكعبين سبع أصابع وبطن القدم خمس وفوقها ست ورأسها محدد وعرض ما بين القبالين أصبعان .

قال الحافظ الكبير زين الدين العراقي في ألفية السيرة النبوية على صاحبها أفضل الصلاة والسلام :

ونعله الكريمة المصونه   طوبى لمن مس بها جبينه

لها قبالان بسير وهما   سبتيتان سبتوا شعرهما

وطولها شبر وأصبعان   وعرضها مما يلي الكعبين

سبع أصابع وبطن القدم   خمس وفوق ذا فست فاعلم

ورأسها محدد وعرض ما   بين القبالين أصبعان ضبطهما

وهذه مثال تلك النعل   ودوره أكرم بها من نعل

---

marfat.com

صور انواع من نعاله صلى الله عليه وسلم

وبعضها منقول من زاد المسلم

(١) مثال مصغر

(٢) مثال مصغر

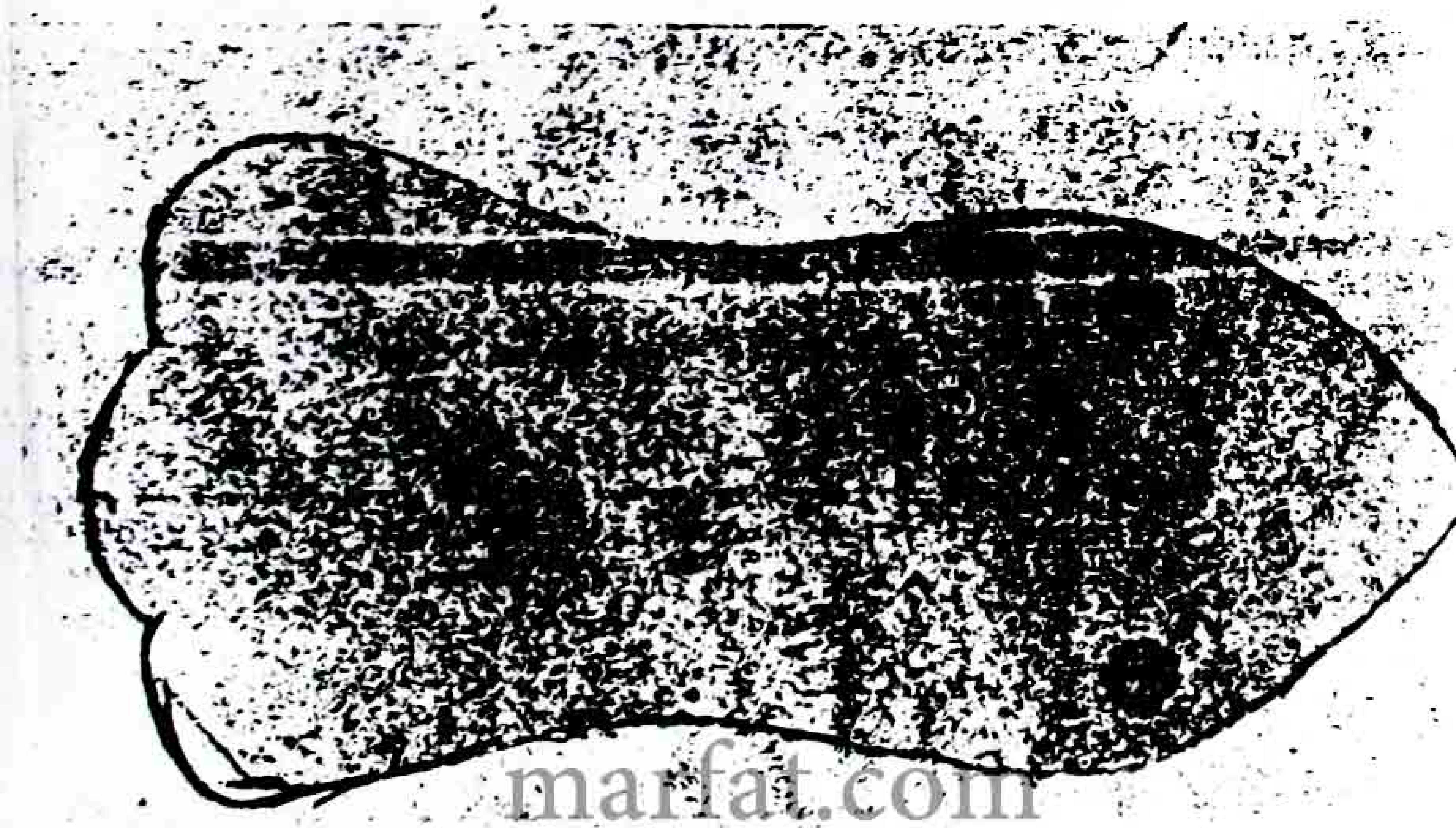

marfat.com

(٣) وإليك مثالا مصغراً من نعل رسول الله صلى الله عليه وسلم نقلا عن كتاب شرح « زاد المسلم » من صحيفة (٥٥٤) .

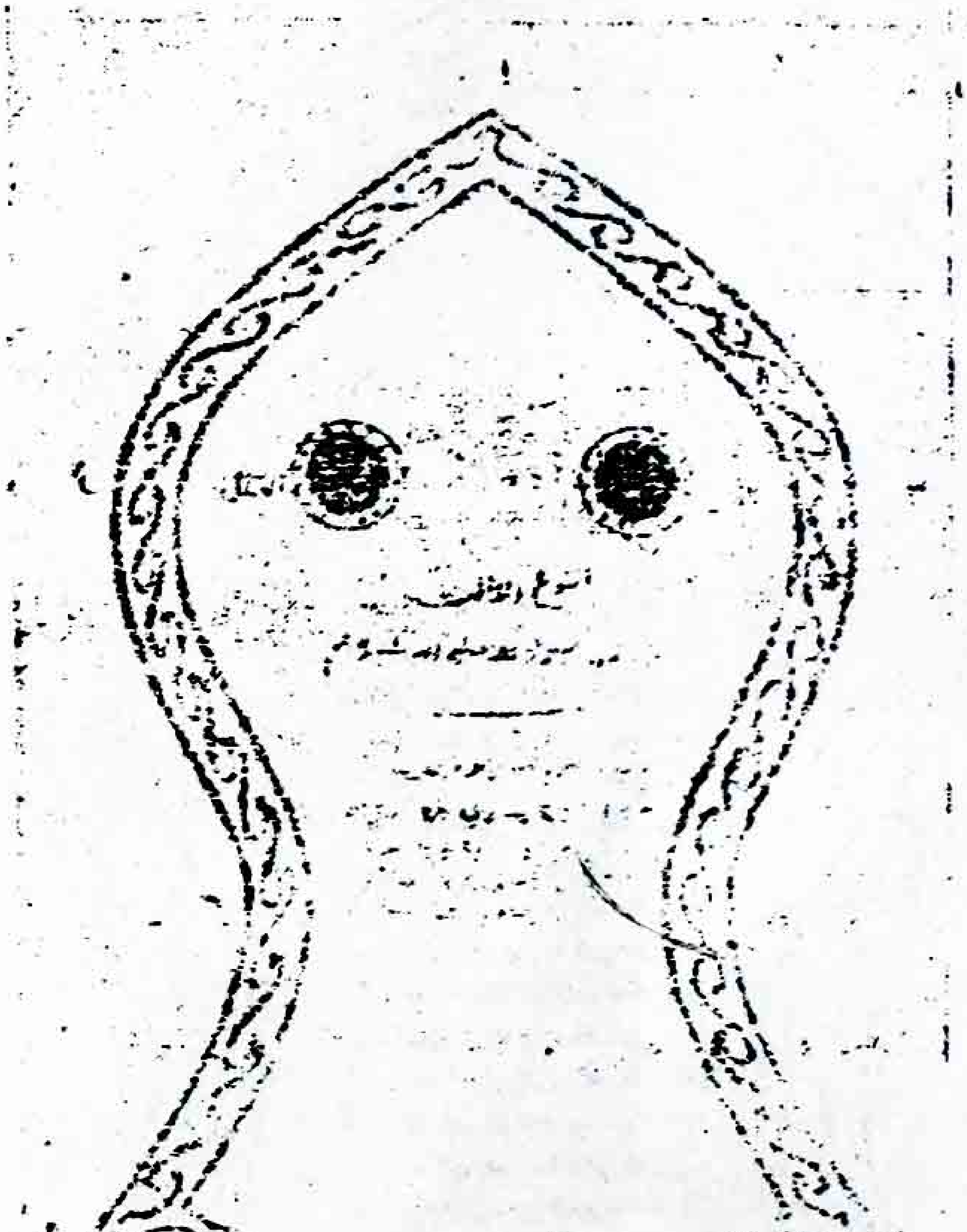

marfat.com

(٤) صورة لمثال النعل الشريفة ـ وفيها أبيات أنشأها صاحب زاد المسلم

وهذا مثال النعل الشريفة بداخله قطعة
بقيمة مثال نعل رسوله عليه

تطلقت بها على مولد رحمة الله تعالى
وعلى آله وصحبه الصلاة والسلام.

لنفاها
خادم السنة

محمد حبيب الله بن
مايابى الشنقيطي
الملها

marfat.com

والإمام أبى العباس أحمد المقّرى صاحب « نفح الطيب وإضاءة الدجنة وغيرهما) تأليف نفيس فى شأن النعل الشريفة وهو مطبوع بحيدر أباد بالهند انتهى من شرح زاد المسلم .

(أقول) : الظاهر مما ورد فى صحيح مسلم من قوله صلى الله عليه وسلم « يا أبا هريرة أذهب بنعلى هاتين فمن لقيت من وراء هذا الحائط يشهد أن لا إله الا الله مستيقنا بها قلبه فبشره بالجنة » أن نعله صلى الله عليه وسلم كان معروفا عند الصحابة رضى الله تعالى عنهم فلذلك جعله عليه الصلاة والسلام علامةً لأبى هريرة بأنه رسوله إلى الصحابة ليصدقوه بدون تردد .

وهذا تفصيل ماجاء فى صحيح مسلم نقلا عن كتاب « مبارق الأزهار فى مشارق الأنوار » روى مسلم عن أبى

عليه وسلم قاعداً بين

فكنت أول من -

دخلت عليه أعطانى نعليه فقال عليه الصلاة والسلام - (ياأبا هريرة اذهب بنعلىّ هاتين) - قيل كان أبو هريرة يستصحب نعلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وأعطاه عليه الصلاة والسلام نعليه ليكون علامة أنه لقى النبى صلى الله عليه وسلم ويكون أوقع فى نفوسهم وإن كان خبره مقبولا بغير هذا (فمن لقيت من وراء هذا الحائط يشهد أن لا إله إلا الله مستيقنا بها قلبه فبشره بالجنة) .

(فإن قلت) أبو هريرة لم يكن مطلعا على استيقان قلوبهم فكيف كانت بشارته مشروطة بالشهادة اليقينية (قلت) معناه أخبرهم بأن من كان صفته كذا فهو من أهل الجنة وإنما لم يذكر إحدى الشهادتين اكتفاء بالأخرى :
(تتمة الحديث) قال أبو هريرة فخرجت من عنده عليه الصلاة والسلام فإذا

marfat.com

أول من لقيني عمر فذكرت له الحديث فضرب عمر بين ثديي حتى خررت على أستي فقال ارجع فرجعت فذكرت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ماجرى لجاء عمر على أثري فقال عليه الصلاة والسلام (ياعمر ماحملك على مافعلت) قال يارسول الله بأبي أنت وأمي إني خشيت أن يتكل الناس عليها فقال خلهم يعملون فقال عليه السلام (لخلهم) . انتهى من مبارق الأزهار .

* * *

وكان لبس النبي صلى الله عليه وسلم النعل لبس الخف ، ففي تاريخ الخميس ولبس عليه الصلاة والسلام خفين ومسح عليهما ، وللترمذي خفين أسودين ساذجين أهداهما إليه النجاشي ملك الحبشة ، وفي رواية وكان ربما لبسهما النبي صلى الله عليه وسلم ومسح عليهما ، وكان يلبس النعال التي فيها شعر : ولبس صلى الله عليه وسلم نعلين جرداوين وكان لنعله قبالان ، وللترمذي مخصوفتين وصلى فيهما ، وله : كان لنعل رسول الله صلى الله عليه وسلم قبالان مثنى شراكهما وفي رواية وكان له نعلان من السبت وكانت مخصرة ذات قبالين وكانت صفراء . انتهى من الكتاب المذكور .

وجاء في الشمائل المحمدية : حدثنا محمد بن بشار حدثنا أبو داود حدثنا همام عن قتادة قال قلت لأنس بن مالك كيف كانت نعل رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لهما قبالان - حدثنا أبو كريب محمد بن العلاء حدثنا وكيع عن سفيان عن خالد الحذاء عن عبد الله بن الحارث عن ابن عباس قال كان لنعل رسول الله صلى الله عليه وسلم قبالان مثنى شراكهما .

قال في المواهب اللدنية : أي لكل من الفردتين قبالان بدليل رواية البخاري - والقبالان تثنية قبال وهو بكسر القاف وبالموحدة بوزن كتاب زمام بين الإصبع الوسطى والتي تليها ، ويسمى شسعاً بكسر الشين المعجمة وسكون

marfat.com

السين المهملة بوزن حمل كما فى القاموس ، وكان صلى الله عليه وسلم يضع أحد القبالين بين الإبهام والتى تليها والآخر بين الوسطى والتى تليها ، وقوله مثنى شراكهما - بضم الميم وفتح المثلثة وتشديد النون المفتوحة ، أو بفتح الميم وسكون المثلثة وكسر النون وتشديد الياء والشراك ككتاب سير النعل أى كان شراك نعله مجعولا اثنين من السيور - اهـ .

حامل نعل الرسول صلى الله عليه وسلم

والذى كان يحمل نعل رسول الله صلى الله عليه وسلم هو عبد الله بن مسعود الهذلى رضى الله عنه أحد السابقين الأولين وقد شهد بدرا والمشاهد كلها ، فكان إذا قام صلى الله عليه وسلم ألبسه نعليه وإذا جلس جعلهما فى ذراعيه حتى يقوم .

وكان يعرف فى الصحابة بصاحب السواد والسواك وزاد بعضهم والفراش والوساد ، ومعنى السواد بكسر السين السرار ، وذلك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له « اذنك على أن يرفع الحجاب وأن تسمع سوادى حتى أنهاك » رواه مسلم فى صحيحه - فكان رضى الله عنه يلج على رسول الله صلى الله عليه وسلم ويلبسه نعليه ويمشى أمامه ومعه ويستره إذا اغتسل ويوقظه إذا نام -

وإلى هذا أشار صاحب نظم عمود النسب بقوله :

ومن هذيل صاحب السّوادِ والنعلِ والفِراشِ والوسادِ
وهوابن مسعود مبشر النبى برأس عمرو بن هشام الغبى

وجاء فى كتاب « التراتيب الإدارية » بصحيفة ٣٤ من الجزء الأول مانصه : « ذكر صاحب النعلين » : فى مختصر السير لابن جماعة ونحوه فى المواهب وغيرها كان عبد الله بن مسعود صاحب نعلى رسول الله صلى الله

marfat.com

عليه وسلم إذا قام صلى الله عليه وسلم ألبسه إياها وإذا جلس جعلهما فى ذراعيه حتى يقوم (وقالت) خرج ذلك الحرث وابن أبى عمر من مرسل القاسم ابن عبد الرحمن وزاد فإذا قام ألبسه نعليه فى رجليه ومشى حتى يدخل الحجرة قبله ، قال الزرقانى على المواهب على قوله جعلهما فى ذراعيه وكان حكمة ذلك تخلية يديه لخدمة المصطفى إن احتاج ويشغلهما بالطاعة إذا أرادها بهما اهـ وأصله لشيخه الشبراملسى .

وفى فتح المتعال للامام أبى العباس المقرى ثبت أن عبد الله بن مسعود كان صاحب النعلين والسواك والوساد والطهور كما فى الصحيح وكان يلى ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان يلبس رسول الله صلى الله عليه وسلم نعليه إذا قام ويجعلهما فى ذراعيه إذا جلس حتى يقوم النبى صلى الله عليه وسلم .

وروى محمد بن يحيى عن القاسم قال كان عبد الله بن مسعود يقوم إذا جلس النبى صلى الله عليه وسلم ينزع نعليه من رجليه ويدخلهما فى ذراعيه فإذا قام ألبسه إياهما فيمشى بالعصى أمامه حتى يدخل الحجرة ، وقد ذكر جماعة منهم ابن سعد أن أنس بن مالك كان صاحب نعلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وإداوته.

قال الحافظ ابن حجر عندما تكلم على حديث ، أليس فيكم صاحب النعلين مانصه : والمراد بصاحب النعلين وماذكر معهما عبد الله بن مسعود لأنه كان يتولى خدمة النبى صلى الله عليه وسلم فى ذلك فصاحب النعلين فى الحقيقة هو النبى صلى الله عليه وسلم ، وقيل لابن مسعود صاحب النعلين مجازا لكونه كان يحملهما اهـ .

وقال البيضاوى كما فى قوت المغتذى على جامع الترمذى أى كان يخدم المصطفى ويلازمه فى حالاته كلها فيحمل مطهرته فى قيامه لوضوئه و يأخذ نعليه فيضعهما فى ذراعيه صونا لهما لوقت اللبس ـ اهـ . انتهى من كتاب التراتيب الإدارية .

marfat.com

ومما يناسب هذا المقام ماذكره ابن كثير فى تاريخه من مناقب أمير المؤمنين محمد المهدى حيث يقول : إنه دخل عليه رجل يوما ومعه نعل فقال هذه نعل رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أهديتها لك — فقال هاتها فناوله إياها ، فقبلها ووضعها على عينيه وأمر له بعشرة آلاف درهم ، فلما انصرف الرجل قال المهدى والله إنى لأعلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم ير هذه النعل فضلا عن أن يلبسها ، ولكنى لو رددته لذهب يقول للناس أهديت إليه نعل رسول الله صلى الله عليه وسلم فردها علىّ ، فتصدقه الناس — لأن العامة تميل إلى أمثالها ، ومن شأنهم نصر الضعيف على القوى ، وإن كان ظالما فاشترينا لسانه بعشرة آلاف درهم ورأيناها أرجح وأصلح — انتهى .

فانظر رحمك الله إلى غزارة عقل أمير المؤمنين رحمه الله تعالى وإلى لطيف سياسته ونظره البعيد وقوله الحكيم ، فسبحان مقسم العقول والأرزاق فما أحسن العقل والرئاسة وما أحسن الدين والدنيا إذا اجتمعا .

اللهم اجعل لنا نصيباً كاملا فى الدين والدنيا من العلم والعقل والصلاح والتقوى والغنى والتوفيق ، ومن رضائك وعفوك وغفرانك وحلمك وسترك ورحمتك وكرمك وإحسانك بفضلك ورحمتك ياأرحم الراحمين آمين ، وصلى الله على النبى الأمى وعلى آله وصحبه أجمعين .

وجاء فى كتاب « التراتيب الإدارية » بصحيفة ٣٦ من الجزء الأول مانصه : وقد أفرد مايتعلق بالنعال النبوية بالتأليف جماعة من الأعلام ، كأبى اليُمن بن عساكر ، والسراج البلقينى ، والبُستى والشمس محمد بن عيسى المقرى صاحب كتاب قرة العينين فى تحقيق أمر النعلين وغيرهم .

marfat.com

وأشهرهم الإمام أبو العباس المقرى التلمساني دفين مصر له « النفحات العنبرية فى وصف نعلى خير البرية » و « فتح المتعال فى مدح خير النعال » وهلأخير فى مجلد ألفه بعد انفصاله عند رجلى المصطفى عليه السلام بالمسجد النبوى ، كما أن كتابه فى العمامة النبوية ألفه عند رأسه عليه السلام بالمسجد النبوى ، ولفتح المتعال مختصرات منها مختصر رضى الدين أبى الخير عبد المجيد القادرى الهندى وهو مطبوع بالهند ، ومنها مختصر أبى الحسن على بن سليمان الدمنتى دفين مراكش ، ومنها مختصر أبى المحاسن يوسف النبهانى ، والثلاثة عندى بل ذكر المختصر الأول أنه بلغ عدد المصنفات فى النعال النبوية إلى نيف وخمسين مصنفا .

وفى الرحلة العياشية أن صاحبها وقف فى مكة على نحو النصف من كتاب اللآلى المجموعة من بامر النظام وبارع الكلام فى صفة مثال نعل رسول الله صلى الله عليه وسلم ، مما انتدب لجمعه عبد الله بن محمد بن هارون الطائى القرطبى قال وسبب جمعه على ماقال أنه سئل منه نظم أبيات تكتب على النعل النبوية فكتب فى ذلك قطعة وندب أدباء قطره الأندلسى لذلك فأجابوا ، وجملة مافيه من المقطعات ماينيف على مائة وثلاثين بين صغيرة وكبيرة ، قال الشيخ أبو سالم ولم يطلع على هذا التأليف الحافظ المقرى مع سعة حفظه وكثرة اطلاعه ومبالغته فى التنقيب والتفتيش عما قيل فى النعل ، ولم يطلع لمن قبل عصره إلا على عدد أقل من هذا بكثير ، وغالب ما أودعه فى كتابه فتح المتعال فى مدح خير النعال كلامه وكلام أهل عصره ولو اطلع على هذا الكتاب لاغتبط به كثيرا - اه .

انتهى من كتاب التراتيب الإدارية ، وقد قال كثير من الشعراء قصائد لطيفة فى مثال نعل النبى صلى الله عليه وسلم لم نذكرها خوف التطويل .

marfat.com

تاريخ بعض النعال الشريفة وما كتب حولها

يقول مؤلف هذه الرسالة : إن فردة من نعل النبي صلى الله عليه وسلم توجد اليوم بعدوة فاس الأندلس ، ولقد رآها الفاضل السيد عبد العزيز ابن أبي القاسم بن مسعود الدباغ الإمام والخطيب بمسجد الباشا بجدة اليوم ، فقد أخبرنا حفظه الله حين الاجتماع به بجدة في العشرين من شعبان سنة ست وسبعين وثلاثمائة وألف في منزل الأخوين العزيزين السيد سعيد بن السيد صالح الدباغ وأخيه السيد عبد الرحمن الدباغ وكان معنا صديقنا الفاضل السيد محمد الهادي عقيل - أنه لما كان موجودا بمدينة فاس بالمغرب الأقصى في سنة سبع وخمسين وثلاثمائة وألف رأى فردة واحدة من نفس نعل النبي صلى الله عليه وسلم محفوظة بين لوحين من الزجاج السميك في منزل أحد فضلاء فاس.

أما الفردة الأخرى من النعل الشريفة فقد أخذها منهم بعض السلاطين ، وقد طلب السيد عبد العزيز الدباغ المذكور من صاحب المنزل أن يأذن له بأخذ قياس النعل الشريفة على ورق سميك ، وبكتابة ما حولها فأذن له بذلك - وإليك صورة تلك الفردة من نفس نعل النبي صلى الله عليه وسلم .

---

marfat.com

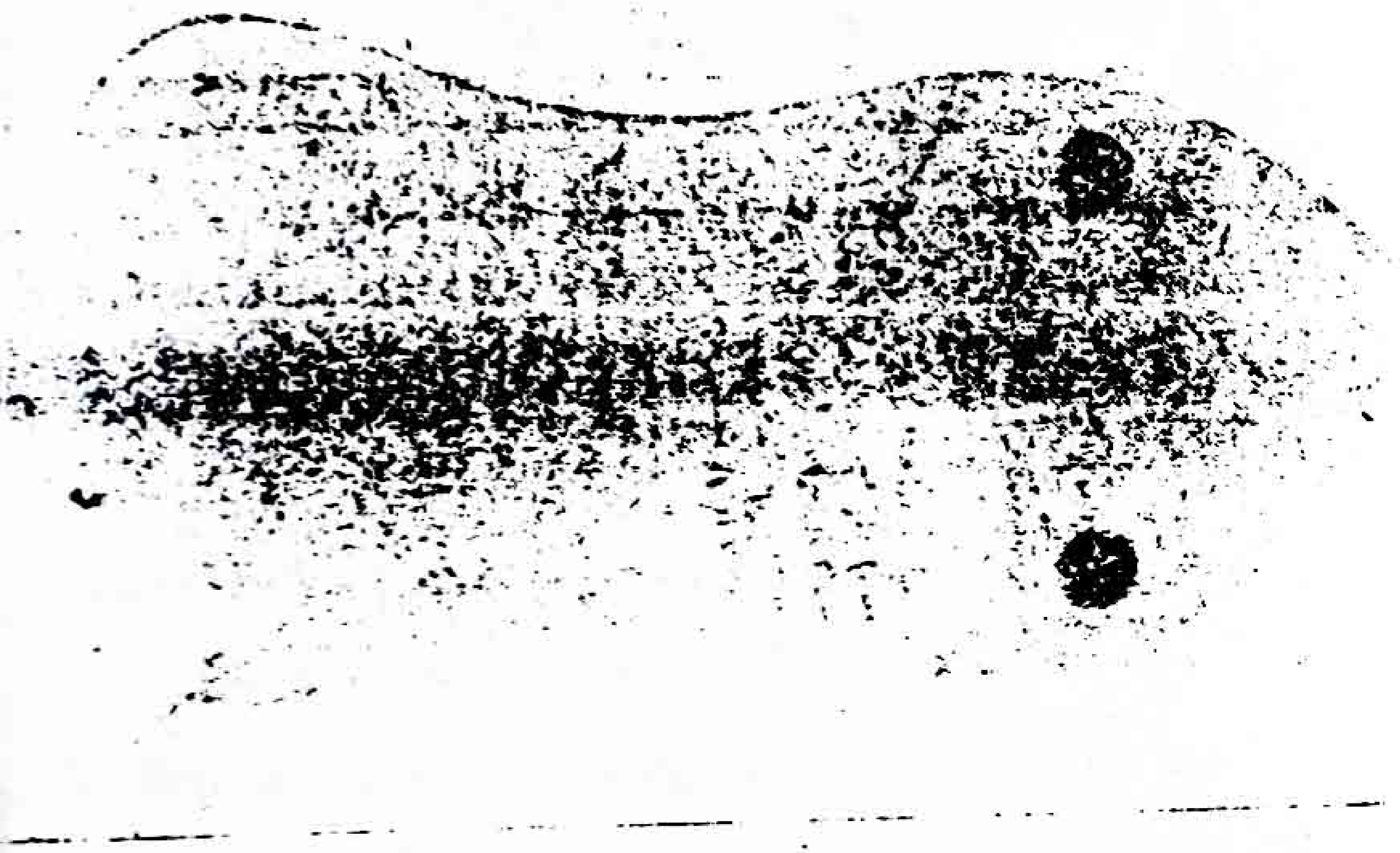

وقد رأينا مثال هذه النعل الشريفة الذى بعدوة فاس الأندلس فى الرسالة المطبوعة بتركيا المسماة « بالشجرة المحمدية » .

وإليك أيضاً نص ما كتب حول هذه النعل الموجودة اليوم بمدينة فاس بالمغرب الأقصى .

الحمد لله ، من خط من قال ماصورته الحمد لله كان شهيداه الواضعان اسميهما عقب تاريخه بأعوام سالفة عاينا هذه الفردة « المكتوب هذا على ظهر الورقة الملتصقة بها » من النعل الشريفة النبوية بدار السادات الطاهرين الصقليين برأس درب الدرج من حرمة مصمودة عدوة فاس الأندلس ثم إنهما جددا النظر فيها يوم تاريخه بدأرم بدرب السعود فوجداها بعينها لا تبديل فيها ولا تغيير فمن عاينها أولا وثانيا قيد بها شهادته فى السادس عشر من ذى الحجة الحرام مكمل خمسة وثلاثين ومائة وألف بشكلها وبه عبد ربه محمد بن أحمد تاب الله عليه ، ومحمد

marfat.com

ابن أحمد المناوي كان الله له، وإدريس بن محمد العراقي الحسيني كان الله له وأسفله مانصه:

الحمد لله من فضل الله على عبده الداودي بن سودة غفر الله له أنه رأى هذه النعل الكريمة ومسح بها جبينه وتبرك بها صلى الله على صاحبها وسلم تسليما، وبعده أيضا ـ الحمد لله والصلاة والسلام على مولانا رسول الله وكذلك قد أمتن الله تعالى على العبد الحقير محمد بن أحمد الصقلي الحسيني بالتمسح بالنعل الشريفة والحمد لله على ذلك والسلام، ومستهل ذي الحجة الحرام سنة ١٢١٣ ثلاث عشرة ومائتين وألف رزقنا الله خيره، وبعده مانصه: الحمد لله حق حمده وصلى الله على مولانا محمد أشرف خلقه ماذكره سيدنا الشريف أعلاه يليه كان بمحضر كاتبه العبد الفقير إلى الله تعالى محمد بن أحمد بنيس وتبركنا بالنعل الشريفة فلله الحمد على هذه النعمة العظيمة، وفي التاريخ أعلاه وكتبه بقلمه متبركا عبد ربه أحمد بن المهدي ابن محمد بن العباس البوعزاوي فتح الله بصيرته، وقد تمسح بالنعل الشريفة وتبرك بها بدار الشريف سيدي عبد السلام الطاهري ـ الحمد لله في ١٤ ربيع النبوي عام ١٣٣٤ أربع وثلاثين وثلاثمائة وألف محمد بن رشيد العراقي الحسيني كان الله له آمين، وخادم السنة وأهلها محمد عبد الحي بن عبد الكبير الكتاني الحسني الإدريسي تاب عليه مولاه في التاريخ أعلاه وعبد ربه إدريس مكوار لطف الله به ومحمد بن علال بن عبد السلام الوزاني الحسني قابله بفضله والمسلمين والمسلمات في التاريخ أعلاه، وابنه محمد بن محمد بن علال الحسني الوزاني قابله الله بفضله والمسلمين والمسلمات في التاريخ أعلاه حقق الله رجاءه آمين، ومحمد بن محمد رشيد العراقي وعبد ربه عبد السلام بن محمد الطيب الشرفي أدام الله له ولمتعلقاته في الدارين والمسلمين لطفه الخفي وبره الحفي، وعلى بن الطيب الشرفي لطف الله به، ومحمد بن عبد السلام الطاهري كان الله له، وقد منّ الله على كاتبه بخطه في هذا المثال العبد المذنب الراجي عفو ربه ورحمته زيارة هذه النعل الشريفة المقدسة والتمسح بها

marfat.com

والتبرك بها فى عشرة من شهر ربيع الثانى سنة ١٣٥٧ سبع وخمسين وثلاثمائة وألف .

• ونقل هذه الأسطر بخطه على هذا المثال المقيس على نفس نعله صلى الله عليه وسلم المذكور أعلاه مباشرة من دون حائل حاز ذلك من المتفضل به خادم النعل الشريفة الذى هو عنده هذه النعل المطهرة سيدى محمد بن سيدى عبد السلام الطاهرى الصقلى الحسينى والحائز لذلك وكاتبه بفضل ربه عبد العزيز بن محمد أبو القاسم بن مسعود الدباغ الحسنى الإدريسى طهر الله قلبه وغفر ذنبه وجهه بنبيه صلى الله عليه وسلم - اهـ - .

ثم إن هذا المثال قيس على نفس المثال المقيس على نفس نعله صلى الله عليه وسلم . مباشرة من دون حائل ونقل عليه ما هو مكتوب عليه حرفيا كما نقل من الأصل حسب ما هو مذكور أعلاه وذلك فى ٤ من شهر صفر الخير عام ١٣٥٨ ثمان وخمسين وثلاثمائة وألف نقله وقاسه بخطه وبيده العبد الحقير الراجى عفو ربه عبد العزيز بن محمد أبو القاسم الدباغ حسنى غفر الله له ولوالديه وأسلافه والمؤمنين والمؤمنات ولمن دعا له بذلك آمين والحمد لله رب العالمين .

بسم الله الرحمن الرحيم وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم .

قال الشيخ محمد التاودى بن سودة رحمه الله فى حواشيه على صحيح الإمام البخارى فى باب الشرب من قدح النبى صلى الله عليه وسلم صحيفة (٧٣) ما نصه : وقد من الله على مع حقارتى وضعف تعلقى بالسنة والحديث بأنى رأيت فردة من نعل النبى صلى الله عليه وسلم ومسحت بها وجهى وعينى وذلك فى العشرة الأخيرة من المائة الثانية عشرة وهذه النعل بدار الأشراف الطاهريين بعدوة الأندلس قرب وادى مصمودة هنالك معروف جدهم بصاحب النعال

وكان السلطان مولانا إسماعيل حرص على أخذها فأعطوه واحدة وكتموا الأخرى فمن ثم لا يطلعون عليها أحدا وهى عندهم فى ربيعة فى صندوق فى مكان

marfat.com

معظم محترم رأيت عليه أى حوله خط واحد من العلماء ممن أدركته لاغير وكتبت حوله ولله الحمد وله المنة . انتهى منه بلفظه ولعل المعنى بقوله خط واحد من العلماء ممن أدركته هو أبو عبد الله محمد بن أحمد المسناوى الدلائى العلامة الشهير اهـ ومعنى الربيعة الصندوق الصغير .

ذكر لى سيدى محمد بن عبد السلام الذى عنده النعل الآن أن فردة النعل هذه الموجودة عنده كانت فى صندوق وذلك الصندوق فى صندوقين واحد فى بطن الآخر فالذى فيه النعل الداخل هو الصندوق الثالث وقد تلاشى الصندوق الأول الكبير البرانى لعدم إخراجه مدة من الزمن طويلة والفارة قد دخلت من الصندوق الأول إلى الثانى ومن الثانى إلى الثالث وخرقت الثلاثة الصناديق والنعل لم تمسها بشىء أصلا ولا شك أن هذه من معجزاته صلى الله عليه وسلم اهـ .

* * *

نقول هذا ماوقفنا عليه من وجود شعرات النبى صلى الله عليه وسلم ونعله الشريفة ولا نعلم هل يوجد شىء من الآثار النبوية اليوم فى بعض البلدان الإسلامية أم لا ، ونظن أنه لاتخلو منها متاحف سلاطين آل عثمان بالآستانة والله تعالى أعلم .

قال صاحب رسالة « الشجرة المحمدية » المطبوعة بالآستانة إن العلامة الشيخ الجزرى رحمه الله تعالى قد بين وأوضح صفات نعل رسول الله صلى الله عليه وسلم بالأسانيد الصحيحة .

نقول : بمناسبة ذكرنا لنعل رسول الله صلى الله عليه وسلم نذكر أن الصحابى الجليل جرير بن عبد الله البجلى رضى الله تعالى عنه كان طويلا جدا حتى إن نعله كانت ذراعا واحدا ، ولقد قال فيه عمر بن الخطاب رضى الله عنه جرير يوسف هذه الأمة — انتهى .

وقبل أن نختم هذا المبحث نذكر « فيما يتعلق بالمنبر النبوى » أن هارون الرشيد أراد أن يجعله من الجوهر والذهب والفضة ، فمنعه الإمام مالك

marfat.com

رحمه الله تعالى ، فقد روى أبو نعيم فى حليته فى ترجمة الإمام مالك :

أن هارون الرشيد استشار مالكا فى أن ينقض منبر النبى صلى الله عليه وسلم ويجعله من جوهر وذهب وفضة ، فقال له مالك لا أرى أن تحرم الناس أثر النبى صلى الله عليه وسلم ـ اه .

* * *

اللهم صل وسلم على سيدنا محمد وعلى آله وأزواجه وذريته وصحابته الطيبين الطاهرين ، واجزه عنا أفضل ماجزيت نبيا عن قومه ورسولا عن أمته ، واختم لنا بخير ياأرحم الراحمين ، وارزقنا العفو والعافية ، والنعم الكثيرة الوافية ، واجعلنا من الذين لاخوف عليهم ولا هم يحزنون

ربنا آتنا فى الدنيا حسنة وفى الآخرة حسنة وقنا عذاب النار ، سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين .

الفصل الثالث

فى شدة محافظة السلف على الآثار النبوية

مما لاشك فيه أن للذكريات مفعولا وتأثيرا فيمن له إحساس دقيق وعاطفة رقيقة وشعور فياض ، فالذكريات تذكر الإنسان بالأحوال التى وقعت له مع صاحبها وإلى هذا يشير القائل «والذكريات صدى السنين الخالى» .

والذكريات هى الآثار الباقية من صاحبها ، وعلى قدر مكانة صاحبها ومحبته يكون مفعولها وتأثيرها لدى المحتفظ بها ومن يتصل به

والكلام على الآثار يتشعب إلى شعبتين .

الأولى : « الآثار بالمعنى المتعارف عليه فى زماننا ، وهى الآثار المخلفة عن الأمم والأقوام فى العصور الغابرة التى يعرف منها تاريخ حياتهم وحضارتهم

marfat.com

كآثار فراعنة مصر وآثار الفينيقيين والكلدانيين وغيرهم وإلى هنا يشير الشاعر بقوله :

تلك آثارنا تدل علينا فانظروا بعدنا إلى الآثار

وهذه ليست بالمقصودة هنا ، فقد أشبعنا الكلام عليها فى كتابنا « تاريخ الخط العربى وآدابه » المطبوع بمصر بمكتبة الهلال بالفجالة .

الثانية : – وهى المقصودة هنا – الآثار النبوية الشريفة ، وهى مخلفات رسول الله صلى الله عليه وسلم فللآثار النبوية ذكريات وأى ذكريات، وتأثيرات، وأى تأثيرات وهل أدل على تأثير الذكريات من أذان بلال رضى الله تعالى عنه بعد موت النبى صلى الله عليه وسلم حينما رجع من الشام إلى المدينة وطلب منه الصحابة أن يؤذن لهم كما كان يؤذن فى عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم، واجتمع رجالهم ونساؤهم وصغارهم وكبارهم فلما أذن بلال وقال أشهد أن محمدا رسول الله ، لم يبق فى المدينة أحد إلا بكى وصاح وخرجت العذارى ولابكار من خدورهن يبكين وصار ذلك اليوم كيوم موت رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى فرغ من أذانه (وقد تقدمت الإشارة إليه) .

نعم والله إنه ليحق لهم ذلك وأكثر من ذلك — فقد فارقوا من أرسله الله تعالى رحمة للعالمين ، وما يندمل جرح فراقهم بعد ، بل نحن اليوم إذا قرأنا قصة موته صلى الله عليه وسلم نبكى وننتحب و بيننا و بين موته عليه الصلاة والسلام أربعة عشر قرنا ولم نتشرف برؤية وجهه الشريف ولم نسعد بخدمة نعله الطاهرة ، فكيف حال من تشرف بمخالطته وسعد بخدمته ، إن أقل ذكرى له تهيجهم وتبعث كوامن أشجانهم ، صلى الله عليه وعلى آله وذريته وصحابته أجمعين .

ومن أثر الذكريات العادية ، ماجاء فى الجزء الرابع من زاد المسلم : أنه كانت لعبد الله بن عمر رضى الله عنهما جارية يحبها فاشتد عجبه بها فأعتقها ،

marfat.com

وقال سمعت الله تعالى يقول (لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون) ثم زوجها مولى له فأتت منه بولد ، فكان ابن عمر يأخذ الصبي فيقبله ثم يقول واهاً لريح فلانة . اه . ملخصاً .

ولقد كان عبد الله بن عمر رضى الله عنهما إذا ذكر النبي صلى الله عليه وسلم بكى ، ففي زاد المسلم في أواخر الجزء الرابع عند حديث « نعم الرجل عبدالله . الخ » مانصه : وفي الزهد للبيهقي بسند صحيح عن عمر بن محمد بن زيد بن عبد الله ابن عمر سمعت أبي يقول ماذكر ابن عمر رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا بكى ولا مر على ربعه إلا غمض عينيه . اه .

وفيه أيضاً كان ابن عمر يتبع آثار رسول الله صلى الله عليه وسلم في كل مسجد صلى فيه ، وكان يعترض براحلته في طريق رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم عرض ناقته فيه .

وهذا كما قال الشاعر :

خليلي هذا ربع عزة فاعقلا قلوصيكما ثم ابكيا حيث حلت

فما من أحد من المسلمين اليوم في مشارق الأرض ومغاربها إذا سعد برؤية شيء من آثار رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا قابله بالفرح والبشر ، والاحترام والتعظيم ، وإن كل واحد منا ليحتفظ بآثار من يحبه من والديه وإخوته وأصدقائه ، وكثير منا من يطلب من صديقه أن يهديه شيئاً يكون تذكاراً لديه منه لايفرط فيه أبداً ، وهذا في الآثار التذكارية العادية ، فكيف بالآثار النبوية الشريفة المباركة .

تلخيص ماتقدم

ولقد تقدم تفصيل اهتمام الصحابة رضى الله عنهم بالتبرك بآثار رسول الله صلى الله عليه وسلم ، والحرص الشديد عليها ، وهنا نلخص ماتقدم زيادة في تنوير القلوب وتنبيه الأذهان ، فنقول وبالله التوفيق .

marfat.com

١ — احتفظت السيدة أم سلمة رضى الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم بشعرات حمر من شعره عليه الصلاة والسلام فى مثل الجلجل للتبرك بها ، وكان الناس عند مرضهم يتبركون بها ويستشفون من بركتها ، فتارة يحملونها فى قدح من الماء فيشربون ماءه ، وتارة فى إجانة ملآى من الماء فيجلسون فى الماء الذى فيه الجلجل الذى فيه تلك الشعرات الشريفة .

• • •

٢ — وأحتفظ بعض الصحابة وهو عبد الرحمن بن عوف وقيل سعد ابن أبى وقاص رضى الله عنهما وهما من العشرة المبشرين بالجنة - ببردة النبي صلى الله عليه وسلم ليكفن فيها تبركا بها .

• • •

٣ — وأحتفظ بعضهم بالقدح الذى شرب فيه النبي صلى الله عليه وسلم ، فكان بعضهم يخرجه لبعض ليشرب فيه تبركا به ، وقد تقدم قول الإمام البخارى رأيت هذا القدح بالبصرة وشربت فيه ، وأن عمر بن عبد العزيز استوهبه من سهل بن سعد فوهبه له .

• • •

٤ — وأحتفظ سيدنا معاوية رضى الله عنه بالقميص الذى ألبسه رسول الله صلى الله عليه وسلم وبشىء من شعره وأظفاره صلى الله عليه وسلم للتبرك به ، حتى أوصى ابنه أن يدفن كل ذلك معه بعد موته .

٥ — وأحتفظ سيف الله خالد بن الوليد وأبو زمعة رضى الله عنهما بشىء من شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم ، واحتفظت أم سليم رضى الله عنها بعرق رسول الله صلى الله عليه وسلم وجعلته فى قوارير للتبرك به .

• • •

٦ — وأحتفظ كعب بن زهير رضى الله عنه بالبردة التى ألقاها عليه

marfat.com

الرسول صلى الله عليه وسلم حينما أنشده قصيدته «بانت سعاد» المشهورة ووصل إلى قوله فيها :

إن الرسول لسيف يستضاء به مهند من سيوف الله مسلولُ

وأن معاوية رضي الله عنه أراد شراءها منه بعشرة آلاف درهم فأبى كعب أن يبيعها له ، وقال ما كنت لأوثر بثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم أحدا .

ثم اشتراها بعده من ورثته بعشرين ألفا من الدراهم ، وهى البردة التى كان يلبسها الخلفاء فى الأعياد وكانت عند السلاطين ثم فقدت فى وقعة التتار وكان مبدأ ظهورهم حوالى سنة ستمائة من الهجرة .

* * *

٧ — وفى كتاب «التراتيب الإدارية» فى آخر الجزء الثانى أن نعل رسول الله صلى الله عليه وسلم كانت عند آل أبى ربيعة المخزوميين من قبل أم كلثوم أمهم .

الفصل الرابع

فى ذكر بعض البلدان الإسلامية التى فيها شىء من الآثار النبوية

١ — ذكر الأستاذ البتانونى فى كتابه الرحلة الحجازية أنه يوجد بعض شعراته صلى الله عليه وسلم بالمسجد الأقصى بالخزانة الفضية التى بجوار الدرابزين من الجهة الغربية للصخرة .

٢ — ويوجد بعض الآثار فى الآستانة مقر الخلفاء سلاطين آل عثمان سابقاً رحمهم الله تعالى كالشعرة المباركة والبردة الشريفة وبعض آثار الصحابة رضوان الله تعالى عليهم أجمعين كما يوجد شىء من الآثار فى القاهرة بمسجد سيدنا الإمام الحسين بن على رضى الله عنهما .

٣ — وسمعنا أنه توجد فى بلدة «بورسه» بتركيا فى جامع خسرو بك قطعة

marfat.com

من قميص النبي صلى الله عليه وسلم وشعرة من شعراته الشريفة و يعرض ذلك في ليلة السابع والعشرين من شهر رمضان على الجمهور (وهى على الأرجح ليلة القدر) .

٤ ـ وتوجد أيضا في طرابلس الغرب في جامع طور غود باشا في بيت الصلاة شعرة من شعرات النبي صلى الله عليه وسلم موضوعة في زجاجة وتعرض على الجمهور في اليوم الثانى عشر من ربيع الأول ، وفي اليوم السابع والعشرين من رجب ، وفي منتصف شعبان ، وفي اليوم السابع والعشرين من رمضان ، وهذه الشعرة المباركة أرسلت من الآستانه إلى طرابلس الغرب ، وطور غود باشا هو قائد بحرى عثمانى عظيم ممن كان لهم الفضل في اجلاء الأسبانيين من طرابلس الغرب وتونس والجزائر ، وإعادتها إلى حظيرة الحكم الإسلامى وقد توفى طورغود باشا رحمه الله تعالى شهيدا في سنة ٩٧٣ هـ وهو يحاصر جزيرة مالطه ، فنقل إلى مدينة طرابلس الغرب ، ودفن بها بجوار مسجده المعروف باسمه حتى اليوم .

٥ ـ وفي دمشق أيضا توجد شعرة من شعرات رسول الله صلى الله عليه وسلم ويحتفل أهل دمشق بها احتفالا كبيرا ، ولقد كتبت مجلة « المصور » التى تصدر بمصر مقالا في أحد أعدادها تصف به احتفال دمشق بهذه الشعرة المباركه فقالت : ـ

احتفل مشائخ الطرق الصوفية هذا الأسبوع بالتبرك بالشعرة المباركة احتفالاً كبيرا حضره عدد كبير من كبار رجال الدين .

والمعروف أن النبي صلى الله عليه وسلم قص شعره مرتين وفي هاتين المرتين سارع الصحابة رضوان الله عليهم إلى الحصول على بعض الشعرات الطوال عقب القص ، (كذا قال)

وكانوا يوصون أولادهم بدفن بعض الشعرات معهم والاحتفاظ بالبعض الآخرة وكانت الشعرات المباركة تنتقل من جيل إلى جيل إلى عهد السلطان

marfat.com

عبد الحميد المتوفى سنة (١٣٣٥) هجرية حيث كثر الزاعمون بأنهم يملكون شعرات مباركة واضطر السلطان إلى الحد من هذه الموجة ، فدعا علماء المسلمين فى جميع الأقطار - لمعالجة الأمر وكان من بين العلماء الشيخ أسعد الشقيرى ، والد السيد أحمد الشقيرى ، فاقترح أن يؤتى بالشعرات من الحائزين عليها وأن تفحص جيدا وكانت طريقة الفحص دقيقة ، واقعية .

يقول المؤرخون إن الرسول صلى الله عليه وسلم كان بلا ظل ، فقد كان يتلقى الشمس والقمر فلا يتركان له ظلا على الأرض - وقال الشيخ الشقيرى . إن شعر الرسول لا ظل له أيضا ، وأن الشعرة التى تعرض على النور فلا تترك ظلا تكون صحيحة النسب ، أما ذات الظل فإن أصحابها اصطنعوها اصطناعا وجرى الفحص ، وأعطى أصحاب الشعرات الصحيحة شهادات - فرمان - بصحة نسبتها ، وكان من نصيب دمشق الشعرة التى أهديت للامام سعد الدين الجباوى ، والشعرة المهداة لشيخ المولوية جلال الدين الرومى .

وفى أعياد المولد والإسراء ، ونصف شعبان وليلة القدر والأعياد الأخرى يحتفل كل عام بالتبرك بالشعرة المباركة .

وفى هذا الأسبوع ، احتفلت الزاوية السعدية بها احتفالا كبيرا ، بحضور رجال الدين وفى جو كله خشوع وجلال ووقار - وهى ملفوفة بالعنبر الجامد ، وموضوعة فى زجاجة فيها بعض المسك والبخور ، وقد غلفت الزجاجة بأقمشة مخملية مربعة كتبت عليها بعض آيات من القرآن الكريم وعندما فتحت الزجاجة أمسك بها أكبر أفراد العائلة التى تتشرف بحيازتها ، ولم يسلمها لأحد بل بقيت فى يده ليتبرك بها الناس ، وقد أخرجت فى جو دينى مهيب ، رددت فيه الأناشيد الدينية والصلوات الإبراهيمية وظل الترتيل مستمرا حتى أعيدت الشعرة إلى مكانها ، والتبرك بالشعرة يجب على الشخص المتبرك أن يأتيها من اليمين أدبا واحتراما ، وبعد أن يقبل القارورة ويدعو بما يشاء باختصار يذهب

marfat.com

إلى اليسار مفسحا المجال لغيره وفى جو خاشع يسوده الجلال والوقار والعودة إلى الله بصفاء وبعد الأناشيد النبوية والدينية اختتم حفل التبرك هذا العام بالشعرة المباركة ـ . انتهى من مجلة المصور .

* * *

نقول . إننا نأسف لعدم زيارتنا الآستانة التى كانت عاصمة الخلافة الإسلامية ، فإن فيها من المتاحف والآثار ما لا يوجد فى غيرها من البلاد الإسلامية ولا أدرى أمرها لأن بعد القضاء على الخلافة والخلفاء فى الدولة العلية سنة ١٣٣٤ ألف وثلاثمائة وأربع وثلاثين هـ . عقب الحرب العظمى الأولى .

« فإن قيل » أين ذهبت الآثار النبوية والمخلفات الإسلامية « نقول » ذهب أكثرها وضاع غالبها فيما مضى من القرون السابقة بسبب الحروب والفتن ؛ فمن أعظم مصائب الحروب ضياع الآثار والمخلفات القوميه كما هو معروف لدى الجميع ـ ولقد كان فى المدينة المنورة فى أحد البيوت شعرة من شعرات رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد شاهدناها فى سنة (١٣٣٨) ألف وثلاثمائة وثمان وثلاثين هجرية ، واليوم لا وجود لها ولا نعلم أين ذهبت ـ ولكن يوجد بالمدينة المنورة فى بيت الشيخ على بن أبى بكر أبى الجود الحيدانى الأنصارى ، قوس سعد بن أبى وقاص رضى الله تعالى عنه وطوله (١٢٠) سنتمتر وعرضه « ٤٣ » سنتمتر ، ولقد شاهدنا هذا القوس فى بيت المذكور فى سنة (١٣٧٦) ألف وثلاثمائة وست وسبعين هجرية ، ولقد أخبرنا المذكور أن هذا القوس كان عند جدهم الأول أبى أيوب الأنصارى رضى الله تعالى عنه ثم توارثته ذريته الأكبر فالأكبر حتى وصل إليه أى إلى الشيخ على أبى الجود الأنصارى .

هذا ما علمناه ، والله تعالى أعلم بما يوجد فى البلاد الإسلامية من الآثار ـ

marfat.com

الفصل الخامس

فى تبرك الصحابة بتقبيل يده ورأسه وقدمه صلى الله عليه وسلم

للعرب الأقدمين كما أثبته التاريخ عادات جميلة وتقاليد متوارثة وأخلاق حميدة منها الأنفة والعزة ، والشهامة والنخوة وإباء الضيم والذلة ، ومنها الجود والكرم وحفظ الزمار والوفاء بالعهود ، ومن عادتهم ألا يقبّلوا يد أحد أو رجله أو رأسه ، بل كان بعضهم يأبى أن يقبل أطفاله الصغار فقد ورد فى صحيح البخارى أن عائشة رضى الله عنها قالت : جاء أعرابى إلى النبى صلى الله عليه وسلم فقال . تقبلون الصبيان فما نقبلهم ، فقال النبى صلى الله عليه وسلم أو أملك لك أن نزع الله من قلبك الرحمة . فأفهمه أن تقبيلهم من رقة القلوب ومن الرحمة التى أودعها الله فى قلوب الآباء والأمهات ، ومن هنا لم يألفوا تقبيل الأيدى والأقدام ولا تقبيل الرأس والأجسام .

فلما بعث الله تعالى رسول الهدى والسلام إلى جميع الأنام ، عليه أفضل الصلاة وأزكى السلام ، ورأوا منه صلى الله عليه وسلم الصدق والأمانة وعظيم الخلق والاستقامة ، ورأوا فى دعوته تهذيب القلوب وترقيقها والرحمة الإنسانية للصغار والكبار والحنان والشفقة والمحبة والعطف استجاب لدعوته أولو الأبصار النيرة والفطر السليمة واصطبغوا بصبغة الإسلام وهى صبغة الله وأحبّوه حبا عظيما أكثر من حبهم لأنفسهم وأولادهم وأموالهم وأهليهم كيف لا وهو الذى بعثه الله تعالى رحمة للعالمين كافة ، ليخرج الناس من الظلمات إلى النور ، فكانوا رضى الله تعالى عنهم يحبونه أعظم الحب وأجله وأبلغه ويتقربون إلى الله بذلك وبطاعته واتباعه وبكل مايتصل به من قول وعمل وأثر ويشعرون بالطمأنينة والسكينة وراحة القلوب بتعظيم آثاره والتماس الخير والبركة فيها ، فبعضهم يقبل رأسه الشريف ، وبعضهم يقبل يده ، وبعضهم يقبل قدمه ، وبعضهم يأخذ من

marfat.com

عرقه المطر ، وبعضهم يتمسح بماء وضوئه الطاهر وبعضهم يحتفظ بشيء من شعرته أو ثيابه أو آنيته صلى الله عليه وسلم إلى غير ذلك مما ذكرناه في الفصول المتقدمة ، وإذا كان تعظيم شعائر الله من تقوى القلوب كما جاء في سورة الحج فإن تعظيم رسول الله صلى الله عليه وسلم وآثاره وابتغاء الخير والبركة منها من أجل مظاهر التقوى والصلاح .

والدليل على مشروعية تقبيل اليد ونحوها ما وقع معه صلى الله عليه وسلم وأقره فقد جاء في تفسير الإمام ابن كثير لآية (يا أيها الذين آمنوا إذا لقيتم الذين كفروا زحفا فلا تولوهم الأدبار) ما نصه عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : كنت في سرية من سرايا رسول الله صلى الله عليه وسلم فحاص الناس حيصة فكنت فيمن حاص ، فقلنا كيف نصنع وقد فررنا من الزحف وبؤنا بالغضب ، ثم قلنا لو دخلنا المدينة ثم بتنا ، ثم قلنا لو عرضنا أنفسنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فإن كانت لنا توبة ، وإلا ذهبنا ، فأتيناه قبل صلاة الغداة ، فخرج فقال (من القوم) فقلنا نحن الفرارون فقال (لا بل أنتم العكارون أنا فئتكم وأنا فئة المسلمين) قال فأتيناه حتى قبلنا يده - قال ابن كثير . هكذا رواه أبو داود والترمذي وابن ماجه من طريق عن يزيد بن أبي زياد .

وقال الترمذي حسن لا نعرفه إلا من حديث ابن أبي زياد . ورواه ابن أبي حاتم من حديث يزيد بن أبي زياد به وزاد في آخره وقرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه الآية (أو متحيزا إلى فئة) قال أهل العلم معنى قوله «العكارون» أي العطافون إلى آخر كلامه انتهى منه .

• • •

وقال المحدث الشهير الإمام العزيزي في شرحه على الجامع الصغير عند حديث (إن فيك لخصلتين يحبهما الله تعالى ورسوله الحلم والأناة) رواه مسلم

marfat.com

والترمذي ـ ومعنى الأناة بالقصر والفتح التثبت وعدم العجلة ـ ما نصه : ـ

وسبب هذا الحديث هو ما رواه أبو يعلى قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم يحدث أصحابه إذ قال لهم سيطلع عليكم من هنا ركب هم خير أهل المشرق فقام عمر فتوجه نحوهم فلقى ثلاثة عشر راكبا فقال من القوم ، فقالوا من بنى عبد القيس قال ما أقدمكم هذه البلاد إلا التجارة قالوا لا قال أما إن النبي صلى الله عليه وسلم قد ذكركم فقال خيرا ثم مشى معهم حتى أتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عمر : صاحبكم الذى تريدون ، فرمى القوم بأنفسهم عن ركابهم ، فمنهم من مشى إليه ومنهم من هرول ومنهم من سعى حتى أتوا النبي صلى الله عليه وسلم فابتدره القوم ولم يلبسوا إلا ثياب سفرهم فأخذوا بيده فقبلوها وتخلف الأشج وهو أصغر القوم فى الركب حتى أناخها وجمع متاع القوم وذلك بعين رسول الله صلى الله عليه وسلم وأخرج ثوبين أبيضين من ثيابه فلبسهما وجاء يمشي حتى أخذ بيد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقبلها وكان رجلا دميما فلما نظر رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى دمامته قال ـ يا رسول الله إنما يحتاج من الرجل إلى أصغريه لسانه وقلبه فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم إن فيك خصلتين يحبهما الله ورسوله الحلم والأناة قال يا رسول الله أنا أتخلق بهما أم الله جبلني عليهما قال بل الله تعالى جبلك عليهما قال الحمد لله الذى جبلني على خصلتين يحبهما الله تعالى ورسوله ، وروى أنه لما أقبل على النبي صلى الله عليه وسلم قربه وأجلسه إلى جانبه ثم قال لهم النبي صلى الله عليه وسلم تبايعون على أنفسكم وقومكم فقال القوم نعم فقال الأشج يا رسول الله إنك لم تزاود الرجل عن شيء أشد عليه من دينه نبايعك على أنفسنا وترسل من يدعوهم فمن اتبعنا كان منا ومن أبى قاتلناه قال صدقت إن فيك لخصلتين الحديث قال القاضى عياض فالأناة : تربصه حتى ينظر فى مصالحه ولم يعجل ، والحلم : هذا القول الذى قاله الدال على صحة عقله وجودة نظره للعواقب ـ انتهى من العزيزى على الجامع الصغير .

marfat.com

وجاء فى تفسير الإمام ابن كثير لقوله تعالى : ﴿ يأيها الذين آمنوا لا تسألوا عن أشياء إن تُبد لكم تسؤكم وإن تسألوا عنها حين ينزّل القرآن تُبدَ لكم عفا الله عنها والله غفور رحيم قد سألها قوم من قبلكم ثم أصبحوا بها كافرين ﴾ ما خلاصته .

وقال ابن جرير أيضا حدثنا الحارث حدثنا عبدالعزيز حدثنا قيس عن أبى حصين عن أبى صالح عن أبى هريرة قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو غضبان محمارٌ وجهه حتى جلس على المنبر فقام إليه رجل فقال أين أبى قال فى « النار » فقام آخر فقال من أبى فقال « أبوك حذافة » فقام عمر بن الخطاب فقال رضينا بالله ربا وبالإسلام دينا وبمحمد صلى الله عليه وسلم نبيا وبالقرآن اماما إنا يا رسول الله حديثو عهد بجاهلية وشرك والله أعلم من آباؤنا قال فسكن غضبه ونزلت هذه الآية (يأيها الذين آمنوا لا تسألوا عن أشياء إن تبد لكم تسؤكم) الآية إسناده جيد ، وقد ذكر هذه القصة مرسلة غير واحد من السلف منهم أسباط عن السدى أنه قال فى قوله تعالى (يا أيها الذين آمنوا لا تسألوا عن أشياء إن تبد لكم تسؤكم) قال غضب رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما من الأيام فقام خطيبا فقال « سلونى فإنكم لا تسألونى عن شيء إلا أنبأتكم به » فقام إليه رجل من قريش من بنى سهم يقال له عبد الله بن حذافة وكان يُطعن فيه فقال يا رسول الله من أبى فقال أبوك فلان فدعاه لأبيه فقام إليه عمر بن الخطاب فقبل رجله وقال : يارسول الله رضينا بالله ربا وبك نبيا ، وبالاسلام دينا وبالقرآن إماما فاعف عنا عفا الله عنك فلم يزل به حتى رضى فيومئذ قال : « الولد للفراش وللعاهر الحجر » ـ انتهى .

وجاء فى « الإصابة فى تمييز الصحابة » للامام ابن حجر العسقلانى عند ترجمة طلحة بن البراء الأنصارى رضى الله تعالى عنه . أنه لما لقى النبى صلى الله عليه وسلم وهو غلام فجعل يدنو منه ويلصق به ويقبل قدميه ويقول : مرنى بما

(٤ ـ تقبيل اليد)

marfat.com

أحببت يارسول الله فلا أعصى لك أمراً ، فسر رسول الله صلى الله عليه وسلم وأعجب به ، ثم مرض ومات ، فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على قبره ودعا له وقال « اللهم الق طلحة وأنت تضحك إليه وهو يضحك إليك » ، انتهى ملخصاً .

وجاء مثل هذا أيضاً فى كتاب (الاستيعاب فى أسماء الأصحاب) للامام المحدث القرطبي وجاء أيضاً فى كتاب الإصابة عند ترجمة أبى بزة للمكى المخزومى ما ملخصه .

حدثنا أحمد بن أبى بزة وهو ابن محمد بن القاسم بن أبى بزة حدثنى أبى عن جدى عن أبى بزة قال دخلت مع مولاى عبدالله بن السائب على النبى صلى الله عليه وسلم فقبلت يده ورأسه ورجله ـ قال مؤلف الكتاب المذكور . وأخرجه أبو بكر بن المقرى فى جزء الرخصة فى تقبيل اليد عن أبى الشيخ واستدركه أبو موسى ، انتهى من الإصابة .

وقد تقدمت قصة تقبيل سواد بن غزية رضى الله عنه بطن رسول الله صلى الله عليه وسلم فى خطبة هذه الرسالة فراجعها ـ فهنيئاً لمن مس وقبّل أىّ جزء من جسد رسول الله صلى الله عليه وسلم ويا سعادة من رآه .

• • •

يقول مؤلف هذه الرسالة ، هذا ما وقفنا عليه فى بعض الكتب المعتمدة مما ورد فى تقبيل يده صلى الله عليه وسلم أو رأسه أوقدمه ، وهناك بعض كتب أخرى مذكور فيها ذلك أيضا لم نذكرها روما للاختصار ، كما أن هناك بعض المؤلفات فى جواز تقبيل أيدى الوالدين والعلماء والصالحين ، فمن ينكر ذلك بعد ماقدمناه من الأدلة والروايات الصحيحة فخطؤه كبير ـ وفيما ذكرناه كفاية للمنصف العاقل والله تعالى هو الهادى إلى سواء السبيل ، وهو حسبى ونعم الوكيل ـ وصلى الله على سيدنا ونبينا « محمد » وعلى آله وصحبه وسلم تسليما كثيرا والحمد لله رب العالمين .

• • •

marfat.com

ولقد قلت فى هذه المسألة هذه الأبيات :

إذا رأينا والدينا الكرَمَا والعلماء العاملين العُظَما
والأولياء الصالحينَ الكاملينْ والأمراء الحاكمينَ العادلينْ
فإننا ننهض للقيـــام نلقاهُم باللطف والإكرام
ثم نقبّل لهمْ أيديهـــمْ ورأسَهمْ وربما أرجلَهمْ
وذاك للتكريم والتقدير وإنما الأعمــال بالضمير
ننوى بهذا العمل المبرور رضاء ربٍّ محسنٍ غفورِ
فهؤلاء صفوةُ الأجنـاسِ وأنهم من فضلاء للناسِ
فانهم فى رتبــة الكمالِ فانهم بلغت مبلغ الرجالِ
والأنبيا لهـم علوّ المنزلهْ فهم كرام عظماء المنزلهْ
عليهم الصلاةُ والســلامُ فى كل وقت مابقى الإسلامُ
ان نحن قبّلنا لهم أقدامَهمْ أو نحن قبّلنا لهم أعتابَهمْ
فليس إلاّ من عظيم الحبّ (تعظيمهمْ فيه رضاء الربّ)
لانبتغى من ذاك إشراكاً ولاَ معونةً فهمْ ضعافُ السُبلاَ
فاللهُ أقوى وأجلّ كَرماَ وهو العزيز راحمٌ فرُحّما
فلا إله غيرهُ فى الكوْن وهو الغنىّ عن عباد الكوْن
سبحـانه جل وعزّ اللهُ من التجا إليه لا يتاهُ

• • •

هذا ـ وقد ثبت مما أسلفناه من الروايات الصحيحة فى تقبيل بعض الصحابة يد الرسول صلى الله عليه وسلم أو رأسه أو قدمه أن ذلك مشروع لإقراره صلى الله عليه وسلم ذلك وعدم نهيه عنه . والتقرير منه صلى الله عليه وسلم علة المشروعية والجواز .

ومع جوازه شرعا نراه لم يقع من أكثر الصحابة ولم يفش بينهم بحيث يصير عادة لهم فى تحيته صلى الله عليه وسلم والسلام عليه حين لقائه .

marfat.com

السر فى عدم شيوع التقبيل فى تحيته

صلى الله عليه وسلم

والسرُّ فى عدم شيوعه واعتياده يقوم على دعامتين :

(الأولى) : أنه صلى الله عليه وسلم كان كثير التواضع شديدَ الحياء مغايرا فى أخلاقه وعاداته وسائر شؤونه أخلاق الملوك ، والقياصرة ، وعاداتهم التى قامت على التعاظم والتكبر ، والسلطان والتجبر .

وقد بعث صلى الله عليه وسلم هادياً للناس ، معلماً للخير ، داعياً إلى الحق والفضائل ومكارم الأخلاق .

(الثانية) : أن مما جبل عليه العرب فى بداوتهم الأنفة والعزة وإباء كل ما فيه للنفس ذلة . ولذلك لم يتعارفوا التحية فيما بينهم قديما بتقبيل اليد أو الرجل أو الرأس ، ولم تكن عندهم مألوفة ولا مستساغة ، وإنما عرفت تحية للملوك والجبابرة .

فكان صلى الله عليه وسلم يكره أن تفشو بين جماعات المسلمين عاداتهم وتقاليدهم وهى مظاهر طغيان وجبروت . كما كان يكره أن تشيع بينهم رسوم أهل الكتاب وعاداتهم ، وهى ولائد جهل وعمى ، ولذلك حث فى كثير من المواطن على مخالفة الأعاجم فيما اعتادوه ، وأهل الكتاب فيما ابتدعوه ، وصار من خصائصهم وتقاليدهم المتوارثة .

وذلك ليكون لأمة الإسلام وهى خير أمة أخرجت للناس بنص الكتاب كيانها الخاص ، وطابعها الإسلامى العربى الكريم البرىء من شوائب جبرية الأعاجم وجاهلية الكتابيين .

ذلك هو الدستور العام لهذه الأمة التى رضى لها الله الإسلام دينا وخصها به شرعا ومنهاجا . وبعث إليها أفضل خلقه هاديا ومعلما ومرشداً ومشرعاً .

marfat.com

وهو صلى الله عليه وسلم حين يأبى اتخاذ هذه التقاليد عادة عامة لأمته لم يأب التحية بتقبيل اليد أو الرجل أو الرأس فى بعض الحالات كما جاء فيما سلف من الروايات حين أمِن خطارها واندفع ضررها كيف لا . والمقبِّل صحابى جليل محب للرسول صلى الله عليه وسلم أكثر من حبه لنفسه وولده وماله وأهله . لا يشعر بشيء من الذلة والخنوع فى تقبيل يد سيد الخلق أو رجله أو رأسه الذى فضله الله على العالمين ، وهدى به أمته أجمعين ، ورسم لها طريق الفوز والسعادة يوم الدين : بل يجد فى ذلك رَوحا وراحة ، وطمأنينة وسكينة لقلبه ، وطاعة وقربة إلى ربه ، وبركة وذخرا له فى دنياه وآخرته .

والمقبَّل يده أو رجله أو رأسه هو رسول الهدى الكريم الذى قال الله فى شأنه ﴿ وإنك لعلى خُلق عظيم ﴾ ، وأمرنا بالصلاة عليه والتسليم ، وهو أعظم الخلق حلماً وسماحة ، ورأفة ورحمة ، وشفقة وحناناً ، فلا جبرته ولا تعاظم ولا تكبر بل هو خلق آخر أعظم مباين لأولئك الجبابرة المتعاظمين .

وإن هؤلاء الصحابة الذين تشرفوا بتقبيل اليد الشريفة أو الرجل أو الرأس الشريف لو أريدوا على تقبيل يد أعظم ملك أو قيصر فى الدنيا فضلا عن رجله ورأسه ترغيباً بملء الأرض ذهباً أو ترهيباً بأقسى العقاب أذى لم يقبلوه ولم يفعلوه بحال ، ولكنهم أقبلوا على الرسول صلى الله عليه وسلم بقلوب واثقة ونفوس راضية فرحة مستبشرة يقبّلون يده أو رجله أو رأسه تبركا وتشرفا والتماساً للخير بمس جسده الشريف .

حقًا إنها لأمنية كل مسلم إلى يوم الدين أن يكون ممن سبقت له الحسنى فنال شرف الصحبة والقرب من الرسول الأعظم صلى الله عليه وسلم وسعد بتقبيل قدمه قبل يده ورأسه الشريف .

فيالها من نعمة عظمى ومنقبة كبرى وسعادة دائمة فى الأولى والأخرى .

marfat.com

فاعلم ذلك – أيها المسلم التقى – ولا تقس حق الصحابة مع الرسول الأعظم بحق عامة الناس مع الملوك والجبابرة ، فبين البون بين الحالين شاسع والفرق عظيم ، والله يتولى هدانا وهداك بمنه وكرمه وإحسانه .

الفصل السادس

فيما جاء فى القرآن فى فضل الرسول

صلى الله عليه وسلم

جاء فى القرآن الكريم ذكر فضل رسول الله صلى الله عليه وسلم فى كثير من الآيات والسور : كسورة **الأنفال** ، والتوبة ، والإسراء ، والأحزاب . وسورة محمد ، والفتح ، والحجرات ، والنجم ، والقلم ، والضحى ، والشرح ، والكوثر ، وغيرها .

ونجتزىء هنا بشرح ما جاء فى سورة الشرح من امتنان الله تعالى على رسوله برفع ذكره وبيان عظيم فضله ، قال تعالى : ﴿ ألم نشرح لك صدرك ووضعنا عنك وزرك الذى انقض ظهرك ورفعنا لك ذكرك ﴾ .

(١) فرفع الله تعالى ذكر رسوله صلى الله عليه وسلم وعظم شأنه وشرف اسمه فى القرآن الكريم الذى يتلوه كل مؤمن ومؤمنة إلى قيام الساعة وفى غيره من شعائر الإسلام وكفى بذلك فخراً وشرفاً وذكرا حسنا فى الأولين والآخرين.

(٢ ، ٣) ورفع الله تعالى ذكره صلى الله عليه وسلم بالشهادة له بالرسالة مقرونة بالشهادة لله بالوحدانية فى كل أذان يسمع فى ليل ونهار على المنابر وغيرها فى جميع أقطار الإسلام ، وفى تشهد كل صلاة مكتوبة أو مسنونة .

(٤) وبأمر المؤمنين بالصلاة والسلام عليه أمراً مطلقا غير مقيد بحال وحين بقوله تعالى : ﴿ إن الله وملائكته يصلون على النبى يأيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما ﴾

marfat.com

(٥) وبثناء الله تعالى عليه ومدحه بقوله : ﴿ وإنك لعلى خلق عظيم ﴾ فما أغناه بعد هذا عن مدح المادحين .

(٦) وبحفظه من الناس حتى لا يقدر أحد أن يمسه بسوء بقوله تعالى : ﴿ والله يعصمك من الناس ﴾ .

(٧) وبمحبة الله تعالى وهباته العظيمة له : بقوله تعالى ﴿ والضحى والليل إذا سجى ما ودعك ربك وما قلى وللآخرة خير لك من الأولى ولسوف يعطيك ربك فترضى ﴾ وبقوله تعالى : ﴿ إنا أعطيناك الكوثر ﴾ .

(٨) وبجعل طاعته طاعة لله وقرنها بها بقوله تعالى : ﴿ ومن يطع الرسول فقد أطاع الله ﴾ ، وقوله : ﴿ ومن يطع الله ورسوله فقد فاز فوزاً عظيما ﴾ .

(٩) وبوجوب التسليم له والرضا بحكمه ونفي الإيمان عمن يخالف ذلك بقوله تعالى : ﴿ فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في أنفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما ﴾ .

(١٠) وبقبول استغفاره للمذنبين لجاهه عند ربه . بقوله تعالى ﴿ ولو أنهم إذ ظلموا أنفسهم جاءوك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحيما ﴾ .

(١١) وبوجوب الخضوع لقضائه وتحريم عصيانه بقوله تعالى : ﴿ وما كان لمؤمن ولا مؤمنة إذا قضى الله ورسوله أمراً أن يكون لهم الخيرة من أمرهم ومن يعص الله ورسوله فقد ضل ضلالا بعيدا ﴾ .

(١٢) وبتفضيله على جميع الأنبياء وأخذ الميثاق عليهم وبالتبعية على أممهم بالإيمان به وتصديقه ونصرته بقوله تعالى : ﴿ وإذ أخذ الله ميثاق النبيين لما آتيتكم من كتاب وحكمة ثم جاءكم رسول مصدق لما معكم لتؤمنن به ولتنصرنه قال أأقررتم وأخذتم على ذلكم إصري قالوا أقررنا قال فاشهدوا وأنا معكم من الشاهدين ﴾ .

marfat.com

وبهذه الآية قد عقد الله له لواء الإمامة لجميع الرسل قبل وجوده فى عالم الأكوان فهو قائد الأنبياء وسيد ولد آدم أجمعين .

(١٣) وبوجوب توقيره وتعظيمه ورعاية حرمته بقوله تعالى : ﴿ يا أيها الذين آمنوا إذا ناجيتم الرسول فقدموا بين يدى نجواكم صدقة ذلك خير لكم وأطهر فإن لم تجدوا فإن الله غفور رحيم ﴾ .

(١٤) وبتفضيله وتفضيل أمته لأجله على سائر الأمم بقوله تعالى: ﴿ وكذلك جعلناكم أمة وسطا لتكونوا شهداء على الناس ويكون الرسول شهيداً عليكم ﴾ .

(١٥) وبعظم دينه الذى بعث به وأنه تعالى لا يقبل من عباده سواه بقوله تعالى: ﴿ إن الدين عند الله الإسلام ﴾ ، وقوله ﴿ ومن يبتغ غير الإسلام ديناً فلن يقبل منه وهو فى الآخرة من الخاسرين ﴾ .

(١٦) وبارضاء الله له بتشريع مايهواه من الصلاة إلى الكعبة بدل بيت المقدس بقوله تعالى : ﴿ قد نرى تقلب وجهك فى السماء فلنولينك قبلة ترضاها فول وجهك شطر المسجد الحرام ﴾ .

(١٧) وبختم النبيين به بقوله تعالى : ﴿ ما كان محمد صلى الله عليه وسلم أبا أحد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين ﴾ .

(١٨) وبأنه أرأف بالمؤمنين وأنفع لهم من أنفسهم وأن أزواجه أمهات المؤمنين فى التوقير والتعظيم والحرمة بقوله تعالى : ﴿ النبى أولى بالمؤمنين من أنفسهم وأزواجه أمهاتهم ﴾ .

(١٩) وبتحريم فعل ما يتأذى به ولا يحبه ومنه تحريم التزوج بمن يموت عنهن من الأزواج بقوله تعالى : ﴿ وما كان لكم أن تؤذوا رسول الله ولا أن تنكحوا أزواجه من بعده أبدا إن ذلكم كان عند الله عظيماً ﴾ وبقوله تعالى ﴿ يا أيها الذين آمنوا لا تدخلوا بيوت النبى إلا أن يؤذن لكم إلى طعام غير ناظرين إناه (نضجه) ولكن إذا دعيتم فادخلوا فإذا طعمتم فانتشروا

marfat.com

ولا مستأنسين لحديث إن ذلكم كان يؤذي النبي فيستحيي منكم والله لا يستحيي من الحق ﴾ .

(٢٠) وبوجوب توقيره وتعظيمه والأدب في مخاطبته وندائه وفي كل شأنه وإيثار أمره على ما عداه بقوله تعالى: ﴿ لا تجعلوا دعاء الرسول بينكم كدعاء بعضكم بعضا ﴾ . وقوله تعالى: ﴿ يا أيها الذين آمنوا لا تقدموا بين يدي الله ورسوله واتقوا الله إن الله سميع عليم . يا أيها الذين آمنوا لا ترفعوا أصواتكم فوق صوت النبي ولا تجهروا له بالقول كجهر بعضهم لبعض أن تحبط أعمالكم وأنتم لا تشعرون إن الذين يغضون أصواتهم عند رسول الله أولئك الذين امتحن الله قلوبهم للتقوى لهم مغفرة وأجر عظيم إن الذين ينادونك من وراء الحجرات أكثرهم لا يعقلون ولو أنهم صبروا حتى تخرج إليهم لكان خيراً لهم والله غفور رحيم ﴾ .

(٢١) وبتعظيم شأنه بقوله تعالى مخاطبا لنسائه (ومن يقنت منكن لله ورسوله وتعمل صالحا نؤتها أجرها مرتين وأعتدنا لها رزقا كريما يا نساء النبي لستن كأحد من النساء) وشرفهن مستمد من شرفه صلى الله عليه وسلم، وبالتفويض إليه في أمرهن بقوله تعالى (ترجي من تشاء منهن وتؤوي إليك من تشاء ومن ابتغيت ممن عزلت فلا جناح عليك ذلك أدنى أن تقر أعينهن ولا يحزن ويرضين بما آتيتهن كلهن) .

ولما نزلت هذه الآية قالت عائشة رضي الله عنها لرسول الله صلى الله عليه وسلم إني أرى ربك يسارع في هواك كما في صحيح البخاري .

وقوله تعالى مخاطبا لزوجتيه (إن تتوبا إلى الله فقد صغت قلوبكما وإن تظاهرا عليه فإن الله هو مولاه وجبريل وصالح المؤمنين والملائكة بعد ذلك ظهير . عسى ربه إن طلقكن أن يبدله أزواجا خيرا منكن مسلمات مؤمنات قانتات تائبات عابدات سائحات ثيبات وأبكارا) .

(٢٢) وبالإنعام عليه بأعظم النعم بقوله تعالى (إنا فتحنا لك فتحا مبينا

marfat.com

ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر ويتم نعمته عليك ويهديك صراطا مستقيما وينصرك الله نصرا عزيزا) وقوله تعالى (إن الذين يبايعونك إنما يبايعون الله يد الله فوق أيديهم) وقوله تعالى (لقد صدق الله رسوله الرؤيا بالحق لتدخلنّ المسجد الحرام إن شاء الله آمنين محلّقين رءوسكم ومقصّرين لا تخافون فعلم مالم تعلموا وجعل من دون ذلك فتحا قريبا) .

(٢٣) وبإكرام الله تعالى له ولأمته من أجله بقوله تعالى (وما كان الله معذبهم وأنت فيهم) .

(٢٤) وبإرائه آياته الكبرى وتقريبه وخطابه في ليلة الإسراء والمعراج وهما من أظهر معجزاته صلى الله عليه وسلم بقوله تعالى (سبحان الذى أسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام إلى المسجد الأقصى الذى باركنا حوله لنريه من آياتنا) وقوله (والنجم إذا هوى ماضل صاحبكم وما غوى وما ينطق عن الهوى إن هو إلا وحى يوحى علّمه شديد القوى . ذو مِرة فاستوى . وهو بالأفق الأعلى . ثم دنا فتدلى . فكان قاب قوسين أو أدنى . فأوحى إلى عبده ما أوحى . ما كذب الفؤاد ما رأى . أفتمارونه على ما يرى . ولقد رآه نزلة أخرى . عند سدرة المنتهى . عندها جنة المأوى . إذ يغشى السدرة ما يغشى . ما زاغ البصر وما طغى . لقد رأى من آيات ربه الكبرى) .

(٢٥) وبوجوب استجابة دعوته إذ فيها خلود السعادة للمؤمنين بقوله تعالى (يا أيها الذين آمنوا استجيبوا لله وللرسول إذا دعاكم لما يحييكم) .

إلى غير ذلك مما جاء فى القرآن العظيم ناطقا بفضله مبينا عظيم قدره ورفعة شأنه صلى الله عليه وسلم فما أعظم قدره وأجل منزلته ، وما أكرمه على ربه فى الدنيا والآخرة ، وما أعظم كتابه العربى المبين الذى بعثه الله به رحمة للعالمين وما أعظم أمته التى استجابت لدعوته وآمنت برسالته وعملت بشريعته ولذلك

marfat.com

خصت بخصائص لم تنلها الأمم السابقة ، فالحمد لله على هذه النعم التى لا تحصى والشكر له إذ هدانا للاسلام وجعلنا من أمة خير الانام عليه أفضل الصلاة والسلام.

* * *

ولما بعثه الله عزّ وجلّ إلى الناس كافة وأنزل عليه القرآن العظيم وفيه دلائل رفع ذكره وعظم شأنه وضمن الله حفظ القرآن إلى يوم الدين بقوله (إنا نحن نزلنا الذكر وإنا له لحافظون) كان التنويه بفضله وعظم قدره صلى الله عليه وسلم دائما بدوام القرآن قائما على مدى الزمان إلى يوم الدين.

وإذا أردت المزيد من البيان فى هذا الباب لتعرف فضائله وخصائصه وخصائص أمته ومعجزاته الباهرة صلى الله عليه وسلم فعليك بالمطولات ففيها البيان الشافى والشرح الوافى . اللهم صلِ وسلم وبارك عليه وعلى آله وأصحابه وأتباعه بإحسان إلى يوم الدين.

* * *

ولنختم هذا المبحث بما جرى على لساننا من هذه الأبيات :

من مثله وإله الخلق فضّــــله ... على الخلائق تفضيلا وتكميلا
قد سما شرفا واعتز جانبه ... هذا هو الفضل والفخر تسيا وتفضيلا
فى هذه الدار والأخرى لاعظمها ... وفى الضحى جاء هذا الفضل تنزيلا
فى سورة الشرح مذكور فضائله ... وغير ذلك تكريما وتبجيلا
فافهم نبيك واستعظم لرتبتــه ... واحفظ لسنته لاتبغ تحويلا
يارب صل وسلم دائما أبدا ... عليه واغفر لهذا العبد تفضيلا
وارحمه إن أوضعوه اللحد منفردا ... واجعله بالفضل والإحسان مشمولا
يارب مالى سوى الإيمان من عمل ... وحسن ظن عظيم فيك تأميلا

* * *

marfat.com

اللهم صل على سيدنا محمد وعلى آله وأصحابه وأزواجه وذريته وكل من تبعهم بإحسان إلى يوم الدين وسلم تسليما كثيرا ، والحمد لله رب العالمين :

* * *

تمت هذه الرسالة اللطيفة ، ونسأل الله تعالى ونحن فى آخر يوم من شهر رمضان حيث يرجى فيه استجابة الدعوات ، أن يختم حياتنا بما ختم به حياة عباده الأبرار ، وأن يدخلنا فى عباده الصالحين الأخيار ، وأن يحفظنا من الفتن ماظهر منها ومابطن ، وأن يدخلنا الجنة بسلام آمنين ، مع النبيين والصديقين والشهداء والصالحين ، وحسن أولئك رفيقا ، بفضله ورحمته وإحسانه ومنته ، إنه سميع مجيب ، وأن يصلح لنا ذرياتنا ويسترنا بستره الجميل آمين ، وصلى الله على سيدنا محمد الأمين ، وعلى آله وصحبه أجمعين ـ سبحان ربك . رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين ؟

كتبه

محمد طاهر الكردى المكى الخطاط

غفر الله تعالى له ولوالديه والمسلمين آمين

marfat.com

مؤلفات صاحب هذه الرسالة حفظه الله

لقد تشرف مؤلف هذه الرسالة بكتابة (مصحف مكة المكرمة) وهو أول مصحف كتبه بيده ، وأول مصحف طبع بمكة المشرفة - وكذلك كتب بيده على كثير من الحبوب كالقمح والأرز ، كتابات دقيقة من سور القرآن الكريم وبعض الأشعار الأدبية - كما رسم بيده خريطة مفصلة للبلاد العربية بحجم طابع البريد ، وقد أهدى من كل ذلك للمتاحف ودور الكتب فى مختلف الأقطار - وفيما يلى أسماء مؤلفاته ما طبع منها وما لم يطبع نفع الله به وبها أهل العلم والدين .

عدد	مؤلفاته المطبوعة
١	تاريخ القرآن وغرائب رسمه وحكمه
٢	إرشاد الزمرة لمناسك الحج والعمرة
٣	مقام إبراهيم عليه السلام
٤	منظومة فى صفة أشهر بنايات الكعبة المشرفة
٥	تحفة العباد فى حقوق الزوجين والوالدين والأولاد
٦	تاريخ الخط العربى وآدابه
٧	الهندسة المدرسية (كان مقرراً فى مدارس المملكة)
٨	دعاء عرفة
٩	أدبيات فى الشاى والقهوة والدخان
١٠	رسالة فى الدفاع عن الكتابة العربية فى الحروف والحركات
١١	حسن الدعابة فيما ورد فى الخط وأدوات الكتابة
١٢	كراسة الحرمين فى تعليم خط الرقعة (سبعة أجزاء)
١٣	مجموعة الحرمين فى تعليم خط النسخ (جزء واحد)
١٤	لوحة فنية جميلة فيها صور الكعبة المشرفة لأشهر بناياتها ، ولوحات أخرى فى الخطوط العربية
١٥	نفحة الحرمين فى تعليم خطى النسخ والثلث
١٦	تعليق مختصر على تاريخ مكة للقطبى
١٧	صورة حجر مقام إبراهيم عليه السلام

marfat.com

مؤلفاته غير المطبوعة	عدد
التفسير المكى ـ وهو تفسير كبير فريد (فى ثلاثة أجزاء كبار)	١
التاريخ القويم لمكة وبيت الله الكريم (فى ثلاثة أجزاء)	٢
مختصر المصباح والمختار فى اللغة	٣
الموعظة الحسنة فى عدم اليأس وفى الصبر والتفويض	٤
المقارنة بين خط المصحف العثمانى واصطلاحنا فى الإملاء .	٥
الاستحسان فى وضع علامات الترقيم فى القرآن .	٦
تراجم من لهم قوة الحافظة .	٧
عجائب مارواه التاريخ .	٨
المحفوظات الأدبية المختارة .	٩
تحفة الحرمين فى بدائع الخطوط العربية .	١٠
منظومة فى التعاريف الفقهية .	١١
حسن البساط فى ديوان محمد (طاهر الكردى الخطاط) .	١٢
حفظ التنزيل من التغيير والتبديل .	١٣
الأدعية المختارة .	١٤
استحالة الإقامة فى القمر والكواكب .	١٥
رسالة فى انتقال رسول الله (ص) إلى الرفيق الأعلى .	١٦
بدائع السحر ولطائف الفن ـ كتاب فنى جميل قدمه المؤلف هدية لدار الكتب المصرية بالقاهرة . وقيد بها برقم (١٥٢٢)م .	١٧

marfat.com

مباحث الرسالة

ص

٢ الخطبة ومقدمة .

٦ الفصل الأول فى تبرك الصحابة بالآثار النبوية .

٢٠ « الثانى فى صفة النعال النبوية .

٢٢ وصف النعل الشريفة .

٢٤ صور أنواع من النعال الشريفة .

٢٩ حامل نعل الرسول صلى الله عليه وسلم .

٣٣ تاريخ ما عثر عليه من النعال الشريفة وما كتب حولها .

٣٧ الفصل الثالث فى شدة محافظة السلف على الآثار النبوية .

٤٠ الخيص ما تقدم .

٤٢ الفصل الرابع فى ذكر بعض البلدان الإسلامية التى فيها شىء من الآثار النبوية .

٤٥ الفصل الخامس فى تبرك الصحابة بتقبيل اليد والرأس والقدم الشريفة .

٥٢ السر فى عدم شيوع التقبيل فى تحيته صلى الله عليه وسلم .

٥٤ الفصل السادس فيما جاء فى القرآن فى فضله صلى الله عليه وسلم .

تمت المباحث

ويليها بيان مؤلفات المؤلف نفع الله بها - آمين

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والذٰکرین اللہ والذاکرٰت اعدّ اللہ لھم مغفرۃ واجراً عظیماً

فرحۃ الخاطر فی

فضائلِ ذکر

مُصنّف

ابنِ کرم

مرکزِ اشاعتِ اسلام فیضانِ نقشبند

بیدیاں روڈ، لاہور کینٹ

marfat.com

باذوق قارئین کیلئے
جمال کرم
اچھی کتابیں
فضائلِ ذکر
اللہ
مصنف
ابن کرم
مکتبہ جمال کرم لاہور
پیارے نبی کی
پیاری دعائیں
نماز
کے وقت ہاتھ
کہاں باندھیں
ملنے کا پتہ
مکتبہ جمالِ کرم
9۔ مرکز الاویس۔ دربار مارکیٹ لاہور
Ph# 042-7324948